



# مایوس مریضوں کو مژدہ



مسیحی یسوع و کبیر و نبوت ایسا کہ چلی و دروس میں آتی ہوئی کہی جسکا نامور و کثر ہیں سکھ سنا۔ سنے ہوں کہ میں کا  
 سات۔ قننا و عمار اور اکثر صاحبان امر کہ مایوس کو جو اپنے کھوں میں کیا تاں اس کا کف مایوس و مایوس تھے۔ جیسے سونا و سرب  
 سے یوں پکے ہوں تو راہ انوائی او شہد الیہ و اچھو چھو راہی لاؤں میں شہد الیہ میں مایوس سدوتان کے ہمراہی علاج کو اور دیک  
 دیک کے اسروید عظیم دیوان حیدر سے کہتے ہیں کہ مایوس کوئی مایوس۔ و اوچوں کی مایوس کا مایوس ہے ہی عورتوں اور مایوس سے کہتے  
 میں کئے دست۔ سنے آج تک میں کڑوں نہ کی سے یوں نہ کہہ۔ و قریب ملک میں شہد الیہ میں مایوس ہیں کہ مایوس ہے اور مایوس و اچھو میں نہ  
 و لاہور کے ہیں۔ اس او شہد الیہ میں تپاں پر لے کر مایوس و مایوس کی مایوس کہہ سکتے ہو کہ مایوس مایوس مایوس  
 اچھو میں و مایوس مایوس میں مایوس کا مایوس مایوس مایوس اور قریب طریقہ کے کیا مایوس ہے +  
 نوٹ۔ ہماری دشا میں یہ تمام میں کا کہہ کر ہم کہتے ہیں کہ میں مایوس میں مایوس مایوس مایوس مایوس مایوس  
 اوامات مشورہ۔ صبح کے رکے سے اراہجے ہنگ۔ عربوں کا علاج مایوس +

مینجر زاو تارہ یولمی او شہد الیہ یخنگر مایوس۔ انا زکی لاہور۔

میں نے  
 میں نے  
 میں نے  
 میں نے

میں نے  
 میں نے  
 میں نے  
 میں نے



35

ب) ہر ایک بلغمی و بادی امراض مثلاً دہمہ کھانسی - تپ لرزہ - پانڈوروگ - یرقان  
در دہیٹ - درد چشم - ناخونہ و غیر امراض چشم کے لئے از حد مفید - بخار ہنتر  
و بادی سختیات ہنتر کی بیماریوں کیبھی شکم - قحج - بواسیر - پانچھن  
کرم شکم - تنگی بول - بڑھی سگوری متحدہ - سگوری سوزاک - گنڈیا - آفتاب - پرنیہ - ذیابیطس  
بدبودہن - درد سر - بکودہر - صفت باہ - مرگی - ناسور - کچ - شجکوری - زہریلے جانور رسا  
و غیرہ کے دواؤں - زکام - درد ناک - تنگی نفس - سناہ مشانہ - ذبہ الطال اور بہت سی دوائی  
کی ایک واحد غلط دوائی ہے - قیمت ۶۷ گولی و روپیہ - ۳۰ گولی عہر

# استری عجیوں کی

یہ روئی استروئیوں کی کل بیماریوں کو یعنی ماسک جو درشت  
(جین کا کیم آٹا جین کا آٹا یا در سے آٹا یا پلے  
قاعہ آٹا) اور بانجھ پن کی کل بیماریوں کے لئے اکسیر کا  
حکم کھتی ہے۔ اور تحتات ان حسب برائی می ملتی بیماریوں کو ایک ہمدید کے اندر دو کر کے سارے  
شریز کو مونا تازہ بنا دیتی ہے۔ انس سے سپورن بادی کے روگ کو ٹھہ۔ بو اکسیر میں گری  
پر میہ۔ وات رکت (خون کے بگاڑ) نا بھی شول (سپیل) رو۔ بھگندر۔ دیکھے روگ (تبدلی  
وغیرہ۔ گو لے کا روگ۔ مری۔ سیلر یا۔ یعنی اخلاق الرحم۔ مند گئی۔ گھانسی۔ شواکس۔  
اور ارجی (بیمجی) وغیرہ وغیرہ سب روگوں کو دور کر کے طاقتور بناتی ہے۔ یہ دوائی  
پیشوں کے دلائق و کام کو دور کر کے نئے دلائق کو اور زیادہ بڑا کر اولاد کے قابل بناتی  
ہے۔ اور بانجھ استروئیوں کو گریہ دتی بنا کر اولاد کے قابل بناتی ہے۔ اور نفقات ۸۴  
فتم کے سب وات روگوں کو دور کر دیتی ہے۔ ایک دفعہ آزمائے فائزہ انگلیں  
اور شک کی تیر بہدت سودیشی اور مات کی قدر کریں۔

ساکھ خوراکی کیلئے صرف عیور • نہا خوراک کیلئے عیور

بیشمار بیماری اور شدائد میں ایسے تمام مرضوں کا جو کہ ہرشہ کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں شریعہ علاج کیا جاتا تو اور روپیہ وغیرہ محنت برباد ہونے پر لیا جاتا ہے۔ جو مرض کسی نئی خولہ پرانی بیماری سے تکلیف اٹھارتو ہوں وہ ضرور ہمارا علاج کرانیں۔ دیگر ہر قسم کے امراض کے لئے اور شدائد میں نہایت عجیب اور عجیبہ تاثیر دہانیں ہر وقت تیار رہتی ہیں مفصل فہرست ادویات طلب کرنے پر مفت ارسال ہوتی ہے۔

حکیم یونان چندی متحرک را در اسامی او شد تا الیه چنگ زد و محمد ساد و موسی و شریف را به



# راؤ واسوامی سائیں

راؤ واسوامی سائیں کو دارا سلطنت پنجاب لاہور سے مسعود معروف ادا سلامی دشنہ لایا ہے  
 حکمران پنجاب صاحب کو دیکھا تو نانی پٹنوں اور بہت سوائے گزرتوں میں لایا سال کی محنت اور پی  
 مٹی عملی ریخت اور بہت کثیر کے بعد بہت کے سامنے پیش کیا جو

راؤ واسوامی سائیں کے استعمال کو تمام مائی امراض مثلاً یادداشت کا کم ہو جانا یا حافظہ کا کمزور  
 ہو جانا۔ ذہن کا کند ہو جانا۔ تھوڑی سوچ بجا کرنے یا بڑھنے سے ہی مانع  
 کا جکا جانا۔ سر کا گھومتا یا اس میں درد پیدا ہو جانا۔ رات کو نیند کا آنا۔ خواب میں ڈرنا سوئے  
 وقت گھبراہٹ کا معلوم ہونا اور طرح طرح کے خوفناک خوابوں کا دیکھنا غشی یا گل بن کر لڑنے وغیرہ کے  
 امراض کا دہرہ ہو جانا انکھوں کے آگے اندھیرا بھا جانا۔ زلزلہ زلزلہ میں ہمیشہ گرفتار رہنا وغیرہ امراض  
 فوراً رفع ہوتے ہیں

راؤ واسوامی سائیں امراض دل مثلاً دل کی کمزوری دل کی دھڑکن دل کی چھٹی کسی کام کاج میں دل کا  
 نہ لگنا معمولی کام پہاڑ معلوم ہونا سببات دن طرح طرح کے طوت و دم میں  
 ڈوبے ہوا دلیان وغیرہ امراض کا قلع ترح کرنے میں اکیر کا حکم کرتی جو

راؤ واسوامی سائیں تمام امراض مخصوصہ مردان مثلاً جویان (رہیم) احتلام (خواب میں مٹی کا نکل  
 جانا۔ مٹی کا پتلا پڑ جانا۔ پیشاب کے پہلے یا چھپے مل کر گرنا۔ پیشاب کا بار  
 یا آنا۔ تریادہ یا کم آنا۔ سرعت انزال کا ہونا۔ قوت باہ کا کم ہو جانا۔ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہنا  
 مرض ذیابیطس یا مرض سواک سو پیشاب کے ساتھ پیپ کا مل کر آنا وغیرہ امراض کو فوراً طرح کیسے قوت  
 اس قدر بڑھاتی جو کہ سبھا لانا دشوار ہو جاتا ہو جسم کو فروغ مضبوط اور خوبصورت بنا کر حتی پیدا کر دیتی  
 راؤ واسوامی سائیں عورتوں کی تمام امراض مثلاً حیض مثلاً حیض کا بیقاعدہ آنا وقت مقرری  
 سے پہلے یا چھپے آنا۔ یا کم و بیش آنا۔ سیلان الرحم احتساق الرحم۔ اسقاط

حمل ان تمام امراض کو دور کر کے عورتوں کے جسم کو طاقور مضبوط اور حیضت بنا دیتی ہے  
 راؤ واسوامی سائیں تپدی سیل دکھائی دیکھنے کے بخاروں کیو بیٹے نکلتے غیر متزکیہ ہے۔ اس کے علاوہ  
 بہت کم کو دارا اس حد تک دماغ و پیٹ کی غرائز دہر کر کہ جن سالج پیدا کرتی ہے۔  
 اگر سرد سستہ آدمی بھی استعمال کریں تو طاقت از حد بڑھاتی ہے کسی مرض کو اس میں بہت کم  
 دیتی ہر ایک بچہ پوچھا جو ان مرعہ قدرت ہر موسم میں استعمال کرے تیس۔ دس کسی پڑھنے وغیرہ کی ضرورت نہیں  
 قیمت نصف آؤس کی شیشی (ستہ) نصف شیشی (چھتر) کوٹہ ۱۲ روپے خود کو ۲ روپے

میں ہر ایک بچہ پوچھا جو ان مرعہ قدرت ہر موسم میں استعمال کرے تیس۔ دس کسی پڑھنے وغیرہ کی ضرورت نہیں  
 قیمت نصف آؤس کی شیشی (ستہ) نصف شیشی (چھتر) کوٹہ ۱۲ روپے خود کو ۲ روپے





درجہ پنجم - ۱۲ راجہ رسالو - ۱۲ پچی تائیں - ۱۲

## کُتُبِ بَرِّبانِ بَرِّندی

پچی دیویاں - ۱۲ میسری یا گوکیہ سواد - ۱۲ دیر تائیں - ۱۲  
چتوڑ کا شاکھا - ۱۲ پچی استریاں - ۱۲ عالم استریاں - ۱۲  
سچی برانت - ۱۲ عجز راجیوتی کا بولو - ۱۲ پچا پچا جندو ماکیں - ۱۲  
ست کبیر کی ساکھی - ۱۲ چتوڑ کی پچا تائیں - ۱۲ شہد سار گنگا - ۱۲

## کُتُبِ بَرِّبانِ گورِ مکتی

ساڈیاں ماواں - ۱۲ چتیاں دیویاں - ۱۲ پنجابی سوانہا - ۱۲ عہد دہم

## بنگالی زبان کے مترجمہ آثارِ ناولوں کے شاندار ترجمہ

۱۔ **چھوٹی چوٹی** { یعنی ملک الشعراء سرابند رائے کی مشہور عام بنگالی ناول جو کبیرانی کا  
پر لطف اردو ترجمہ اس کا ترجمہ قریباً تمام درجہ زبانوں میں ہو چکا ہے - نہایت  
ای دشمن مودیہ زیب ناول ہے - قیمت ۲ روپے رعایتی صرف - ۱۲  
۲۔ **سلی چٹون** { مشہور آفاق سائے بہادر بابو بکچندر چٹرجی کے جتنی نامی ناول کا اردو ترجمہ  
ایماندگی لڑکی کے حالات و خیالات کا نہایت خوبصورت عہد رعایتی ۹  
۳۔ **اکتھاہ ساگر** { مشہور بنگال کی لائٹ ناول نویس شرمی نرود پادوی جی کے ان پودہ نامہ کا مترجمہ  
زمنہ یادیر رائے بہادر بکچندر چٹرجی سی آئی ای کے کپال کٹلا نامی  
بنگالی ناول کا ترجمہ - طرز بیان نہایت ہی دلکش - ۱۲ رعایتی ۱۲  
۴۔ **بروگن** { مشہور بنگال کے مشہور محقق بابو ابناش چندر داس ایم اے بی ایل کے  
نمارنی نامی ناول کا عکس لطیف - قیمت ۲ روپے رعایتی صرف - ۱۲  
۵۔ **اما** { حسرت و درد کی تصویر - ملی جذبات کا پُرکٹ سطر - قابل مصلحت سہ ایتھ  
اخلاق آموز معلم کا فرض ادا کیا ہے - قیمت ۲ روپے رعایتی صرف - ۱۲  
۶۔ **دیو پنچ میسج** { راوی سامی کا ترجمہ (۱) چنگیز محمد سادہ موسٹریٹ لاہور

# باب تیسویں برتال صاحب زمین کی دیگر تصانیف اردو

۱۲	ہماری مائیں :-	۱۲	سچی پلوپیاں :-	۸	سنگہ ناد :-	۱۲
۸	سچی استریاں :-	۸	راجستان کی پڑائیاں :-	۸	ہندو مائیں :-	۱۲
۸	کلکی پوران :-	۸	خانہ داری کی فلاسفی :-	۸	سادہ ہوئی صدا :-	۱۲
۱۲	گولڈن ٹمپل آف سکس :-	۱۲	بھگت برتانت :-	۱۲	گہرے بھگت :-	۱۲
۱۲	گیان کلپدرم :-	۱۲	دچار کلپدرم :-	۱۲	راجستان کا عطر :-	۱۲
۱۲	تیرنگ خیال :-	۱۲	آئینہ خیال :-	۱۲	معجون خیال :-	۱۲
۱۲	فانوس خیال :-	۱۲	قانون خیال :-	۱۲	کرم یوگ :-	۱۲
۱۲	بھگت یوگ :-	۱۲	یوگ کے عملی سبق :-	۱۲	راج یوگ :-	۱۲
۱۲	معدن تہذیب :-	۱۲	روحانی آدھش :-	۱۲	گھر کا راستہ :-	۱۲
۱۲	پرہیز و ہندو دھرم :-	۱۲	پرہیز و ہندو دھرم :-	۱۲	ویدانت فلاسفی :-	۱۲
۱۲	کامیل :-	۱۲	روحانی اشارے :-	۱۲	نجانی سوامی حتمہ اول :-	۱۲
۱۲	سنت برتانت :-	۱۲	عروج روحانی :-	۱۲	عقلی طبیعت :-	۱۲
۱۲	سائنس کے نو خیال :-	۱۲	انمول موموں کی مالا :-	۱۲	ہماری زندگی اور موت :-	۱۲
۱۲	سندر جوڑی :-	۱۲	عزت کلپدرم :-	۱۲	انیشد :-	۱۲
۱۲	کبتا کلپدرم :-	۱۲	کلیان دھرم :-	۱۲	رشی برتانت کلپدرم :-	۱۲
۱۲	جین برتانت کلپدرم :-	۱۲	سنت شبد یوگ کلپدرم :-	۱۲	برہم وچار کلپدرم :-	۱۲
۱۲	آتم وچار کلپدرم :-	۱۲	ویدانت کلپدرم :-	۱۲	ویدانت کلپدرم :-	۱۲
۱۲	ویشنو پوران :-	۱۲	یوگیک کلپدرم :-	۱۲	ایکیات بعد الہیات :-	۱۲
۱۲	برہم گیان پریکھ :-	۱۲	نمیدار المکاشفہ :-	۱۲	دلچسپ کہانیاں :-	۱۲
۱۲	عجیب غریب قصے :-	۱۲	اچھوتے قصے :-	۱۲	محاسن چتر :-	۱۲
۱۲	راز خواہ کوئی :-	۱۲	بہار تصوف :-	۱۲	معدن تہذیب :-	۱۲
۱۲	طوفان جنگ اردو :-	۱۲	بستی برتانت :-	۱۲	آہا گشت :-	۱۲
۱۲	شجاع و عالم استریوں کے کارنامے :-	۱۲	مقابلہ دید کہاب :-	۱۲	قانون حتمہ :-	۱۲

پتھر چھوڑ دیا اور اپنے گھر میں رہ گیا (۱) پتھر چھوڑ دیا اور اپنے گھر میں رہ گیا (۱)

**کبیر جوگ** { کبیر جوگ اپنی مجموعی و جزوی حیثیت میں جامع کتاب ہے ۔  
جب تک کوئی شخص اسے پڑھ لے گا ۔ ممکن نہیں کہ وہ سنت

مت یعنی راوا سامی پتہ ۔ نانک پتہ ۔ داؤد پتہ یا اور کسی پتہ کے اصول سے باخبر  
ہو سکے ۔ کبیر صاحب آد سنت تھے ۔ ان کی تعلیم ہر پتہ کی بنیاد ہے ۔ متعصب پتہ  
جو چاہیں کہیں ۔ ہم بے تعصبی سے ان کی تعلیم پیش کر رہے ہیں ۔ ضخامت تقریباً  
ایک ہزار صفحہ ۔ قیمت صرف چار روپیہ (اللہ مر) کاغذ و کھائی چھائی عمدہ +

**نانک جوگ** { یہ لائق دلچسپ اور اعلیٰ درجہ کی مفید کتاب ابھی حال ہی میں چھپی ہے  
اس میں پریم گورو نانک صاحب کے باطنی اور روحانی چاہ و حلال کا  
و لغزب نقشہ کچھ اس خوبی کے ساتھ کھینچا گیا ہے ۔ کہ دیکھتے ہی آنکھوں میں سرور و نشاط  
پیدا ہوتا ہے ۔ گورو نانک صاحب کے حالات و کمالات اور کمالات کے علاوہ اس میں  
پر ان ساتنگی نامی کتاب کے حالات کے موافق ان کے سچ جوگ ۔ طرز عبادت و طریق  
ریاضت کا خاکہ بھی موجود ہے ۔ جس کا جاتا ہر سیکھنے والا خصوصاً اوتصوف پسند طباع  
کے لئے بالعموم ضروری ہے ۔ قیمت چھ روپے ر دیا جی صرف عجم

**راوا سامی جوگ** { علم سینہ کے تمام سرسبہ راز جو آج تک مقفل تھے ۔ کھول دیئے  
گئے ہیں ۔ اور سنت مت کی تعلیم اس جلد میں حتی الامکان  
مکمل کر دی گئی ہے ۔ اس کا مطالعہ پڑھنے والوں پر ثابت کر دینا ۔ کہ یہ جوگ پڑھنا  
جو کھا کھانا کا طریقہ جو ۔ یا عظیم عرفان کی شخصیت اور تفسیر کے بہترین و یقینی رہنما جو ۔

**مکمل تلپی کرکٹ مائن سٹیک** { بالعموم رنگین سلیس اردو ترجمہ ۔ اس کتاب میں  
انک خوبیاں اور لوٹ نقصانے درج فرمائے ہیں  
جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ساتھ ہی آگے سری گوسائیں تلپی اس جی کی سوا عمری تہذیب  
ہی عمدہ سرمایہ میں لکھ کر شامل کی ہے ۔ تقطیع ۱۹۲۲ء ضخامت تقریباً ۱۴۰ صفحات تہذیب  
خوشنما و جامع قیمت کاغذ سفید ملا جلی بلا جلد لمبر جلد ۱۰۰ کاغذ رنگین بلا جلد ۱۰۰

کاغذ خانی بلا جلد ۱۰۰ ر بجلد مشر +  
۱۹۲۱ء دیو انند منچھی راوا سامی کارخانہ (۱) چنگر پور سادھو سرب لالہ

شاهی لکھنؤ کے ایک اچھا لکھنے والا جو کہ پورے ایک اچھا لکھنے والا کی زندگی کے نشیب و فراز اس کی بیوی  
زبان ہندی یا تصویر عام۔ زبان اردو صرف ۱۲۰

شاهی کو اس سلسلہ کے تمام ناولوں سے زیادہ دلچسپی۔ ہندی راج  
اسے اپنی بیانیہ دہرائے دیئے گئے۔ وطن کی محبت  
وہ صیت کے وقت آزادی قائم رکھنے کی ہمت بخش داستان۔ اس سے بہتر لکھنے  
کتاب ناول کے پیرایہ میں آج تک آپ کی نظر سے گزری ہوگی اردو عہد ہندی عہد  
شاهی بھگاری افسانہ کی سبق آموز و عشق کی دلچسپ داستان۔ اس سے

وہ پیش کیلئے یکساں مفید۔ نہایت ہی سبق آموز کتاب ہے اردو عہد ہندی عہد  
مجلات و ریش کی ایک رانی کی پُر سوند و پُرست انگیز  
شاهی پی پرائن داستان۔ نئی برت دھرم کا ایک نیکو نظیر درشت۔  
قیمت زبان اردو ۱۰۔ زبان ہندی صرف ۵۔

شاهی جادوگرنی ملک آسام کی ایک رانی کا حال جو جادو سے کام لیتی تھی  
اس کی جادو کی ماہیت کتاب کے پڑھنے سے سمجھ میں آ  
سکتی ہے۔ اور اس قدر دلچسپ ہے کہ ہاتھ میں لیکر

ختم کئے بغیر کتاب چھوڑ دینا چاہتا۔ قیمت زبان اردو عہد ہندی عہد  
ایک قومی غدار اور ملکی تمکرم کی سبق آموز و عبرت خیز تاریخی  
شاهی بھوت داستان۔ قیمت زبان اردو صرف ۵۔

شاهی بٹار پوٹھانم پر دلچسپ و تحقیق بحث ناول کے پیرایہ میں۔ اپنی  
لکھنے کے لحاظ سے بالکل نئی کتاب ہے۔ ایک جلد  
مزدور شکاریں۔ قیمت زبان اردو صرف ۱۲۔

شاهی سلسلہ کے دیگر دلچسپ قابل دید ناول

شاهی بھگت ۵۔ راج بھگت ۵۔ راج بھگت ۵۔ راج بھگت ۵۔ راج بھگت ۵۔  
شاهی چور اردو ۱۲۔ ہندی ۱۲۔ شاهی ساسی ۱۰۔ شاهی تپسوی ۸۔  
پتھر۔ دیوانہ پنڈت پتھر یاد اسلمی کارخانہ (۱) چنگر و محلہ سادہ پوٹھانم لکھنؤ

# شاہی سلسلہ کے بنیادی ناول

یعنی ایک شاہی طالب علم کا طرز عمل ناول کے پہلے میں۔ آج کل عدم تعاون ہمارے ملک میں عدم تعاون کے خیالات زوروں پر ہیں ملک کے ہر طبقہ کے آدمی اس کے ریرا اٹا گئے ہیں۔ نئی کو آپریشن کیا ہے۔ اس کا مطلب جن کی سمجھ میں آ گیا ہے وہ نوآئسی بری اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور یہ جان گئے ہیں کہ یہ دنا رکھنا مضبوط اور خطا ہو لیکن جنہوں نے اسکو نہیں سمجھا۔ وہ اس ناول کے مطالعہ کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اس کتاب میں ایک طالب علم کی زندگی کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں جس کے دل میں پہلے ہل عدم تعاون کا جذبہ پیدا ہوا تھا۔ اور اس نے اپنی قابلیت کے موافق شاہکار کامیابی حاصل کر لی تھی۔ عدم تعاون کیا ہو اور وہ کس طرح بعض اوقات یقینی طور پر کامیابی کی صورت پیدا کر لیا ہو۔ قابل مصنف نے اس بحث کو اس کتاب میں کچھ اس انداز سے قلمبند کیا ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو۔ قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے صرف چھ روپے عوامی عمر

شاہی سواجیہ { اس کتاب میں قابل مصنف نے بتایا ہو کہ سواجیہ کیا ہو اور ہر قسم کیلئے حاصل کرنا کیوں ضروری ہو۔ اس میں کسی کیسی برکتیں ہیں سواجیہ الٹنی زندگی کی اصلی خیالی اور سچی مزاج ہے۔ اور جس قوم کی دنیا میں اپنی حکومت نہیں ہے۔ وہ ناحق دھرم گم اور روحانیت کی ڈینگہ مارتی ہے۔ بجز سواج کے ان میں سے کسی کا بھی اہتمام نہیں ہو سکتا۔ اس کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس ہندوستان میں ایک مڑہ قوم کے دل میں کس طرح سواجیہ چل کر رہنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور کس طرح اس جذبہ کو حرکت دیا اس قوم نے اپنے آپ کو زندہ بنایا۔ اور بالکل بھی کسی مدد تک زندہ اور زندہ دلوں کی تعظیم کی مسخت ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ سے قیمت صرف چھ روپے عوامی عمر ۱۲

شاہی جوجی { جس میں مقدس کتاب ہمارے بھروسہ گوتم بڑھ کے پورا اور سواجیہ چرتر جو ہندوؤں کے نویں اذکار اور بودھوں کے چھپیوں بڑھتے قلمبند کیا گیا ہو۔ دیدار کا اہل تو تعویذ گیان کا خاص ہر کتاب سے ظاہر ہوا ہو۔

پتھر۔ دیو اپنند مینچر اور واسودی کارخانہ راجپنڈر محلہ سجاد پور شہر لاہور



**برہنہ سداکار** [یعنی ذات ترقی کے اصول اور دنیاوی غرور کے حصول کے گرو۔  
 نہایت دلچسپ۔ مریطوت بھگتی گیان۔ دیرانگ اور تصوف کے

روز سے پرتواریخی واقعات اور چھوٹے چھوٹے دلچسپ قصے کہانیاں آج کل کے حالات  
 اور واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت پُر اثر میرا یہ میں رچ ہیں قیمت صرف ۱۰ روپے

**نوجیون سداکار** [یعنی سچا حقیقی اور پرہیز گیار۔ ادب اور احسانِ یقوت  
 اعلیٰ اور روحانی تعلیم و تلقین کی لائانی اور لاجواب کتاب  
 جو گھر بیٹھے سنت سنگ کا لطف دیتا ہے۔ اور انسانی زندگی کی اصلاح

کرتا ہے۔ قیمت ۱۰ روپے اور ۱۰ روپے کے صرف ۱۰ روپے  
**سنت سنجوگ** [جلد اول۔ یعنی سنت مت کی سی اور تازہ ترین تصنیف  
 جس میں طریق فقر اور سنت مت کے اہلی اصول اور

نہر دست برداشت پر مطلق بحث کے سلسلہ میں وسیع النظری کے دلچسپ سبق  
 درج ہیں جن کے مطالعہ کرنے سے تمام مذہبی فلسفہ نامہ مسائل کی صرف وضاحت  
 ہو جاتی ہے۔ بلکہ توہمات اور غلط خیال سے نجات مل جاتی ہے۔ قیمت صرف ۱۰ روپے

**سندو بھائی کی سماکی** [یعنی بھگتی گیان۔ دیرانگ وغیرہ کے پُر اثر و نفوذ  
 اکا مجموعہ۔ قیمت کچھ بھی نہیں۔ صرف ۱۲ روپے

**اردو کا نیا بھگت مال** [جلد اول۔ بھگت مال ہندو مذہب کی نایاب کتاب  
 ادھر م کے خزانہ کا انمول تر ہے۔ یہ اپنی طرز کی لائانی

کتاب ہے جس کو ہر شئی شہرت ال ال جی دین ایم لے لے اپنے طور پر بھی ہے۔ کتاب کو  
 ضمیمہ ہے۔ اور اپنی زبان میں بھی لکھی گئی ہے۔ کہڑھنے والے عش عش کر نیچے کیا مجال ہے

کہ اسکا مطالعہ کر کے ایک شخص بھی سچ کی دولت محرم بہنے پادے۔ کتاب کیا ہو۔ مجھ کو۔ دو دین  
 جلد و نہیں یہ کتاب مکمل ہوگی۔ نیز لے بھگتوں کے حالات پہلی جلد میں ہیں اور دوسرے بھگتوں کے

حالات مثلاً سوامی ام تیرتہ۔ رام کرشن پرم ہنس اور میلنگ لالہ وغیرہ دوسری جلد و نہیں  
 شیبہ دے جائینگے۔ ہر عقیدہ کے آدمیوں کے لئے کیاں اور یہ عید ہوگی۔ سنت سماکی کے

خریداروں کو ایسے سلسلہ میں بھی سنت سماکی ۱۲ فیروں کی قیمت ۱۰ روپے۔ اور مستقل  
 خریداروں کو جلد اول کی قیمت صرف ۱۰ روپے۔ دینی حاکمین کے لئے شیبہ ہاں

# تصانیف ہرشی شیورت ال صاحب من ایم ہے

لوگ بیکر لوگ سدھار { یعنی دین و دنیا کی بہتری حاصل کرنے کی آسان تدبیر اور

لوگ بیکر لوگ سدھار { یعنی عاقبت کی خبر اور خیالات عائد توہمات کی وضاحت۔

زیون سدھار { کیان چھیان کرم کی صحت اور نیکے لطیفے درمو کی تفسیر و تشریح۔

لوگ سدھار { زندگی کی اصلاح ہر انسان کا شغل اور عمل چاہئے۔ اس کے

لوگ سدھار { بیچارے آرام و آسائش کا امکان محال ہے۔ اس کتاب کے

لوگ سدھار { بحث واضح پیرایہ میں بیج ہے۔

سکھ سدھار۔ پرمارتھ سدھار۔ رنج اوپکار سدھار

تینوں ایک جلد میں

سکھ سدھار جس میں راحت و آرام و سکون۔ قرار صحت سلامتی خوشی اور مسرت

زندگی بسر کرنے راز۔ پرمارتھ سدھار کیا ہے۔ اس کے سمجھانے راز حقیقی کے حصول

اور مکمل کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ رنج اوپکار یعنی اپنی سبھال مقدم ہے۔ اگر خود

نہیں سمجھتا ہو۔ تو اوروں کا سنبھالنا آسان نہیں ہوگا۔ اپنے سنبھالنے اور بتانے

کے راز اس میں بتائے گئے ہیں۔ قیمت ہر سہ گنہ کی ایک جلد میں صرف

# ایک ایک کردار و حیات کی بنیاد پر بہت قیمتی کتابیں

- ۱۔ انکو پڑھ کر کوئی اگر کوئی حیات کی دولت سے محروم نہ جائے تو اس کے نصب کیا گیا ہے
- ۲۔ لیکن سندس سنوں کے نقطہ خیال اور ۱۲۔ و چار سندس معرفت کی دیکھیں
- ۳۔ کی تعلیم غلطی سے رہا ۸۔ ۸۔ خاتمہ کیا ان باتوں کا بھندار ۸۔
- ۴۔ محرم سندس تقویٰ کے مضامین کی مکمل ۱۱۔ انچھو سندس روحانیت و حقیقت کی سچی باتیں قابل مطالعہ کتاب ۸۔
- ۵۔ تفسیر روحانیت کے دلپسند نقش و نگار ۸۔
- ۶۔ اسناد سندس پریم بھجی کی مہاندس ۱۲۔
- ۷۔ عشق کے مسائل کی واضح تفسیر ۸۔
- ۸۔ کبیر چتر سندس معرفت کی عملی مثال ۱۵۔
- ۹۔ حقانی نظارہ کا بنیاد پرستہ ۸۔
- ۱۰۔ راز و ملتھ سندس الہی طاقت کا مؤثر اور عملی فلسفہ۔ یوگ کی دلپسند تفسیر ۸۔
- ۱۱۔ پانچ سندس سارے عرفانی نکات توحید کی واضح اور مکمل تفسیر ۸۔
- ۱۲۔ پانچ سندس مختلف ملکوں کے حالات بجد و عجیب ۸۔
- ۱۳۔ صبح سندس۔ رموز حقیقت کے اشارے عرفان کے راز ۸۔
- ۱۴۔ پریم سندس پریم مارگ متعلق مفید سبق۔ قابل دید ۸۔
- ۱۵۔ وال در شہادت سندس قصوں اور کہانیوں کے سلسلہ میں روحانیت کی حیرت ۸۔
- ۱۶۔ پتہ ۱۔ دیوانہ پنڈت پنچراہ واسو می کا خانہ را، چنگر محلہ ساھو ستر لاہور

۹. روحانی ترقی { فضل و مجاہدہ کی روح کے سفلی درمیانی اور علوی طبقہ

۱۰. سچا اور سناٹا آرہیہ صرم { اس کے مول کرتے اور

۱۱. بچن سار حصہ اول -

۱۲. بچن سار حصہ دوم -

۱۳. بچن سار حصہ سوم { جس میں بالعموم اونچے درجہ کے ست سنگیوں اور عمل

لئے وہ قابل غور اور قابل عمل بچن شامل ہیں جو کشمیر کے دودان سفر میں لالہ لکھنؤ  
(رنگون نواسی) اور رائے کبھوری لال صاحب (کشمیر) سے اکثر کہے گئے تھے  
اور لوگ بھی بطور خود دہار کر سکتے ہیں -

۱۴. بچن سار حصہ چہارم { جس میں بلند خیال - بلند نظر اور بلند بہت اہمیا سیوں

۱۵. چنڈ ضروری تھیجیتیں -

۱۶. آئینہ کشمیر یعنی کشمیر کے مختصر حالات -

۱۷. معجون مرکب - مذہب تعلیم اور فلسفہ کا عطر

۱۸. ست گبیر کی سادھی -

۱۹. ست گبیر کی شہزادی -

۲۰. گورو تیغ بھادر کی بانی مہرب - پنچدشی عمار

۲۱. دیوانچند مینہ رازداسوی کا خاندان چنگر محلہ ساہو سرت لاہور

تصانیف ہندی سیو پر حال صابا درمن ایم ہے +

۹ سوچ بیدی کیان یعنی سوچ کا علم تصوف کی زبان میں ۔ ۔ ۔

۱۰ شیوہ جی کی ادبھت کہانی { یہ سانکھ کی لائانی کتاب ہے ۔ ۔ ۔

۱۱ رگوہ جانی سلق یعنی راز باطن کے سوچنے بچھنے اور اس کے عملاً معنہ ۔ قولاً ۔  
 فعلاً اور خیالاً جاننے کا گرو ۔ ۔ ۔

۱۲ یعنی پانچ خط جن میں روحانی زندگی بسر کرنے سے متعلق مفید باتیں درج ہیں ۔  
 ۱۳ پیتھرا اور پورا ایک شخص کے نام رکھے گئے تھے ۔ اور اب اس کی خجائش کے بموجب  
 ۱۴ جنہ اوروں کے کٹنے کے خیال سے کہانی صورت میں لائے گئے ہیں ۔ ۔ ۔

۱۵ امن بیچ کرم و چار ۔ ایک چھوٹی مگر نہایت ہی مفید کتاب ۔ ۔ ۔  
 ۱۶ پورو سکشا و چار بھگوان کی تعلیم دینے کا ڈھنگ سان پیر میں ۔ ۔ ۔  
 ۱۷ بھگتی گیان چار خد خیالی تہوں میں ہندو فلسفہ کی موائی وضاحت و تفسیر ۔ ۔ ۔  
 ۱۸ شیوہ سنگلیک اپنشد ۔ بگرد کے ۳۲ ویں ادھیا کے چھ کھنڈ کا دن کے ۔ ۔ ۔  
 ۱۹ چھ سنتوں کی دلچسپ تشہیر ۔ ۔ ۔

۲۰ سہج و چار ۔ معمولی معمولی باتوں پر چھوٹی معمولی غور +  
 ۲۱ سہج تہ و چار ہفتہ کے ساتوں دنوں کے لئے پچار ۔ ۔ ۔  
 ۲۲ کاسا مان ۔ دلوں کی کھٹائیں اور سادہ ہوؤں کی کہانیاں ۔ ۔ ۔  
 ۲۳ زندگی لی رام صاحب کے کچھ مختصر حالات مع ان کے  
 ۲۴ منتخب کلام کے نمونوں کے +  
 ۲۵ گورو کے چرن ۔ یعنی شری سوامی ام کرشن پریم منس جی کے منتخب کلام ۔ ۔ ۔  
 ۲۶ سرب اپنشد ۔ اچھرو وید کی ایک چھوٹی اپنشد کا اردو زبان میں  
 ۲۷ لفظی مگر مطلب خیر ترجمہ ۔ ۔ ۔

۲۸ واپیشنو تتر یعنی سوال جواب جو کہ گئے و خواہ جو ہیں پیدا ہوئے  
 ۲۹ لکھنویان و چار ۔ یعنی مے نوشی کے معرکہ تہجوں پر غور و فکر ۔ ۔ ۔  
 ۳۰ رہا ہوا تھا بابا پانپے اس جی ہمارا ج کا مختصر حیات پر ترجمہ ۔ ۔ ۔  
 ۳۱ تمام درویشیں اس تہ پر آئیں +  
 ۳۲ پتھرا دیو اپنشد ۔ پتھرا دیو کا راجا تہ راہ چکر گھڑا ۔ یاد ہو پتھرا ۔ لا ۔ ۔

# تصنیفات مہرشی شیوہرت لال صاحب من ایم لے

وکیان کرشناشن { پورن کلا۔ برہما وادہسا پریشو شری کرشن چندہ آتہ کند  
اسے منوہراد منورجن چتر شیو اور جلیا سو کے منو میں

من اور تیری کی سلسلہ درشتی سے ام روپ اور شبدوں کی دیا گیا کے سمت یہ صاحب  
دیانت اور لوگ کی روح ہے۔ تمام شبد شاستروں کا مقرر ہے۔ گائے رومی شری سنی  
وغیرہ کا لفظ اور طاقت بخش دود ہے۔ قصہ کا قصہ۔ کہانی کی کہانی۔ اور ساتھی منہ  
قصوف کی تعلیم رکھتی۔ آپ کرشن چتر کو بجا کیا ہے۔ اس کو پڑھیں۔ شبد آکھیں کہیں  
ایک مرتبہ پڑھ کر بار بار پڑھنے اور سوچنے کے لئے بیٹھیں۔ تو بار بار پڑھیں۔ اس میں مہاتما  
کا سار۔ سچلوت کا اور بھارت گیتا وغیرہ کا بطور کھینچا گیا ہے۔ خلاصہ ۲۶ صفحے۔

قیمت ۱ روپائی ۵۰

وکیان سنسار { پورن منی پریم پریم منسٹرو رائے ساگر ام صاحب  
ایہاد کا منوہراد منورجن چتر میں نامک صاحب۔ کیر صاحب

واڈو صاحب اور دوسرے سنسار کی تعلیم کا مغز ہیں کوٹ کوٹ کر سمجھ دیا گیا ہے۔ معارف واد  
وفیہ بنا کے مصنف بڑی خوبیوں کے موجدوں کی تعلیم کے دہن نشین کرانے کی کوشش کی جو  
اس کی تحریر کی نسبت ایسا اقرار کرتی ہے۔

اتر بھانیکا پیا سے تیرے بیان ہیں کسی کی آنکھ میں جادو تیری بانہیں ہے

قیمت ۱ روپائی ۵۰

وکیان سنسار پریشو وراٹ { ویدانت کا جوہر۔ ویدانت کا  
نیم باب۔ معرفت کے تحت

مانیوں کی تنگی میں۔ اور بچوں کی سادی زبان میں نہایت سلی اور چھوٹا کتاب۔

قیمت ۱ روپائی ۵۰

وکیان سنسار پریشو وراٹ { ویدانت کا جوہر۔ ویدانت کا  
نیم باب۔ معرفت کے تحت

# شرعی و گمان امان اردو

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی نے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اردو زبان کا تو کسی نے کیا ہے۔ گوچھوٹا مضمون  
 ہوتا ہے۔ یہ کتاب بھی چھوٹے مضمون پر لکھی گئی ہے۔ اردو زبان کا تو کسی نے کیا ہے۔ اردو زبان کا تو کسی نے کیا ہے۔  
 یہ کتاب پہلے ۱۹۱۷ء میں لکھی گئی تھی۔ چھپتے ہی اس کی تمام تجدیدیں ہونے لگیں۔ اس کی  
 تیسری بار اس کے خواجہ محمد شفیع صاحب دہلوی نے اس کی زیادہ قیمت دیکر نئی کتاب لکھی۔ اور اسے کتب خانہ میں رکھا۔  
 دینی کتب خانہ میں رکھا۔ اس کتاب کا اردو زبان کا عنوان عتیقہ ان اوقات سے تہ لگ سکتا ہے۔ کہ  
 اس کے مصنف نے اس وقت لکھی تھی۔ جس میں نہ صرف اوقات کی تبدیلی تھی۔ بلکہ اس کے  
 ہی کو ثابت کیا گیا ہے۔ مگر انسانی زندگی کے مہیا کا سایہ ہی ٹوٹ رہا ہے۔ اس کو بڑھ کر  
 لفظوں میں خاکہ اتارا گیا ہے۔ ہر لفظ کی تشریح سترم کی حد تک اور ہر واقعہ کی وضاحت کو  
 مجاہدوں اور عظام کی نکتہ نگاہ سے صاف طور پر کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس کو بڑھ کر  
 اور ان کے کسی محنت سے محنت متھتے کہ جہنم کو لکھنا کر لے کی تمنا نہ ہوگی۔  
 ان پرست دھرمی اور چیزیں۔ اس کا مطالعہ دھرمی کے بھی ہاتھ نہیں آتا۔  
 یہ کتاب بطور خود لا جواب۔ لائق اور اسے طرہ کی باکد نرالی ہے۔ صرف دہلی جہی  
 ہاتھ سے لکھی گئی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ دنیا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور اس سے  
 کوزہ کا پانی گر جائے۔ طبع لطیف اور قند نشین اندیز اور شیخ ہے۔ جہنم نہیں کہ اس  
 کو بڑھ کر کسی محنت کی دولت سے محروم رہے۔ اس کتاب ہاتھ میں لیجئے۔ صرف اس کا مطالعہ  
 مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ تمام کتاب پڑھتے ہوئے بغیر یہ سیکھیں تو پھر کہیں کہ جادو کو شکست  
 کا تسلیم اپنی تاثیر سے خالی ہے۔ پہلا ایڈیشن اس کتاب کو ہاتھ میں لیجئے۔ پھر بھی کیا تھا۔ اور  
 یہاں کو یہ کتاب پہلے ہی اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ شاید  
 اپنی درخواستیں جلد بھیجیں۔ ورنہ کتاب نہ ملے گی۔ یہ کتاب کی شہادت معاف ہے۔  
 قیمت ۱۰۰ روپے۔ رعایتی قیمت ۵۰ روپے۔ جلد ۱۰۰ روپے۔

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

پتہ: دیوان حیدر میمن، لاہور، پاکستان

از تھنیفات در شش شیرین الاغ حبیب الرحمن امیر اسے

(۱۱) - سرشت شہزادوں کا کہیں درج - شریعت میں ایک ایسی ہی باتیں ملتی ہیں کہ ان کے ساتھ ساتھ کہیں -

(۱۲) - بولیک کہیں درج - علم کو یہ چھوڑ کر اپنے والدین کی طرف سے والی ہر آدمی کی لائبریری

(۱۳) - میں ہر نام ہے - شریعت میں لاج ماجہ شہزادوں کے حالات

(۱۴) - شہزادہ کہیں درج - حکمرانوں کے موروثی نسب حالات پر مشتمل ایسا لکھنا

(۱۵) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۱۶) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۱۷) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۱۸) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۱۹) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۰) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۱) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۲) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۳) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۴) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۵) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۶) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۷) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۲۸) - شہزادہ کہیں درج - شہزادوں کی کنجاشیں - رشتہ کی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

اس کی طرف بھی لکھنا کہ ان کی اولاد سے جو کہ ہے تو اسے ہر ایک کی لکھا

سلسلہ اول

سلسلہ دوم

سلسلہ تیس

سلسلہ چار

سلسلہ پانچ

سلسلہ شش

سلسلہ ہفت

سلسلہ آٹھ

سلسلہ نواں

سلسلہ دس

سلسلہ اسی

سلسلہ پندرہ

سلسلہ بیس

سلسلہ پچیس

سلسلہ اسی

سلسلہ پچیس

سلسلہ اسی



## خو پورن مہنی کے چرنوں میں پرارتھنا

۱	دھننیہ دھننیہ گورو دیو۔ گہان پور دیا	۱	مستھیا ایک کا ڈونڈ سو اسے مشا دیا
۲	سنت چت۔ آنتہ روپ۔ آنا یا۔ گیان نے	۲	اُن کی کرپا سدر گیان کا یھیا اُسے
۳	چھوٹا سب پر پنج۔ دھنن گہا	۳	بھو کے جال سے بچ گئے۔ ہوئی ایسی ریا
۴	بھار میل ہے دھننیہ۔ دھننیہ گورو دیو	۴	دھننیہ گیان اور دھیان ہے دھننیہ پتلی یہ چٹ
۵	شیدہ باز چڑھائے کر کیا بھو کے پارا	۵	راوہا سوامی مہر سے۔ چھوٹا سندھارا

## پڑھنے والوں کی سیدو امیں منتی

پنپن اس ضروری اور قابل عزت کتاب پنپن پٹیاری کے ذریعہ ویدانت کے سچانیت سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ گھر بیٹھے میرے پڑھنے والوں کو چار اور پوکیک کے ایقتیاس کا موقع ملے۔ اس میں جو کئی نظر آوے وہ قابل معافی ہے۔ کیونکہ مر اصل مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ کسی طرح لوگوں کی دلچسپی اس طرف ہو۔ اور اُن کا بھرم دور ہو جائے۔ اس کو پڑھ کر بھیرا کہ وہ سنسکرت کی اصلی کتاب پنپن پٹیاری کو پڑھیں گے تو اور بھی اُن کو زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ سیدانت امرت پانی کے سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے جو جن اس سلسلہ کو پسند کریں وہ پہلے ہی سے دوسری کتاب کے لئے اپنا نام ووج رجسٹر کرالیں۔ تاکہ چھپتے ہی اُن کے پاس بھیج دی جائے اور جن کو منظور نہ ہو وہ بھی منبر کو اطلاع دیدیا کریں۔ تاکہ کارخانہ کو وی۔ پی کے انکار کرنے سے نقصان نہ پہنچے۔ یہ کام کسی ذاتی غرض سے نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور نہ مالی مفاد و نظر ہے۔ کسی طرح یہ مفید کام جاری رہے۔ صرف اتنا ہی مقصد ہے۔ اور بس +

شیدو

مقام دفتر و گیتانی  
لاہور

دیوالی کے بعد دوسرے دن  
۱۵۔ نومبر ۱۹۱۴ء

نہیں ہوتا۔ ٹوڑھا آنتہہ کرن میں شتا اور چیتنتا پر تیت ہوتی ہے آنتہ میں پر تیت ہوتا شانتی جرتی  
میں شتا جیتنتا اور آنتہ تینوں پر تیت ہوتے ہیں۔ یہی برہمہ ہے جو گیان اور یوگ سے جانا جاتا ہے +  
اعتراف۔ اگر برہمہ سچا آنتہ روچے تو یایا کا کیا رُوب ہوگا؟

جواب۔ ساشا۔ جڑنا۔ اور دھک یہ تینوں یایا کے رُوب ہیں اسکی استاخر گوش کی سینک  
وغیرہ میں رہتی ہے۔ یایا کی جڑنا کڑھی پتھر وغیرہ میں ہے۔ اور یایا کی دھک دیتا ٹوڑھا دیتوں میں تیت  
ہوتی ہے اطح بابا سب میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اور شانتی وغیرہ دیتوں میں برہمہ سہت پیچ کی تیرتی ہوتی  
اعتراف۔ پر پیچ سہت برہمہ کا ذکر آپ کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ برہمہ کے دھیان کیواسطے تاکہ جگیا ٹو پتھر وغیرہ کو مام روپ کے چٹوکر صرف شتا برہمہ کا  
چیتن کہے۔ پتھر اور کڑھی کا دھیان کشش ہے اور وہ صرف ٹوڑھا دیتی والوں کیلئے ہے شانت چیتن  
صرف برہمہ کا دھیان مناسبہ مندولے کا دھیان صرف اس لئے اس سے مخالفت کرتی رہت دھیان  
گیان اور یوگ سے پیدا ہوتا ہے +

اعتراف۔ برہمہ وہ کیا کس طرح پیدا ہوتی ہے؟  
جواب۔ دھیان کے ایگاگر ہوئیے برہمہ وہ کیا آنتن ہوتی ہے اور وہ سچا آنتہ آکھنڈ اور یایا  
رس ہے۔ مگر یایا دھیان کی وجہ سے کھنڈ آکھنڈ پر تیت ہوتا ہے۔ شانت دیتوں میں آپادھی کا زون  
نہیں ہوتا تب ابھید پد کی پر تیتی ہونے لگتی ہے +

اعتراف۔ آپادھیوں کا ابھا وکس سادھن سے جلد نہیں ہے؟  
جواب۔ یوگ اور یوگ وہی اسکے سادھن ہیں توں سے تریٹی کا بھرم دور ہوتا ہے اور  
اس حالت کا نام جیتنتا ہے +

اس شانتی میں برہمہ آنتہ کی استرگتا دکھائی گئی ہے۔ وشد اور شینو جگوان ریش پٹون شانت  
چٹ والے پرانی کو جنم مرن کے دھک سے آزاد کریں! یہ آشیرا د ہے +

ختم ہوا پنچدہشی کا بندھواں برہمانند وشیانتد پر کرن جس میں ۵۰ شلوک ہیں اور  
ہم نے اپنے طور پر دو پرچھدوں اور ایک نظر پر گرافوں میں بیان کیا ہے +

اُس میں دھج کا ہے۔ مگر آنتہ کرن ایک روپے آس میں برہمہ کے اس ایک لاش کا بھان ہونا  
سب لیل ہے۔

جواب۔ اگر اس مثال سے تمھاری تسلی نہیں ہوتی تو اور سی۔ جل کے اندر آگ کی گرمی  
داخل ہوتی ہے۔ مگر پرکاشت نہیں ہوتی۔ ویسے ہی گھور اور موڑھ برتیوں میں برہمہ کی جنت  
پر تیت ہوتی ہے۔ آنتہ پر تیت نہیں ہوتا۔ صرف شانت ورتی میں جیتن اور آنتہ دونوں کی پر تیت  
ہوتی ہے۔ جیسے لکڑی میں آگ کی گرمی اور روشنی دونوں پر گٹ ہوتے ہیں۔

انتھراض۔ موڑھ اور گھور برتیوں میں صرف جیتن اور شانت برتیوں میں جیتن اور آنتہ  
دونوں پر گٹ ہوتے ہیں یہ آپنے کیسے جانا؟

جواب۔ یہ کچھ آشرے کا سو بھاو ہی ہوتا ہے۔ جل میں آگ کی گرمی تو آجاتی ہے پرکا  
نیں آتا۔ اور لکڑی کا سو بھاو وہ ہے کہ اُس میں گرمی اور پرکاشت دونوں پر گٹ ہوں۔ اسی طرح  
گھور اور موڑھ برتیوں اور شانت ورتیوں کا حال ہے۔ اور یہ انھو سے جانا گیا اور جانا جاتا  
شانت ورتیوں میں بھی گو جیتن اور آنتہ دونوں پر گٹ ہوتے ہیں مگر کسی ورتی میں شکھ زیادہ  
اور کسی میں کم ہے۔ رجوگن میں چھلنا رہتی ہے۔ اور کامناؤں کی وجہ سے انھو نہیں ہوتا۔  
وگھ بنا رہتا ہے۔ اور وگھ سے عتہ آتا ہے۔ اور غصہ کی وجہ سے شکھ نہیں ہوتا۔ کامنا کے  
پورے ہوئے ہر من روپ ورتی آتی ہے۔ وہی شانت ورتی ہے۔ اور جب بھوٹا سا شکھ  
پر تیت ہو لیا۔ تو پھر کامنا کی چیز کے پر تیت ہونے سے کچھ دیر آگ ہو جاتا ہے جس سے بڑا شکھ  
ملتا ہے۔ اس کا ذکر دو کتاب میں آ گیا ہے۔ اس طرح کامنا کی نور تی کے بھید سے چار قسم کا شکھ  
پر تیت ہوتا ہے۔ چھوڑتی میں شانتی کا شکھ۔ کرودھ اور لو بھ کی توان در تی میں آواز نا کا شکھ  
ہوتا ہے۔ شانتی ورتی میں برہمہ کا پر تی پر روپ شکھ ہے۔ اور وہی برہمہ روپ شکھ ہے۔  
گوڑو پنے ریشمہ کو اسی برہمہ شکھ کی یاد دہانی کرتے ہیں۔ شانت جیتن شکھ دست۔ چت۔ آنتہ  
برہمہ کے سو بھاو میں۔ ہنئی اور پتھر میں برہمہ کی ستا پر تیت ہوتی ہے۔ چت اور آنتہ کا جان

جواب۔ نہیں۔ وشنے کا آئند لوگ میں پرستہ ہے وہ بھی برہماتند کا ایک نش ہے  
اس لئے اس کا بیان بے سود نہیں ہے

## دوسرا برہماتند تین گنوں کی ورتیاں

اختصاراً۔ وشیانند برہماتند کا ایک ویش یا ایک نش ہے۔ اس کا پرمان کیا ہے؟  
جواب۔ تین گنوں کا ہے۔ آتما کاسروپ برہماتند ہے اکھنڈ اور ایک دس ایسی  
سے برہما سے لکر سمپورن برائی اور بھگوت جیتے ہیں۔ وشیانند بھی برہماتند کا ایک نش ہے  
وشیانند کی اُپادھی رُوپ انتہہ کرن کی ورتیاں ہیں۔ یہ ورتیاں تین قسم کی ہیں (۱) شانت (۲) د  
گھور۔ (۳) موڑھ۔ شانت ورتیاں سگوگن کے کارن ہیں۔ گھور ورتیاں رجوگن کے کارج  
ہیں۔ اور موڑھ ورتیاں موگن کے کارج ہیں۔ ویراگ۔ چھا۔ اوارتا وغیرہ شانت ورتیوں میں  
رہتے ہیں۔ ترشند رگ۔ سینہ۔ لوبھ وغیرہ گھور ورتیوں میں رہتے ہیں۔ مود۔ بکے وغیرہ  
موڑھ ورتیوں میں رہتے ہیں۔ ان تین قسم کی ورتیوں میں برہمہ کا سٹا۔ چیتنا۔ اور آند تین  
پرانی پنب بچا اور بستے ہیں۔ تہرتی کہتی ہے۔ جیسا جیسا ورتی کا رُوپ ہوتا ہے تیسے برہم  
پرانی لبیب بچا د کو پراپت ہوتا ہے۔ وہاں جی نے سونہ میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔ آنا گھوچ  
سے مشابہ ہے۔ جیسے جل کے کانپنے سے سورج کا پیتا ہوا پریت ہوتا ہے۔ اور جل کے سٹھ  
ہونے سے سٹھ معلوم ٹپتا ہے۔ ویسے ہی ساتوک ہوئیے آتما ساتوک پریت ہوتا ہے۔ اور  
ورتیوں کے لین ہونے سے آتما لین نظر آتا ہے۔ ایک ہی آتما ویا یک ہو کر بہت رُوپ میں  
نظر آتا ہے۔ جیسے جل میں جاندا نیک رُوپ کے نظر آتا ہے۔ وہ شُدھ جل میں شُدھ اور  
اشُدھ جل میں اشُدھ پریت ہوتا ہے۔ ساتوک ورتی میں تو وہ صاف رہتا ہے۔ اور سچ  
اور تم کی ورتیوں میں صاف نظر نہیں آتا۔ ایک میں چغل اور ایک میں موڑھ دکھائی دیتا ہے  
اختصاراً۔ جل دو طرح کا ہے۔ شُدھ اور اشُدھ۔ اسلئے چند زمان کا پرانی لبیب

۱۔ کرتیہ کرتیہ تا اور سرب کا پتی کا بیان تپتی دیپ پرکرن میں آگیا ہے اس کے پھر وچاڑ  
من کے لئے یہ شلوک مہنو لوک پر لوک کے شکھوں کی سدھی کیلئے کھیتی - رنج - یگیہ - ران  
ارت - شرو - من - نہھیاسن وغیرہ صرف آگیاں کے وقت کئے گئے۔ اب گیان کے  
پراپت ہوئیے سب کا ناش ہو گیا۔ بندھن پر تیت نہیں ہوتا۔ اب کچھ کرنا دھنا باقی نہیں رہا  
اسی کو کرتیہ کرتیہ تاکتے ہیں۔ آگیاں کو پتر وغیرہ کی کامناؤں کا دکھ رہتا ہے۔ وہ جنم مرن -  
لوک پر لوک کی محسوسیت میں طار بہتا ہے۔ گیاں کو تو کوئی بھی اچھیا نہیں وہ سب کو اپنے  
کلیا ہوا دیکھتا ہے۔ اس کو نہ اب سنتے ہے نہ وہی ہے۔ ہوا را اور ہوا کے بھل گئی باسنا  
ایک بھی نہیں۔ صرف پدارتھ کو بھوک رہا ہے۔ اور خواہش کی حرکت گئی ہے۔ یہ سرب کا پتی  
اس کو فکر نہیں کہ کام اپنے موافق ہو یا مخالف اور خوش ہے کرتیہ کرتیہ ہے۔ اس کی مراد پوری  
ہو گئی۔ پراپت اور پراپتہ تاسے تپتی ہے۔ وہ دھنیو ہم دھنیو ہم رت کتا ہے۔ یس دھنیہ  
ہوں دھنیہ ہوں۔ اب مجھ کو کچھ بھی کرنا نہیں رہا جو پراپت ہو گیا لا کھیا پراپت ہو گیا  
میرا وہ پراپت ہے۔ شاستر آشچریہ ہے۔ گورو آشچریہ ہیں۔ گیان آشچریہ ہے۔ برہماتند کا  
شکد آشچریہ ہے۔ اس طرح کی حالت کا نام ودیا تند ہے +

ختم ہوا پنچدشی کا برہماتندے ودیا تند برکرن جس میں ۶۵ شلوک ہیں اور  
ہم نے اپنے طور پر تین پرچھیدوں اور دس پیراگروں میں بیان کیا ہے

**پندرہواں پرکرن برہماتند و شیانند**

پہلا پرچھید  
وشیانند

اختصار - اب آپ وشیانند کا بیان مٹانے والے ہیں۔ موش شاستر کے ذیل ہیں  
وشے کا بیان کرنا بالکل بے سود ہے۔

پھر تیریش میں بھوک کی اچھا نہیں رہتی۔ گیانی نے بھوک کو تھے لئے ہوئے آن کی طرح چھوڑ دیا ہے  
 کتے چاہے اس پر گریں مگر گیانی کو تو ذرا بھی اس کی خواہش نہ ہو گی اور جیکہ رتی راجہ کو تو غصہ ہی ہے  
 راجہ کے نام کا دکھ بھی ہو مگر گیانی کو یہ دکھ نہیں ستاتا۔ اس لئے گیانی جگہ رتی راجہ سے بھی  
 بڑھ کر ہے۔ جگہ رتی راجہ کو گندھرب آئند کی خواہش ہوتی ہے گیانی اور ضرورتاً تک نہیں کرتا  
 گندھرب آئند دو طرح کا ہے۔ ایک فشیہ گندھرب کا۔ دوسرے دیو گندھرب کا۔ اس نے ہر  
 پتر آئند کا شکہ ہے۔ اس سے اُدھک دیوتاؤں کا آئند ہے۔ یہ دیوتا تین رکاوٹیں ہیں۔ ایک  
 آجان دیوتا۔ دوسرے کرم دیوتا۔ تیسرے دیوتا۔ اشمیدھ وغیرہ کیسے کہ نیسے آجان دیوتا کی جونی  
 ملتی ہے۔ نیسے کرم سے کرم دیوتا ملتی ہے۔ انکی سرائند۔ برہمپتی وغیرہ اور دیوتا ہیں۔ ان سب کے  
 بڑھ کر پرچاپنی کا شکہ ہے پھر وراٹ ہے۔ پھر تیرنیا کر بھس ہے۔ ان کی صراحت اس طرح پر ہے (۱)  
 جگہ رتی راجہ (۷) فشیہ گندھرب (۳) دیو گندھرب (۴) پتر (۵) آجان دیوتا (۶) کرم دیوتا (۷)  
 دیوتا (۸) اندر (۹) برہمپتی (۱۰) پرچاپتی (۱۱) برہما۔ ان میں سے سب کے سکھ پالترتیب ہو گئے  
 بڑھتے گئے ہیں۔ ان گیا رتوں سے گیانی کا شکہ نہ باہ ہو تا ہے۔ گیانی انجود وارا سب  
 شکوں کی خواہش سے آزاد ہو جاتا ہے۔

اعتراف حاصل یہ سکھ گیانی کو بھی پرانیت ہوتے ہوئے کیونکہ آگیا تی بھی ساکشی میں لگن  
 ہو نیسے تمام دیووں کے آئند کا انجو کر سکتا ہے۔

جواب۔ آگیا تی کو یہ گیان نہیں ہے کہ میں سب کا ساکشی ہوں۔ اس لئے اس کو یہ اند پرانیت  
 نہیں ہونے۔ تینتر سے اپنشد کا واکہ ہے جو چریش یہ جانند ہے کہ سب بھتیوں کا ساکشی ہوا آتما میں  
 ہوں وہ سب کا مناؤں کو براہمتک۔ وہ سام وید سے سب آتماؤں کا سداگان کرتا رہتا ہے یعنی  
 یکس ہی ان ہوں میں ہی سب شریروں میں ان کا بھوگتا ہوں۔

نیشمر پر چھپید  
 کرتیہ کرتیہ نا اور نیشمر کا مانتی

یاب نہیں لگتا۔ کیونکہ اس کو کچھے ہے کہ میں نے کسی کو بھی نہیں مارا۔ کوٹھلی اُپنشد کا یہ مان ہے۔  
 دیکھنا کہ کیاں باپ کے ماتے۔ سونا چھڑانے۔ دیر دیتا رہا ہرج کے قتل کرنے۔ گر پچھہ وغیرہ کے لگاٹنے سے باب  
 نہیں لگتا۔ کیونکہ گیانی کو تو شیر میں اہم پڑھی نہیں ہے؛ گیانی کو باپ کرنے کی اچھیا ہی نہیں ہوتی  
 پھر اس کا موکش کیسے پکڑے گا؟

## دوسرے پر چھید سب کا اپنی

۴۔ ایتہ سے اُپنشد کی شرتی کہتی ہے: "گیانی سب کامناؤں کو ریاپت ہو کر جنم مرن سے بچتا  
 چھتا ہوگا۔ اُپنشد کا واکہ ہے: "گیانی ہنستا ہوا۔ بھوجن کرتا ہوا۔ جاتی کرم میں لگا ہوا۔ ستی کیسے  
 واس بھگتا ہوا۔ سواہی کا آتم لینا ہوا۔ بھی اہم بھاو کے سمرن کو پاس نہیں آنے دیتا۔ اور صرف  
 چار بدھ کرم کے بھوک کیلئے ہی رہا ہے۔" تیتہ سے اُپنشد کا پرمان ہے: "گیانی سمیڈون کامناؤں  
 کو ایک ساغھ ہی پاپت ہو جاتا ہے؟"

- اعتراف۔ گیانی کے کرموں کے پھل ماتے سے اُسکے جنم کو بھی ماننا پڑے گا؟  
 جواب۔ گیانی کے نخت کرم تو ناش ہو گئے اب جنم کیسے ہوگا۔ اس کی سب کامناہیں  
 ایک ساغھ یوری ہو گئیں۔ اب خواہش کس کی رہیگی۔ تیتہ سے اور فہدہ آرٹیک اُپنشد کہتی ہیں۔  
 "مستردتا۔ جوانی۔ ودبا۔ صحت۔ دیر رچ چاتی۔ ماتھی۔ گھوٹے۔ پیائے۔ رتھ کی یاد قسم کی  
 فرج۔ دھن۔ دولت۔ اور چکر ورتی باج تک کا سکھ گیانی کو حاصل ہو جاتا ہے۔" اور برہما تہ  
 میں لیکن ہونے سے پھر اس کو کوئی اچھیا باقی نہیں رہ جاتی +

اعتراف۔ چکر ورتی راجا اور گیانی کی مشابہت درست نہیں ہے؟  
 جواب۔ دونوں کو کوئی اچھیا نہیں ہے اسلئے مشابہت درست ہے۔ اُسکی اچھیا راج بھوک  
 سے گئی۔ اس کی اچھیا فضا ستروید کے دچار اور برہما تہ بھوک سے جاتی رہی۔ تیتہ سے اُپنشد میں راج  
 ور پد رتھ نے پادھ سے مختلف قسم کے بھوکوں کے دوش اور چنگ دوش بیان کئے ہیں۔ پوکی

۱۱۔ سرب کا مناد اپنی (۱۳) کرتیہ کر تویم (۱۴) پراپت پرایو ہم +

ہو۔ دیکھیا اچھا وہ طرح کے ہیں۔ اول اس لوک کا دکھ۔ دوسرے پر لوک کا دکھ۔ تیسرے کے دکھ کے متعلق وہ پر آریٹک شرتی یوں کہتی ہے۔ جب ایک جنم کے نتیجہ پر بھاد سے یہ جیو اتما کو ایسا سمجھ لے کہ میں اسٹک کو لٹھ ہوں۔ تو پھر شریر کی جو کوئی کامنا نہ رہی اور اس کا تاپ ہو گا۔ اس لوک کے دکھ کا اچھا وہ ہے۔ اتما وہ طرح کے ہیں۔ ایک جیو اتما دوسرے پر اتما تینوں شریروں کے ساتھ تا نامیہ بھرم رکھتا ہوا چلتا ہو گتا جیو اتما ہے اور سچا اندر برہمہ ست کا اودھشتان اور نام نہ سچ کے نامیہ کو پراپت ہو کر بھوگیہ روپ ہوا ہوا پر اتما ہے تینوں شروئی غیر کے بویکے چیتن کا بھوگتا پناؤ ہو جاتا ہے اور نام روپ کے بویکے چیتن کا بھوگ پنا جاتا رہتا ہے اور تینوں اتما اور پر اتما کا بھید جاتا رہتا ہے۔ اصل میں تو تاپ اتما کو نہیں ہے صرف شریروں کو تاپ ہے +

۱۲۔ کس شریر کو کیا تاپ ہوتا ہے؟ اس کو کھنڈ۔ کچھ بات۔ سب سے ستمی شریر کو تاپ ہوتا ہے۔ کام کر۔ وہ وغیرہ سے سوکھ شریر کو تاپ ہوتا ہے۔ اور ستمی اور سوکھ شریر کی جڑ کارن شریر میں ہوتی ہے۔ یہ سب دکھ برہمہ و چار سے جلتے رہتے ہیں۔ کو لٹھ کا اسٹک پنا پر تبت ہوتا ہے اور چیتن کے بھوگتا پنے کا بھرم جاتا رہتا ہے۔ یہ تو لوک کے دکھ کا اچھا وہ ہوا +

۱۳۔ پاب بھیبہ کی چنتا پر لوک کے دکھ کا کارن ہے۔ اسی کا بیان برہمانند سے یوگانند پرکرن میں آگیا ہے۔ گیانی کو یہ دکھ نہیں ہوتا +

اعتراف۔ گیانی کو پار بدھ کرم کی چنتا ہو گر گامی (اگے آئے) کرم کی چنتا تو ہوگی؟ جواب۔ جیسے پانی گل کے پتے کو نہیں چھو تا ویسے ہی گیانی کو گامی کرم نہیں چھو تے شرتی کا فاکہ ہے۔ شرتی کی لڑی جس طرح آگ میں بکتے ہیں جی جاتی ہے ویسے ہی گیانی کے بخت کرم دکھ ہو جاتے ہیں۔ گین بھی کہتی ہے۔ لے ارجو! جس طرح پر چنڈاگنی سے لڑیاں بھسم ہو جاتی ہیں ویسے ہی گیان روپ اگنی سے کرم بھسم ہو جاتا ہے جس چریش کا اتما اہنگار کے ساتھ تا دمیہا دھماں نہیں پراپت بھیبہ جس کی بھیبہ میں سے وہ پرنس اگر سب کو قتل بھی کرے تو اس کو



جواب - برہم میں یہ بھی استھ ہوئی ہے

اعتراض - پھر گیانی کو بیوہ مار کیسے ہو گا؟

جواب - جیسے ناک کر نیوالا کبھی راجہ کبھی پرجا کبھی کچھ اند کبھی کچھ بنا ہے اس کا میاں بیوہ

اعتراض - تب اس میں لاک دویش ضرور آئے گا؟

جواب - ساقہ ہی آتم گیان بھی خود ہیگا۔ جتنی کاساکشی آتا لاک دویش میں نہ پھنسیگا اور

بیوہ مار کرتے ہوئے بھی اصل اور بدل رہیگا۔

اعتراض - برہم اکھنڈ ہے۔ اس کو کس کھنڈ جنت کی بریت کیسے ہوتی ہے؟

جواب - ٹوٹے ہوئے شیشہ میں ایک ٹوٹ پڑتا ہے اس طرح اس میں جی بڑیاں نظر آتی ہیں

اعتراض - ہرچہ نظر نہیں آتا اس میں نظر آئے بک کی بریت کیسے سنے گی؟

جواب - پہلے سمجھنا ہوتا ہے جیسے جنت کی بریت ہوتی ہے جیسے جنت کم این

کو نہ دیکھو تب تک اس میں کسی صورت نظر نہیں آتی وہی ہے اس کا بھی حال ہے

اعتراض - نام روپ جب بچا ہے تو برہم جو رشتہ ہے کسے بھاتا ہے؟

جواب - نام روپ برہم میں کلیتہا ہے۔ جیسے چیل بھٹی کی ورنی کو روک کر نہ برہم بچا ہوتا

کی بریت ہوگی۔ اور ہستہ آہستہ ادویتا نہ کا بھان ہوگا۔

ختم ہوا پنچدہشی کا تیرہواں برہانند سے ادویتا نہ پر کرن جس میں وہ اٹھواں ہے

ہم نے ہر جچیدہ اور ہر گراؤں میں اپنے طور پر بیان کیا ہے

چودھواں پر کرن برہانند سے ودیانتہ

پہلا پر جچیدہ

دوئم بچاؤ

اعتراض - وہاں کی طرح وہاں سے بھی یہی کی روتی ہے یہ چودھواں ہے وہاں

جواب نام روپ کمیت میں۔ یہ ان کی ترقی ہے جنہاں ان میں ہی ہے۔ یہ ترقی ہے پورا کر کے لئے مہتمما دہیت کے چھوٹے سے ادویت کی مدھی ہوتی ہے اور انہو سے نام روپ کا تیا کی ہو جاتا ہے اور پھر ان میں سے کسی کا اجتناب نہیں رہتا اسی کا نام ادویت کی نور تہی ہے +

اعتراض۔ "دیت کی پرہیزی نادہی کاں ہے برہم اچھیاں سنا سکی نورنی کیسے ہوئی؟"

جواب۔ وچارا اور پرہیزگاری کا سبب دیریت بائسکی نورانی ہو جاتی ہے +

اعتراف۔ ہر سہ ایک روپ ہے اس سے ایک روپ والا بہت نہیں بن سکتا؛

جواب - یا کیا ساق نیک ٹوٹتا بجاتا ہے مرنے تو ایک ہے مگر مرنے کی ساق سے وہی مٹی  
ایک پارخوں کے محتیا رُوب و حرم کر لیتی ہے۔ یہی بابا بہرہ کیسا ہے اس محتیا بگڑنے کی  
اعتراف سہی کی شکست تو صحیح ہے مگر یہ کہی سکتی ہے اس لیے یہ مثال ناقص ہے۔

جواب: مثال اقص نہیں ہے صرف کمتری سمجھ کر یا جبر سے نئے میں راہ گشتی سے متیار ہو کر

جگت جڑج بچا نا ہے ویسے ہی برہم میں یہ جگت پر تیت ہو گئے ہے کہنے میں اڑنا کو دنا اچھلنا بھولا  
 برس ان سب ہی تو ہو گئے اس میں تعجب کیا ہے ایسے ہی پایا سکتی مستحقا ہوتی ہوئی کاش غیر کو یہ اگر تیری  
 اعتراض۔ اگر یہ پایا ہی وکار ہے تو پھر کوئی جزا اور کوئی چیلنج کیوں خطرنا ہے ؟

جواب: جس میں حقیقت کا یہ تہی نہ ہو، وہ جہنم اور جہنم میں رہنے والے نہیں ہیں۔

پر شیت ہوئے ہیں۔ پر تنی پنج پرائیویٹ کے اختتام میں پڑنا ہے +

اعتراف ہے۔ ہر مہر ہی کو شریعت کا کارن کیوں نہ مانیں ؟

جواب۔ سچا نندہ حق ہے اور نام نہونہ حق ہر جسے کڑے میں آئے، گھوٹے کے تصور میں کہتے

پس ڈیسی ہر یایا نے اوشٹمان برہم میں جگت کی کلینکر رکھی ہے۔ اس بابا بس ست موصی نہیں کہنی چاہئے  
کیونکہ اسکے کارج ہمیشہ ملتے رہتے ہیں۔ گوہر و انجم رٹھیاں کچھ نہ بکھریں اور نہ کوئی دیکھ کر

۹۵  
اعتراف۔ نامِ رُوح کے تیاگ سے لاجبہ کیا۔

دوب سے بڑھتی رہی ہو جاتی ہے +

اعتراض - اوکاش شونیہ ہے ؟

جواب - جوچی میں آئے کہ لو گر اکاش کا ادھار تو مانو گے کہ نہیں +

اعتراض - پر رنگ میں کیا مانتا ہے ؟

جواب - پر سنگ میں یہ ماننا چاہئے کہ اکاش کا ادھار برہمن ہے اور وہ سستی ہے -

اور وہ تھرا رہی ادا سین سکھ لے رہا ہے +

اعتراض - ادا سین اس کو کہتے ہیں جو ادا کو ل (موافق) ہونہ پرتی کو ل (غیر موافق) ہو

اس میں شکھ کیسا ؟

جواب - ان دونوں سے مختلف شکھ ہے ادا کو ل آتام میں ہر ش پڑھی اور پرتی کو ل نام

میں دھک پڑھی ہے - آتم و ستونہ پرتی کو ل ہے ادا کو ل ہے اس کے آتم و ستونہ آتم کھاتا ہے +

اعتراض - جب شکھ ہے تو دھک بھی تو ہوگا ؟

جواب - دھک میں پنج روپا کی بدھ نہیں ہوتی - پنج نام اپنے آپ ہے - اپنے آپ میں

سب کو پریم پرتی رہنی ہے - اس میں دھک نہیں ہوتا +

اعتراض - اگر پنج آتم ہوتا آتم روپ تو ہمیشہ ہی ہر ش نارہن ہائے شو کہ بھی ہونا چاہئے

جواب - من کی پرتی چو کہ لہو لہو لہو رہتی ہے اسے ہر ش بھی پرتی رہتا رہتا اور اسی لہو لہو پرتی

رہنے میں ک کی پرتی ہوتی ہے - سورن پنج آتم تو ایک اس روپ ہی رہتا ہے آتم تو سب میں ہے مگر لون

کی حرکت - انہی کے روپ جل کے ہیں - اور پرتی کے آتم و ستونہ پرتی ہے - من کہنے کا کارو

سمجھ میں آتا ہے - یہ سب ہیں تو آتم کے ادھار پر جو اپنا روپ اور وہی سکھ اسی کی سٹا اور اسی کی

چیتنا اور اسی کا آتم سب کا ادھار بنا ہوا ہے - اور اسی ادھار کے سبب ان میں بھی آتم پرتی ہوتا

ہے - نام روپ کی چیتنا سے چھٹک لہو میں ملنے والے ہونے کے سبب بھرم ہوتا ہے +

اعتراض - اگر پرتی کو ل کے نام روپ پرتی میں ہیں تو ان کی کیا کٹی ہے ؟

جواب - برہمہ سچا اُمتد ہے اور جگت نام رُوپ ہے و  
 اعتراف - کس پر مان سے تم برہمہ کو سچا اُمتد کہتے ہو؟

جواب - نرینگہ تاپنی سے لیکر تمام اُپنڈا یا سہی کہتے ہیں - اتھرو ویکے جاننے ملے پر شون نے  
 نرینگہ تاپنی اُمتد کے اتر کھنڈ میں برہمہ کو سچا اُمتد رُوپ کہا ہے - چچاندوگ اُپنڈ میں اُن میں شون کے  
 بیٹے اڈالک اُپنڈو نے برہمہ کو مست بتایا ہے - ایتھر سے اُپنڈ میں برہمہ کو جیتن کہا ہے - چچاندوگ اُپنڈ  
 میں سنت کہا نے نادر کو برہمہ کا نام بھو ماتا کر اُمتد رُوپ بتایا ہے - لے نادر ایہ بھو ما جاتے کہ قابل  
 ہے - اور کوئی محدود شے جاننے کے قابل نہیں ہے - "یتھر اُپنڈ بھی برہمہ کو اُمتد رُوپ کہتی ہے شریوں پران  
 اب جگت کے نام رُوپ کے متعلق پرمان مندو پڑا کئے سینورن دپوں کا جیتن کہہ کے اُن کو نام دیا اور  
 اُن میں سخت ہو کر بولا - "یہ جو میرا اُمتد ہے اس میں یرویش اتر کے نام رُوپ پر گٹ کرونگا - اور ہا رینک  
 میں کہا گیا ہے کہ یہ جگت اُپتی سے پہلے اویا کرت ہو اور نام رُوپ پر گٹ کیا گیا - اویا کرت کا اُمتد  
 میں سخت اُچتہ یا شکتی ہے - شوبتا شون اُپنڈ میں آبلہ ہے - "ایا کو اُپاوان بھی اور سیا کے اتر سے جو  
 سے پرمانمایا کا پریر کہے - ایا وکاری ہے اور مٹھیا ہے - پرمانما تر وکار اور رشتہ ہے - یا اُپت برہمہ بپلا  
 کا ج اکاش ہے - اکاش میں پرمانما کی ستا جیتنا اور اُمتد ہے - اکاش کا اوکاش مٹھیا ہے کیونکہ وہ اکاش  
 کے بعد پیدا ہونے پہلے نہیں تھا اور ناش ہو کر بھی مٹھے نہ رہیگا جو اوانت میں نہ ہو وہ مٹھیا میں بھی  
 ورمل نہیں ہو تو ناصر مٹھیا ہی مٹھیا ہے - گنتا کے دو سر اویہا میں بھوان کتے ہیں - "ایہ اُپنڈ بان  
 بھو تول کا اُپا پر پہلے بھی کچھ نہیں تھا یہ کچھ بھی کچھ نہ رہیگا صرف مٹھیا (درمیان) میں پریت ہے اسے مٹھیا  
 اعتراف - اکاش میں ست چت - اُمتد ہے - اس کا کیا پرمان ہے؟

جواب - اسکا اُپنڈ پران ہے جیسے مٹی سے بنے ہوئے گھر کے میں مٹی رہتی ہے ویسے ہی سچا اُمتد  
 سب میں پورن رہتا ہے و

اعتراف - کیا اکاش کو چھوڑ کر اور میں سچا اُمتد مانیں ہے؟

جھا بھو - کیوں نہیں نہ اپنے سروپ میں بھی تو پریت ہوتی ہے - اکاش کے اوکاش

اعتراف۔ کارج کے متقیاروں کا نتیجہ کرنا اس غرض سے ہے؟

جواب۔ ادا الگ روشی اپنے بیٹے کو چھانڈوگ میں کتاب ہے اے بیٹے ایک نئی کے ٹکڑے کے جان لینے سے نام نہی کا سرپ من لیا یا تب ہی وہ رہی غرض ہے تاکہ سارا جلتا متقیار تبت ہو۔  
اعتراف۔ سب نے اور بھی گے گیان کئے اور کمال کا متقیار کیا ان نہیں بنتا؟  
جواب۔ کارج میں سنیہ انش بھی ہوتا اور متقیار انش بھی ہے۔ سونا اور پٹی اور شیشاں ہونے سے میں سمجھ کر دلوں پر متقیار ہیں۔

اعتراف۔ گراتے ہی کارن گیان سے کارج گیان کا پورا پتہ تو نہیں لگا؟

جواب۔ متقیار انش کے پر تبت ہونے سے انش کا گیان ہو گیا اور یہی پورا پتہ ہے۔  
اعتراف۔ کارج میں سنیہ انش اور متقیار انش دونوں ہیں اس لئے وہ دونوں کا گیان ہونا چاہیے؟  
جواب۔ متقیار انش جاننے کے یوگ نہیں ہے کیونکہ اس کے جاننے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔  
اعتراف۔ چھانڈو کے نتیجہ شرتی یعنی اہلی ارتھ کو چھوڑ کر آپ ایسی جگہ سے مختلف کیا کیا کرتے؟  
جواب۔ چھانڈو "شرتی" کا ارتھ یہ ہے "ابک کارن کے گیان سے اینک کارجوں کا گیان ہوتا شرتی ایک میں جس جینسانی وہ صرف تو بیت گمان میں بدھمی کو سمجھ کر لاتی ہے۔ ایک کارن انش سے اور اینک کارج انش پر چھانڈو یہ اسکے جاننے کا مقصد ہے شرتی کہتی ہے "اے بیٹے ایک نئی کے بیٹے ہمارے شرتی کے کارج کا گیان ہونا ہے" تو بیت کہتے ہیں اپنے باپ ادا الگ کو نقد ڈاڑھتا ہوا جانکر نہ کار نہیں کیا۔ باپ کو غصہ نہیں آتا۔ بلکہ اس نے شانتی کے ساتھ سوال کیا "جس ایک کے سنے سے سنیہ سنیہ گیا وہ بھی سنا جاتا ہے کیا تو نے یہ سوال بھی اپنے گورو سے کیا یا نہیں؟" تب تو بت کینو کی آکھ گھٹی اور یہ ہم کہہ نہیچے ہوا۔ جس کے جانتے سنے اور بن کرنے سے سب کا جانا سنا اور من کرنا ہوتا ہے؟

پانچواں پر چھید  
برہمہ اور جگت

اعتراف۔ برہمہ اور جگت میں کیا بھید ہے؟

جواب۔ مٹی نے اپنے رُوب مٹی پنا کو نہیں چھوڑا اور گھڑے رُوب سے نظر آ رہی ہے  
اس طرح مٹی کے بُورت کا نتیجہ کیا جاتا ہے ؟

اعتراض۔ گھڑے کو مٹی کا پر نیام کیوں نہ مانا جائے ؟

جواب۔ پر نیام کہتے ہیں بدلنے کے یہ وہ کہ۔ اگر گھڑے کو مٹی کا پر نیام مانو گے تو  
پھر یہ کہنا پڑیگا کہ مٹی نے اپنی پہلی صورت چھوڑ دی اور گھڑے کی شکل میں ظاہر ہوئی مگر  
اصل میں ایسا نہیں ہے۔ مٹی تو بنی کی بنی ہے اسلئے گھڑا مٹی کا بُورت ہے پر نیام نہیں ہے۔  
اعتراض۔ بُورت میں کیا اور تشنان رُوب کی بُورتی نہیں ہوتی ؟

جواب۔ مٹی کے بُورت گھڑے ہیں۔ سونے کے بُورت گندل ہیں۔ ان میں سے کسی میں  
بھی مٹی یا سونے کی بُورتی نہیں ہوتی ۔

اعتراض۔ گھڑا ٹھوٹ گیا مگر مٹی نہیں بلکہ گھڑے کی صورت آ رہی ہے مٹی نے اپنے رُوب میں

جواب۔ گھڑے ٹھوٹ کر مٹی ہو جاتے ہیں مٹی تو جیسی تھی ویسی ہی ہے اسلئے گھڑا مٹی کا بُورت ہے

اعتراض۔ پھر وہ میں بھی بُورت کیوں نہیں مانتے وہی کو اس کا پر نیام کہتے ہو ؟

جواب۔ اسلئے کہ وہی پھر وہ نہیں بنتا اسلئے پر نیام ہے بُورت نہیں ہے مٹی اور سونے  
کے بُورت گھڑے اور گندل ہیں وہ ٹوٹ ٹھوٹ کر مٹی ہی رہتے ہیں ۔

اعتراض۔ اگر ان بدلی ہوئی صورتوں کو اور سمجھ کہ کو نہ بکافرق آتا ہے ؟

جواب۔ سچے اور سونے کو اس پہچانے کے لیے کہ نہیں ملنے کیونکہ وہ پہچانے والوں نے کارج کے رُوب  
سے غیرو کے گن کو بھن کر کے مانا ہے۔ اُنکی نظر سے کارج کے تول کو کم از کم کارن کے تول سے زیادہ  
ہونا چاہئے مگر ایک تول سے گن کا گندل، دو تول نہیں پایا یا ایک سیرنگ کا گھڑا دو سیرنگ ہوتا ہے اسلئے وہ بُورت  
آجک نہیں ہیں۔ چنانچہ ان سب کاجوں کو سمجھنا باقی ہے اور علیا سونے کو صرف اسی قدر سمجھ کرنا چاہئے

چوتھا پر جمید  
کارج کا نتیجہ پنا



کہ مٹی میں گھڑے بنے کی طاقت موجود تھی +

اعتراض - اگر شکستی کا کارج کارن سے بھرتا ہے تو پھر کارن کا کارج کا بھیجنی کی تیرت آتا

جواب - وچار کے - ہوئے بھید کی پریت نہیں ہوتی - یو کی استھول اور گولے کارج اور بھید  
سیرش آدی گن والی کارن رُوب مٹی کو وچار سے اکٹھا کر کے گھڑاؤ پٹن لیتے ہیں اور ہوا  
کرے لگ جاتے ہیں - اگر وہ وچار سے کام لیتے تو کارج کارن کا بھید پریت ہوتا +

اعتراض - اگر گھٹ رُوب مٹی کی گھٹ رُوب پٹا وچار سے ہے تو پھر گھٹ پٹا کس وجہ سے  
جواب - گھٹا کے بیچارے !

اعتراض - اصل میں تو گھٹ کے متعلق انروجنی شکستی کا کارج چنا نہیں جتا ہے ؟

جواب - اصل میں تو گھٹ بھی نہیں ہے وہ انروجنی ہے کیونکہ کوئی گھڑاؤ مٹی سے بھرتا  
بھرتا دیکھنے میں نہیں آتا - اور گھڑاؤ مٹی سے ابھرتا بھی نہیں ہے اسلئے انروجنی ہے +  
اعتراض - گھٹ ایز شکستی دونوں اگر انروجنی ہیں تو پھر شکستی اور اس کے کارج کا ہوا  
بھید کس وجہ سے ہے ؟

جواب - جب تک استھول گولا کارن رُوب گھڑاؤ نہیں مانتا تا جب تک اس کا نام شکستی تھا اور جب تک  
بن گیا تو پھر اس کا نام گھڑاؤ ہو گیا - اس سے ظاہر ہے کہ شکستی اور کارج کا بھید ہوا کارن  
منفصل گولا کارن رُوب کی پرکشتا او بار کشتا ہے +

اعتراض - پرکٹ بابا شکستی پیچھے پرکٹ ہوتی ہے ایسا پرکٹ ہوا ہوا رُوب پریت نہیں آتا

جواب - اندر جا لے کر نیلے مارسی کے منتر کی شکستی پہلے پرکٹ نہیں ہوتی پیچھے اس کے  
تاشوں میں پرکٹ ہوتی ہے ویسے ہی شکستی کا بھی حال ہے - جھانڈوگ اپنشد کرتی ہے - لیا کے کارج  
ہوئے گھٹ وغیرہ جتھا ہیں - اور گھٹ وغیرہ کا اوہشتان رُوب مٹی سے ہے - گھٹ صرف  
نام مانتا ہے - ایک ہی دستو کسی وقت شکستی کہلاتی ہے اور کسی وقت کارج کہی جاتی ہے پھر شکستی اور  
اس کے کارج کا جو اوہشتان ہے وہ دونوں صورتوں میں یکساں بنا رہتا ہے - گھٹ وغیرہ شد



اور فرمائی کہانی سنا تی تھی۔ اور وہ یقین کرتے تھے۔ ویسے یہ مہتیا سنسار بھی سب پر تیت ہوتا  
 تھا یہ ہے۔ وایہ نے لڑکوں سے کہا۔ ایسے ایسے کسی ویش میں ایک راجہ کے تین بلوان لڑکے  
 ہوئے۔ دو تو جیتے ہی نہیں اور ایک گر بھی میں آیا ہی نہیں؛ یہ تینوں مہار یک لڑکے کے استیگر  
 میں جا کر آیا وہ لڑکے اور پاپے رکھت ہو کر شکار کو نکلے۔ جاتے جاتے آکاش میں تین پھل خور  
 نظر آئے۔ اور وہ لڑکے انک شکار ہی کیلئے ہیں۔ اسے رام ایسے نیچے ایسی کتے کو شکر سچا یقین  
 کرتے ہیں۔ ویسے ہی بغیر دھار والے پریش بچوں کی طرح اس است جگت کو ست لٹتے ہیں۔ یہ  
 یوگ ویشٹ کا بیان ہے۔ ویشٹ ہی آئے چکر یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ مایا شکتی اپنے کارج ملک  
 سے وپریت (خالف) سو بھا وادی ہے۔ جیسے اگنی شکتی اپنے کارج چھالا وینو سے بالکل پریت  
 ہوتی ہے۔ اور اگنی شکتی کے آشرے انکار اور چھالے دونوں ہی رہتے ہیں۔ چھالا اور انکار تو  
 پریش ہیں مگر شکتی پریش نہیں ہے۔ صرف چھالا وپ کارج کے دیکھنے سے اس شکتی کا انان  
 ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شکتی اپنے کارج اور اپنے آشرے ہننے والے سے بالکل پریت  
 سو بھا وادی ہے۔ مٹی کی شکتی بھی اپنے کارج اور آشرے سے وپریت ہی پر تیت ہوتی ہے +  
 اعتراض۔ جب یہ شکتی اچیت ہے تو اچیتہ تو ہی شکتی کا مہ وپ سدھ ہوتا ہے؟  
 جواب۔ یہ شکتی جیت کرنے یوگ نہیں ہے اور مٹان سے دے سکے بھید ہی کا چنن ہوتا  
 ہے نہ ابھید ہی کا۔ اسی وجہ سے اس کو ابر و چنی کہا گیا ہے +

اعتراض۔ شکتی اگر کارج کے مہ وپ کے چنن ہوتے پھر کارن کی طرح پریت کیس میں تیت؟  
 جواب۔ مٹی کی شکتی گھر سے کہتے سے پہلے مٹی ہی میں چھپی رہتی ہے اسلئے گھٹ

کے کارن مٹی میں پریت نہیں ہوتی +  
 اعتراض۔ جب شکتی پہلے چھپی رہتی ہے تو یہ چھپے ہی اس کو پرگٹ نہ ہونا چاہئے؟  
 جواب۔ مٹی پہلے دھو دھ میں چھپا تھا تھے جانے پر پرگٹ ہوا اسی طرح مٹی میں چھپے  
 کی شکتی چھپی ہوئی تھی۔ انکار کے بیوہ سے گھر سے مہ وپ میں پرگٹ ہو گئی اور نہ اس کا گھر بکلا

ٹینڈی شوروں نے جگت کے بارہ میں جوت جوت کیا۔ آخر میں وہ شو پتا شو پتا مٹی کے پاس گئے  
 تب مٹی نے اُن سے کہا۔ تم دھیان کہ کے جگت کا کارن دیکھو اور اُن کو یوگ میں جیت لگا کر  
 دھیان کرنے سے جگت کے کارن کا پتہ لگا۔ اور اتنا میں اُس کی چھٹی ہوئی شکتی جگت کا کارن  
 پر تیت ہوئی۔ نہ صرف شرتی سے بلکہ شرتی سے بھی شکتیوں کا پتہ نکلتا ہے۔ یوگ واپسٹ کے  
 اُپتی پر کرن میں بھی مایا کے انیک پر کار کی شکتیوں کا برن ہوتا ہے مثلاً اے نام ابرہہ سرب  
 شکتی ہتہ ہے۔ پورن ہے۔ سب کے پرے اور اوتہ ہے جس وقت جس شکتی کا پورن ہوتا ہے  
 اُس وقت وہی شکتی پر گٹ ہوتی ہے۔ جیسے سیپ کا چاندی کی صورت میں پورن ہوتا ہے تب  
 چاندی کی پر تیت ہوتی ہے۔ اور جب سیپ کا پار دیا برق کے روپ میں پورن ہوتا ہے تب  
 ویسی ہی نظر آتی ہے۔ اے رام ابرہہ کی جیتنا شکتی۔ دیوتا۔ منشیہ۔ پشو وغیرہ کے شر میں پورن  
 ہوتی ہے۔ حرکت کی شکتی ہوا میں۔ دیوتا۔ منشیہ۔ پتھر میں۔ حرارت کی شکتی آگ میں۔ شونہ شکتی  
 آکاش میں۔ پروناشی شکتی وناشی ہارنوں میں پر تیت ہو کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اے رام ابرہہ  
 سانپ کے سوکھ اٹھے میں بڑا سانپ ہوتا ہے ویسے ہی سوکھ پر اتنا میں سقول جگت رہتا ہے  
 بیج میں درخت کی جڑ۔ مٹی تندر۔ پھول۔ پھل۔ سب ہی تو ہیں۔ کبھی کوئی شکتی پیدا ہوتی ہے اور  
 کبھی کوئی۔ پرتھوی میں کبھی کسی حصہ میں چاول پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی حصہ میں کیسے ویسے ہی یہ  
 شکتی ہے۔ اے نام ایہ جگت کلپنا مائر روپ کے اصل میں ہیں۔ من نے اس جگت کو کلپنا  
 اتما سرودیا پاک۔ ایک رس اور پرکا شوان ہے۔ اور ویش کال دستو کے بھید سے رہتا ہے۔ جب اتما  
 جس وقت لیان روپ من شکتی کو دھارن کرتا ہے جو مایا کی پرینامی شکتی ہے اُس وقت اُس کا نام  
 من ہوتا ہے۔ اے رام اپنے اتما من شکتی روپ پورن سے من پر تیت ہوتا ہے پھر من سے  
 بندھ موکش کی کلپنا ہوتی ہے۔ اور منشیہ دیوتا۔ بن۔ سہریت۔ مندی نالے اور۔ سارے  
 پر پتھ کی کلپنا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس جگت کی پیدائش ہوئی ہے۔  
 وناصل میں یہ پتھیا ہی ہے۔ جیسے دایہ چھوٹے بچوں کو چھوٹی

## نیکسایا پر حقیقت مایا شنکشی

اعتراف حاصل - اگر تو باندہ روپ آتما میں جگت کی کلپنا کا کوئی کارن نہیں ہے۔ اس لئے  
اس میں جگت کا بھرم نہیں ہو سکتا۔

جواب - او تو باندہ آتما میں بھرم کی کلپنا کا کارن مایا شنکشی ہے جیسے (اند جال کر نیوالے  
مالی کے منتر روپ مایا شنکشی گندھرب نگر وغیرہ کی کلپنا کا کارن ہے) +

اعتراف حاصل - اگر تندی روپ آتما سے مختلف مایا شنکشی کو مانو گے تو پھر آتما ادویت ٹوٹ ہوگا۔

جواب - آندرو چنی ہو نیکی وجہ مایا مٹھیا ہے اسلئے مایا شنکشی سے اُسکے لوہوت روپ

میں کوئی نقص نہیں آتا۔ جیسے مرگ تشاکی ندی کے کنارے کی کھڑکیں ہوتی ویسے ہی مایا شنکشی پر آتما

سے بھون اور ابھون کر کے نہیں کی جا سکتی۔ جیسے آگ وغیرہ کی طاقت آگ سے بھون اور ابھون

نہیں ہے ویسے ہی اس کا حال ہے۔ آگ میں چھالے وغیرہ کرنے کی طاقت آگنی کے اصلی

مروپ کے بھون نہیں ہے۔ اور اس سے ابھون بھی نہیں ہے۔ مگر منتر وغیرہ سے شنکشی کا کارج حوالا

وغیرہ پر تہی بندھ پر تیت ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ بھون مانی جاتی ہے +

اعتراف حاصل - پر تہی بندھ اور آگنی اور آگنی تی شنکشی کو بھید ہو لیکن بھید کے ابھاو مانئے میں

نقص کوئی نہیں؟

جواب - آگنی کا روپ پرنیکش ہے مگر آگنی کی شنکشی پرنیکش نہیں ہے۔ آگنی کا پر تہی بندھ

نہیں ہے۔ مگر شنکشی کا پر تہی بندھ ہے۔ اسلئے بھید ماننا ہی پڑتا ہے +

اعتراف حاصل - شنکشی ابدیوں سے پر تیت نہیں ہوتی اسلئے شنکشی کے پر تہی بندھ کا علم ہو گیا؟

جواب - ابدیوں سے تو پر تیت نہیں ہوتی۔ ہاں اپنے کارج سے جانی جاتی ہے اسلئے  
پر تہی بندھ کی کلپا کی جاتی ہے۔ جیسے جلتی آگ پر پانی رکھنے سے کسی کو چھالاند پر سے تو  
وہاں مانا پڑے گا کہ منتر وغیرہ پر تہی بندھ ہیں۔ اسی طرح مایا کے منتر وغیرہ پر تہی بندھ ہیں۔

## دوسرا پرچہ

## آرنجک - پر نیامی اور پورت

اعتراف - مٹی لکڑے کا اُپادان کارن ہو مگر پرنگ میں کیا آیا؟

جواب - پرنگ میں یہ آیا کہ جیسے لکڑا مٹی سے جگر مٹی میں لے ہوتا ہے ویسے ہی یہ جگت آئند سے پیدا ہو کر آئند ہی میں لے ہوتا ہے۔ تیرے آپ نیشکار پران ہے کہ بھوت آئند میں اسمت اور آئند ہی میں لے ہوتے ہیں۔ اسلئے آئند ہی جگت کا اُپادان کارن ہوا۔ اُپادان تین طرح کا ہوتا ہے (۱) پورتی (۲) پر نیامی (۳) آرنجک۔ ان میں سے پر نیامی اور آرنجک تو ساکارو ستویں پر تیت ہوتے ہیں۔ اور زراکارو ستو پر نیامی اُپادان اور آرنجک اُپادان نہیں ہوتے۔ آرنجک وادی کہتے ہیں۔ کہ اُپادان کارن کارج سے بھت ہے۔ اور کارج اُپادان کارن سے بھت ہے۔ جیسے سوت کپڑے سے اور کیرا سوت سے مختلف ہے۔ کیونکہ اگر سوت اور کپڑے کا بھید نہ ہو تو سوت سے کپڑے کی آیتی نہیں ہو سکتی۔ کپڑے سے کپڑا کبھی نہیں پیدا ہوتا اسلئے سوت کپڑے سے مختلف ہے۔ گیر نیام نام ہے تبدیلی کا۔ ایک حالت کو چھوڑ کر دوسری حالت کو قبول کرنا پر نیام ہے۔ جیسے دھو دھو دھو ہی بچاتا ہے اور مٹی گھڑا ہو جاتی ہے سونا نکل ہو جاتا ہے یہ پر نیام کہلاتا ہے۔ پورت نام ہے پہلے حالت کو نہ چھوڑ کر اپنے میں دوسری حالت کی برت کرنا۔ جیسے رستی اپنے اصلی روپ کو نہیں چھوڑتی مگر اس میں سانپ کی برتی ہو جاتی ہے۔ یہ پورت پر نیام اور آرنجک کی تشریح ہے +

اعتراف - رستی پورت کو برایت ہوئی مگر وہ ساکار ہے زراکار نہیں ہے۔ اسلئے زراکار کا پورت نہیں ہوتا۔ اور اس کا آرنجک اور پر نیام بھی نہیں ہوتا۔

جواب - زراکار (بغیر عضو والے) کا پورت تو ہوتا ہے۔ جیسے زراکار آکاش میں بھی رنگ اور کڑاہ کی صورت کا بھرم دکھائی دیتا ہے۔ پس جس طرح زراکار آکاش میں بھرم ہوتا ہے ویسے ہی زراکار آئند روپ آتما میں بھی جگت روپ پورت کو متاثر کیا۔ کیونکہ پورت بھرم ہے

چونکہ آتما تندرینوں سے مختلف ہے اسلئے اس کا شمار اس فرست میں نہیں آسکتا ؟

جواب :- آتما تندرہا تندرہا ہے۔ آتما اور برہمہ دونوں ایک ہیں اور یوگ کے ذریعہ انہیں  
کے سے اسی کا نام سچ آند رکھا گیا ہے وہ آتما تندی ہے جس کا بیان برہمہ یوگ کا تندرہا ہے  
اعتراف :- آتما تندرہا کو یوگ تندرہا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یوگ تندرہا دو تندی ہے اور آتما تندرہا  
ہے آتما تندرہا کے صحابیہ گون آتما پتر استری دیہہ وغیرہ ہیں۔ اور آتما تندرہا کے وجہ نیہ انا تم روپ کا ش  
و شریہ ہیں۔ اسلئے وہ یوگ تندرہا نہیں ہو سکتا ؟

جواب :- آتما تندرہا دو تندی ہے۔ سچاتی گون آتما پتر استری وغیرہ تندی ہیں اور اسی طرح سچاتی  
اکاش وغیرہ بھی تندی ہیں۔ پتیرے اپنید کرتی ہے کہ تندرہا تندرہا روپ آتما ہی سے اکاش اور اکاش  
پلن۔ پلن سے اگنی۔ اگنی سے جل۔ اور جل سے پرتھوی۔ اور پرتھوی سے ان۔ اور ان سے اورتھریہ  
و غیرہ پیدا ہوئے۔ اس طرح سے یہ جگت اپنے کارن آتما تندرہا سے جنم لیتی ہے اور اس کے آتما تندرہا کی وجہ سے یہ جگت  
آتما تندرہا سے جنم لیتی ہے۔ آتما تندرہا کا کارن بتاتی ہے آتما تندرہا کو نہیں ؟  
جواب :- اور جگت تندرہا سے اپنید کرتی ہے۔ آتما تندرہا کی جگت کا کارن اور جگت کو اسی آتما تندرہا نے

پیدا کیا ہے ؟  
اعتراف :- جو جس سے پیدا ہو وہ اس سے جنم نہ ہو گا یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کھنکھ  
سے گھڑا بنا کر وہ کھنکھ سے جنم لیتی ہے ؟

جواب :- کارن سے جنم لیتی ہے۔ ایک تندرہا دو سر اپادان۔ کھنکھ تو صرف تندرہا کا کارن ہے  
اور کھنکھ کا اپادان کارن ہی ہے۔ تندرہا کا کارن سے کالج مختلف ہوتا ہے مگر اپادان کا کارن  
سے مختلف نہیں ہوتا۔ آتما تندرہا کی جگت کا کارن ہے اس سے یہ جگت تندرہا سے جنم لیتی ہے ؟

اعتراف :- کھنکھ کیوں اپادان کا کارن نہیں ہے ؟  
جواب :- جو کالج کی استھتی اور تندرہا کا ادھار ہو وہ اپادان کا کارن ہوتا ہے۔ کھنکھ  
کی لے اور استھتی میں سے کھنکھ میں نہیں ہے یہ کھنکھ کی جگت دیکھتے ہو ؟

جواب۔ یہ دوش ورثی یوگ میں بھی ہوتی ہے۔ ورنہ کوئی یوگ کرتا ہی کیوں!  
 اعتراض۔ مگر یوگ سادھن کی وقت یوگ میں سانس وغیرہ کی طرف دیش ورثی نہیں ہوتی؟  
 جواب۔ بویکی کو بھی آتم ساکشا نکار کے وقت دیش ورثی نہیں رہتی۔  
 اعتراض۔ بویکی کو دویت پر تیت ہوتا ہے۔ مگر یوگ کو نہیں اسلئے یوگ میں دیکھتا  
 جواب۔ بیوہ کی وقت یوگ کو بھی دویت پر تیت ہوتا ہے اسلئے کوئی دیکھتا نہیں ہوتا۔  
 اعتراض۔ سادھی کی وقت یوگ کو دویت نہیں پر تیت ہوتا۔  
 جواب۔ بویکی کو بھی تیرتوں کے ویار میں آدھ ہونے جلت کے سچیا پر تیت ہوتا دویت نہیں  
 اعتراض۔ سچ آتم کا اتھو کر نوالا اور ادویت کی پر تیت رکھنے والا یوگ ہے بویکی تو ایسا نہیں ہوتا  
 جواب۔ ایسے شخص کو تم یوگ ہی کہا کرو۔ ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے۔ برہمانند پر کرن میں ہم  
 آتم ساکشا نکار کے واسطے آتما نکا کو بک بتاتے ہیں۔ بات ایک ہے چاہے جیسے مانو۔ ناک  
 چاہے سیدھی پکڑ دیا تاکھ کو پھیر کر پکڑو۔ اس سے فرق کیا آتا ہے۔  
 ختم ہوا پنچدشی کا بارھواں برہمانندے آتما نکا پر کرن۔ جس میں ۱۰ شلوک  
 ہیں۔ اور ہم ۴ پر جمیدہ ۱۱ اور ۱۲ پیرا گرافوں میں اپنے طور پر بیان کیا ہے۔

## تیرھواں پر کرن برہمانند ادوتیانند

پہلا پر جمیدہ

کارن کالج

اعتراض۔ اپنے تین قسم آتما نکا (۱) برہمانند (۲) ادوتیانند (۳) وشیانند مگر

اعتراض۔ جب سائیک ورتی میں جیتن اور آتہ کا بھید ہے تو بھید کس میں ہے؟  
جواب۔ راجسی ورتی میں بھید ہے۔ کیونکہ وہ نزل نہیں ہے۔

## چوتھا پرچہ

یوگ اور یوگ

اعتراض۔ جب سائیک ورتی کی نزل سے یہ اور وکش گیان ہوتا ہے تب تک کیا کو  
ضرور موکش کا کارن ماننا چاہئے وہی اس کا سادھن ہے؟

جواب۔ یوگ کی طرح یوگ بھی موکش کا کارن کیا جاسکتا ہے۔

اعتراض۔ گیان کی سہجی کیواسے یوگ کا سادھن پرکھ اچھڑا ہے؟

جواب۔ اسی طرح پنج گوشوں کے یوگ اور پرانے سے گیان کی آپ بدمی بھی

ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے پرکرن میں لکھا گیا ہے۔

اعتراض۔ یوگ اور یوگ دونوں گیان کے سادھن ہیں اسکا پرمان کیا ہے؟

جواب۔ گیتا کا بچن پرمان ہے۔ آتما اور آتما کے یوگ کو نیولے کو جس طرح موکش

پرکھ سچا پرکھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی یوگ والے کو بھی ہوتا ہے۔

اعتراض۔ اگر یوگ اور یوگ کا پھل ایک ہے تب سادھنوں کے سفنوں میں کیا ہونی چاہئے؟

جواب۔ موکش کے اوجھار کی مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ کسی سے یوگ ہوتا ہے کسی سے

یوگ کا سادھن ہوتا ہے۔ ورنہ اور کیا بھید ہوتا؟

اعتراض۔ یوگ میں محنت کرنی پڑتی ہے اور یوگ سے سہولیت ہوتی ہے یوگ کی اوجھار ہے؟

جواب۔ جب دونوں ہی سے راگ و دیش کی نورتی ہو جاتی ہے تو پھر یوگ اور یوگ کی

دولوں ایک جیسے ہوتے۔ اوجھار کس کی ہوتی؟

اعتراض۔ یوگ کی نظر میں پیار کے سے پر پنج میں ویش ویشی ہوتی ہے؟

ہے۔ اس لئے وہی پریم پر یہ اور سب میں پودھ جان ہے۔ اس سے پرتی وادی کو شاپ گئی اور بشنیہ کو آتم روتیا کی سمجھتا پر گٹ ہوئی +

اعتراف۔ اتنا پریم پر یہ سہی نگراں کی پرمانند روتیا تو نہیں بنتی؟

جواب۔ پریم پر یہی کو تو پرمانند کہتے ہیں۔ ورہ آرینک او تیر سے اپنشد دونو کہتے ہیں کہ چکرورتی راج سے لیکر ہر نیہ گر بھہ تک درجہ بدرجہ اوجھک لکھ ہے۔ مگر اتنا کا لکھ سب سے اوجھک ہے +

اعتراف۔ اگر آتما پرمانند ہے تو بیحدوں انتہہ کرن کی ورتیوں میں پرمانند پریت ہونا چاہئے۔ جیسے آتما کے جیتن رُوپ کی پرینتی ہے؟

جواب۔ جیتن اور آتم دونوں ہی آتما کے رُوپ ہیں۔ جیسے چراغ کی گرمی اور پرکاش دونوں رُوپ ہیں +

اعتراف۔ پھر انتہہ کرن کی ورتی میں جیتن اور آتم دونوں کو ابھید پر گٹ ہونا چاہئے؟

جواب۔ ابھید ہوتے ہوئے بھی جیتن کی رکٹا کے ساتھ آتم کی رکٹا نہیں ہوتی جیسے بھول میں رُوپ۔ رس۔ آتم۔ سپیش۔ سبھی ابھید ہیں مگر گتہ ہی کو زیادہ ناک گرہن کرتی ہے۔ اعتراف۔ جیتن کا اور آتم کا ابھید نہیں ہے۔ گتہ۔ رُوب۔ رس۔ سپیش کا ابھید

ہے۔ اس لئے یہ مثال ناقص ہے؟

جواب۔ جیتن اور آتم کا ابھید صرف ساکشی آتما میں ہے۔ اُپا کو ہی رُوب ورتیوں

میں نہیں ہے۔ اس لئے مثال ناقص نہیں ہے۔ کیونکہ ناک اندری سوا و بھول کے گتہ کے اور کچھ نہیں گرہن کرتی۔ اسی طرح ورتیوں کو جیتن اور آتم کا ابھید پریت ہوتا رہتا ہے +

اعتراف۔ اگر ورتیوں میں جیتن اور آتم کا ابھید ہے تو پھر ابھید کس میں ہے؟

جواب۔ پنہی رُوپ کرم کے اُک سے ہونے پر ورتی سا نوک ہوتا جاتی ہے تب جیتن اور آتم کا ابھید بنا پر گٹ ہوتا ہے +



گور و نگہ دو انا خدا و اکہ بن کر یہ گیان ہو گیا کہ نہیں ہی سچا اندر بہم ہوں۔ تب سب کی  
 بھینٹ بنا چلی گئی برہمنی سونگیت کے وقت براہمن کی پردھاننا ہے۔ کشتری اور دیش کی نہیں ہے  
 راجو بگیم میں کشتری پردھان ہے براہمن اور دیش نہیں ہے۔ اسی طرح وینستو مینی بگیم  
 میں کویش بگیم ہے۔ براہمن اور کشتری نہیں ہے۔ اس طرح تم کو سمجھ کر چت کو سادھان کر  
 لینا چاہئے۔ پر راتھ میں صرف اتنا پردھان ہے۔ اور کوئی بھی نہیں ہے۔ ناو سبناستنی  
 تقدقات ہیں۔ چار طرح کی دستو ہیں (۱) آقا کاشیش پنا (۲) اُنیکش اور (۳) دیش  
 ان میں سے جس جیسا دیکھا اُسکو دیکھا انا چاہئے (۱) کار کر نیوالا شیش ہوتا ہے۔ پر ودھی دیش ہوتا ہے  
 جو نہ ایکار کرے نہ دیش کرے وہ اُنیکش ہے۔ پہلے بھنے سے شیر کے ساتھ دیش ہوتا ہے  
 اگر جب وہ چلا جاتا ہے تب وہ اُنیکش ہو جاتا ہے +

**اعتراض**۔ مگر کیا ایک ہی ہارتھ میں چاروں حالتیں ہو سکتی ہیں؟

**جواب**۔ کہوں نہیں۔ جویا راسگے وہ پیارا۔ چویا رانگے وہ دیشی۔ اور جو دیشی  
 اور پیارا رانگے وہ اُنیکش ہے۔ سنان میں سے صرف اتنا سبک پیارا ہے۔ یہ چاروں ملتے ہیں۔  
 اور اتنا ہی سب میں گھبہ ہے۔ یا گہ و لکبہ ریشی وہ آدیک اُنشد کے پورب براہمن اور جیادیں  
 اس طرح کہتے ہیں یہ اتنا پھر اور دھن اور اندیاں سے بھی پیارا ہے۔ کیونکہ یہ سب کے انتر ہے۔  
 اُنتر کے اُنشد نے بیچ کو شوں کے انتر استھت اتنا ہی کو سب سے پیارا بنا یا ہے جو آتا ہے  
 جس قدر نزدیک ہے اتنا ہی پیارا اور جو جتنا ہی دُور ہے اتنا ہی پیارا نہیں ہے۔ گدی اپنے  
 حفاظت کے لئے دھن پتر وغیرہ تک کو اپنے سے جڈا کر دیتا ہے مگر آتا ہے کون اور کب اور  
 کیسے جڈا ہوتا ہے۔ وہ تو اپنا رُوپ اور پریم پر یہ ہے۔ سترتی کتنی ہے۔ ایک مرتبہ گیانی اور اگیانی  
 کے درمیان مباحثہ ہوا گیانی سا کشتی رُویا تا کو اور اگیانی رُیت کو پریم پر یہ بتاتے تھے آخر  
 وہ سترتی کے پاس فیصلہ لینے۔ آخر میں یوگی ٹوٹا ہوا کہ مرنے یا صلیج جانے پر جو رُلایش  
 اور نگہ کے کارن نہیں وہ دھک رُوپ ہے۔ جیسے پتر وغیرہ۔ لیکن آتا۔ مرنے یا صلیج جانا

ای ہے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ دیودت شیر ہے۔ دیودت کو شیر کی طرح بتانا توں کپش ہے کیونکہ شیر اور دیودت کا فرق ظاہر ہے۔ اسی طرح ایسا اور بیٹے کا بھی فرق ظاہر ہے۔ مثلاً آتراج کو دل وغیرہ وہب نہ رہے۔ مثلاً کسی نے درخت کے ٹھونچے کو دیکھ کر چوہا ڈالو بتایا یہ بھرم مارتھکا۔ اس لئے مٹی ہے۔ اسی طرح آدمی بھرم میں پڑ کر کہ شیر ہے ہی کو اتنا سمجھنے لگتا ہے۔ حالانکہ شیر راہ رسا کشتی آتا کہ بھید ہے وہ بھید آتائی کو بریت نہیں ہوتا۔ اور تیل میں سے لکھوئے آتا بلیا ہے وہ ساکتی ہے۔ ساکتی اور آتائیں کوئی بھید نہیں ہے۔ بھید تامل میں ہی ہے۔

## تیسرا حصہ

### ساکتی و بھید آتما

اعتراف۔ ساکتی کو آپ نے بھید کیلئے کہہ دیا۔

جواب۔ ساکتی آتما سب ہنتر۔ دہرہ وغیرہ کے انتر بریت ہوتا ہے اس لئے وہ بھید ہے۔ اگر وہ سب کے انتر نہ ہوتا تو کبھی بھید نہ کہلاتا۔

اعتراف۔ آتائیں قسم کے ہولنگ ہنتر کی پردھانا کا ابھی تک نے نہیں بڑا ہے۔

جواب۔ میں نے تم کو سمجھا دیا کہ ہولنگ کی تھڑے ہنتر کو پردھانا ہے۔ اور جہاں پر

نہیں ہے وہاں پر دھانا نہیں ہے۔ اسی طرح جگت یوہاریں متحول شرر کی پردھانا ہے مگر برہمن میں اُن کی پردھانا نہیں ہے۔ مرنے کے بعد وہ گون ہے۔ اور صرف ساکتی کی پردھانا خیال سے ہنتر آتما پردھانا ہے۔ مرنے کے بعد وہ گون ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ یہ لڑکا رٹا ہے ہنتر کی پردھانا شاعرانہ اور استعارہ کے طور پر مانی گئی ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ یہ لڑکا ایسی سرور ہے۔ وہاں کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ لڑکا بچے کی آگ کی طرح جل رہا ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی مطلب ہے۔ یوہاں ہولنگ ہے۔ اور ہولنگ ہولنگ ہے۔ موڑھیرانی کو گنگا سان اور گنگا کی اچھا ہے۔ یہ دھرم یوہاں ہے۔ مگر جیب غم دم وغیرہ کے شرور۔ ہنتر ہولنگ ہے۔



جواب۔ ایک کو ایک میں بھونک رہا ہوتا تھا اور بھونک رہا ہوتا نہیں ہوتا اس لئے آتما کو نہیں بھونکتا۔

اعتراف۔ پریت تو وشیوں میں بھی دیکھی جاتی ہے؟

جواب۔ وشیوں کی پریت کبھی پیدا ہوتی ہے کبھی دُور ہو جاتی ہے۔ ایک رس نہیں رہتی۔ اس وجہ سے پُرش ایک وشے کے سنگھ کو چھوڑتا اور دوسرے کو کھڑتا ہے۔ آتما کی پریت پریم پریت ہے۔ ایک رس ہے۔ اس میں نہ تیاگ ہے نہ گرن ہے۔ اور نہ وہ کبھی دُور ہوتی ہے۔

اعتراف۔ اگر آتما میں گرن تیاگ نہیں تو وہ کھاس کے تنکے کی طرح بے حقیقت ہے؟  
جواب۔ گرن اور تیاگ تو اس کا کیا جاتا ہے جو اپنے سے علیحدہ ہو۔ اور آتما تو اپنا آپ ہے۔ اس کو تم کیسے گرن کرو گے اور کیسے تیاگو گے؟  
اعتراف۔ یہ بات بے دلیل ہے۔ غصہ کے وقت آدمی مرنے کی رچھیا سے تم تیاگ (دھم گھات) پر اکثر مستعد ہو جاتا ہے؟

جواب۔ یہاں تم نے اصلیت کو نہیں سمجھا۔ کسی کو آتما سے نفرت نہیں ہوتی بلکہ وہ سے ہو جاتی ہے۔ آتما تیاگ یا تم گھات مل اور میتھی لفظ ہیں۔ دیہ تیاگ اور دیہ گھات تم کہہ سکتے ہو۔ اور دیہ دیہ آتما نہیں ہے۔ بلکہ وہ آتما سے بچتا ہے۔ یا گیہ و لگیہ نے اسی وجہ سے متبرجی کو بنایا تھا۔ کہ آتما پریم پیارا ہے۔ (لڑکے بالے ستری میں مٹھوڑی پریت ہوتی ہے۔ آتما میں پریم پر بستم۔ مرنے کی خواہش کسی کو بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ حالت کی تبدیلی اور دیکھنے کے حالات کا خیال اکثر ہوتا ہے۔)

دوسرا پیر چھند

اعتراف۔ مگر اتیرے آتما کی شرتی نے ایسا بھی تو بتایا ہے۔ کہ مگر پیراپ کا

آتما کی نظر سے ہی پیار ہوتا ہے غیریت کی نظر سے نہیں۔ لڑکے کا منہ جب باپ چومتا ہے تو لڑکا اس کی ڈاؤ بھی دیکھ کر کبھی رو پڑتا ہے۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہے کہ بیٹے کا پیار باپ کو صرف اپنی نظر سے ہے۔ بیٹے کی نظر سے نہیں ہے۔ ایسے ہی اور باتوں کا حال جان لو۔ بیل اور مگھی گھوڑے وغیرہ کو ہم صرف اپنے ہی واسطے پیار کرتے ہیں۔ ان کے واسطے نہیں۔۔۔ برہمن۔ کشتری۔ سؤرگ۔ برہمہ لوک۔ شیو۔ وشنو۔ وید۔ پرتھوی۔ دھن۔ بھوٹ۔ نوکر۔ چاکر۔ سب کا پیار صرف اپنے آتما کے واسطے ہے۔ ان میں سے کسی کے واسطے بھی کسی کا پیار نہیں بنتا +

**اعتراض**۔ شرتی نے اتنی مثالیں کثرت کے ساتھ کیوں دی ہیں؟  
جواب۔ تاکہ چلیا سوا خوب ذہن نشین کرے۔ کہ کوئی پدارتھ اپنی حیثیت یا اپنی نظر سے کبھی پیارا نہیں۔ بلکہ سب کچھ صرف آتما کے سنسٹ کرنے کے خیال سے پیارے ہوتے ہیں +

**اعتراض**۔ گریبان شکل تو یہ ہے۔ کہ کسی کو آتما سے پیار کے روپ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں آتما میں جو پریتی ہے وہ کس وجہ سے ہے۔ وہ راگ سے ہے یا (۲) شردھا سے یا (۳) بھگتی سے یا اچھیا کی وجہ سے ہے؟  
جواب۔ پریت جب ہوگی پر اپت وستو کے لئے ہوگی اپراپت وستو کیلئے اچھیا وغیرہ ہوگی۔ تم اس موقع پر تو سائوک ورتی کو پریت سمجھو +

**اعتراض**۔ جیسے دھن بستر وغیرہ میں سکھ کے سادھن کی وجہ سے پریت آتا ہے ویسے آتما بھی سکھ کا سادھن ہے۔ اسلئے اس سے پریت سمجھنا کیلئے پریت نہیں ہے؟  
جواب۔ آتما سکھ کا سادھن نہیں بلکہ سکھ کا روپ اور سکھ کا بھوگنے والا ہے آتما کو کون بھوگتا ہے وہ کسی کا بھوگ نہیں ہے۔ دوسرے سامان کو بیشک سکھ کا سادھن سمجھو +  
**اعتراض**۔ آتما ہی آتما کو بھوگتا ہے؟

مورکھ یوگی کو نہیں ہو گا۔ پھر وہ کیا کرے؟

جواب۔ اتنی مورکھ کو برہمہ و دنیا کا ادھکار نہیں ہے۔ وہ اذیت جنموں کے پنیہ پانی کے سنسکاروں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کو ہم سیکشا نہیں دیتے۔

اعتراض۔ آپ آجاریہ ہیں۔ پہلے کچھ مورکھوں کا حال سنائیے۔ اور پھر آپ کو تو جیوں پر دیا بھی ہوئی ہو جائے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا مورکھ حیو سترن میں آئے تو اس کی اوتھار کی صورت بھی ہونی چاہئے؟

جواب۔ مورکھ اور مورکھ سنسار میں یہ شمار ہیں۔ اور ان کی باسنا کے موافق انکو تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ ایک مورکھ جگیا مکو تو وہ ہے جو برہمہ لوک کی پراپتی کا خواہشمند ہے۔ دوسرے مورکھ کا راک سورگ کے واسطے ہے۔ یہ برہمہ لوک کا خواہشمند آپاسنا کرے گا تو سورگ پر کا خواہشمند ہو تو اپنے برن آشرم وغیرہ کا دھرم یا لن کرے۔ انکے سوا جو آتم جگیا سو ہیں۔ گو تو صرف ان کو آتم آتمد بویک کا اپدیش کرنے ہیں۔ اور ان کو نہیں۔ اس طرح کا اپدیش یاگیہ و کٹیہ رشی نے اپنی ستری کو دیا تھا۔ اے کیتروٹی! شوہر کی نظر سے عورت پیاری نہیں بلکہ آتما کی درشتی سے عورت پیاری ہے۔ اسی طرح (۱) شوہر (۲) ستری (۳) بتر (۴) دھن (۵) براہمن (۶) کستری (۷) لوک (۸) ویونا (۹) وید (۱۰) بھوت (۱۱) ایشورہم وغیرہ سب کا ذکر کر کے اس کو سمجھایا کہ ان میں سے کوئی بھی اپنی حیثیت کے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کی وجہ سے پیارے ہیں۔ آدمی کیوں ایشور کی پوجا کرتا ہے؟ صرف اپنے واسطے۔ اس لئے اس کو اپنا پیار زیادہ ہے۔ یہی حال اور چیزوں کا بھی ہے۔

اعتراض۔ اگر کیلئے مزد کی خواہش ہو۔ تو یہ بات کہی جاسکتی ہے۔ لیکن مرد و عورت جب دونوں ہی کی اپنی خواہ دو سرے کے لئے اچھا ہو۔ تو پھر اس وقت ستری کو خواہش شوہر کی نظر سے شوہر کے لئے ہے۔ اور شوہر کی خواہش ستری کیلئے ستری کی نظر سے ہے۔ جواب۔ اس وقت بھی دونوں اپنے اپنے شکھ کے لئے اچھا کرتے ہیں۔ اس لئے

دونوں کا انجھو کرتا ہوا دونوں کو بھوکتا ہے۔ اور برابر بدھ کہ م کے بھوک کے ساتھ ان لیستر کے سکھ کو بھی ساتھ بھوکتا رہتا ہے۔

اعتراف۔ اگر دکھ کی پراپی کی وقت بڑھی کیا لت پڑ جاتی ہے اس وقت ہمانند کا انجھو کہے ہو جو اب۔ گیانی اور گیانی میں ہی تو فرق ہے وہ دکھ میں یہ صیر ہو جاتا ہے اور اس میں نہیں سکنتی رہتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ برابر بدھ بھوکتا ہی پڑیگا۔ اسلئے برہانند کا انجھو اس سے دور نہیں ہوتا جیسے گرمی کے تھے ہوئے پرش کو کنگا میں غوطہ لگانے سے گرمی اور سردی دونوں کا گیان رہتا ہے۔ ویسے ہی گیانی سنسار کے دکھ کو جانتا ہوا برہانند کا بھی انجھو رکھتا ہے اعتراف۔ گیانی کے شین کو برہانند کے انجھو کی باسنا سے صرف برہانند کی پریتی مانتی چاہئے۔ اور وہ سکھ کی پریت نہ مانتی چاہئے۔

جواب۔ صرف برہانند کے انجھو کی باسنا سے شین نہیں ہوتا۔ بلکہ اودیا کی باسنا سے ہوتا ہے۔ جب تک انتہہ کرن ہے تب تک باسنا ہے۔ اور انتہہ کرن کے جوتے ہوئے گیانی بھی آبائی کی طرح شین میں سکھ دکھ دونوں کا انجھو کرتا ہے۔

ختم ہوا پنچدہشی کا گیا۔ رھواں برہانند سے یوگانند پر کرن جس میں ۱۳۴ شلوک ہیں اور ہم نے اسے طور پر ۵ پرچھیدوں اور ۶۷ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔

بارھواں پر کرن برہانند

پہلا پرچھید  
آتما کا پیار

اعتراف۔ برہانند سے یوگانند پر کرن میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کا انجھو

جواب سیدیر تک کی سادھی ڈر لکھتے ہیں۔ مگر وہ ایک لمحہ کی تو ہو جاتی ہے۔ اسی سے برہمہ آئند کا نشیہ ہو رہتا ہے +  
 اعتراف شرون۔ متن۔ تدقیاسن کئے ہوئے پُرش بھی برہما تہ سے رہت ہو کر باہر نکلی نظر آتے ہیں +

جواب۔ شروکار کھنے والوں کو آئند کا نشیہ ہوتا ہے۔ شروکار سے سادھی سادھ ہو جاتی ہے۔ اور سادھی سے آپ نشیہ ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ بھی اگر ایسا نشیہ آجائے تو پھر ماہر کھٹا اپنا نقصان نہیں کرتی۔ اور برہما تہ کی پریت بنی رہتی ہے مثال سنو۔ بڑی بدچلن عورت گھر کا کام کاج کرتی ہوئی بھی دوسرے پُرش کے آئند کا چٹن کرتی رہتی ہے۔ اور سو باہر بھی کرتی رہتی ہے۔ جب بیوہ میں یہ بات ہے تو پرمارتہ میں کیوں نہ ہوگی۔ اور جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ وہ کیوں برہما تہ کا نشیہ نہ کرے گا۔ سر کے بوجھ اتر جانے سے سب کو سکھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی سفار کے بیوہ روں کے تیار دینے سے برہما تہ کی پراپتی ہوتی ہے +

اعتراف۔ سکھ پرانی کو لے۔ اور سکھ انوکول ہے۔ سب کو اچھا ہوتی ہے۔ پھر یوگی کو دوشے سکھ کی اچھیا کیوں نہ ہوگی +  
 جواب۔ یوگی نے دوشے بھوگ کو بھٹیا پریت کر لیا ہے۔ اس لئے اس میں دوشے کی پروہتی نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے وہ صرف سچ آئند برہما تہ کا چٹن کرتا ہے۔ چٹا شنی کو چھوڑ کر کون کو کیوں کی خواہش کرے گا +

اعتراف۔ برہما تہ کے سکھ کی لذت کے بروہی سکھ کی اچھیا نہ سہی۔ مگر چت بہت آسانی سے باہر نکلی ہو جاتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس کو وشیوں کی اچھیا ہوگی۔  
 جواب۔ یوگی کو یہ بھر ہوا ہے کہ دوشے کی اچھیا سے بدھی جلد پھر نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ سنبھل رہتا ہے۔ لیکن گیانی کا حال اور طرح کا ہے۔ وہ دوشیا تہ اور برہما تہ



**اعتراف**۔ آتما کے موکش کے لئے آتما کا شودھن کرنا چاہئے نہ کہ چیت کا؟  
**جواب**۔ چونکہ چیت جس چیز میں لگا رہتا ہے وہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے۔ اگر  
 دھن دولت اولاد کی کمی ہے۔ تو اوپر چیت دینے سے وہ اپنے آپ کو کم سمجھنے لگتا ہے اور  
 اگر زیادتی ہے تو زیادہ ماننے لگتا ہے اس وجہ سے چیت ہی کے شودھن کی ضرورت  
 ہے۔ آتما تو موبھاو ہی سے شدھ ہے۔ چیت ہی کے سمبندھ پرش راگ دولیش اور جنم  
 مران کو پراپت ہوتا ہے۔ درہد آریک آپ نشدھ کتی ہے چیت کے دھیان کرنے سے تم  
 دھیان اور چیت کے پھل ہونے سے چھلتا آتی ہے۔ یہی چیت ہی سنسار کا کارن ہے۔  
**اعتراف**۔ انادی کال کے جنوں سے سخت کئے ہوئے شکھ دکھ دینے والے  
 پنہیہ پاپ کروں کے ہوئے محض چت کے شودھن سے سنسار کی یورتی کیسے ہوگی؟  
**جواب**۔ چیت کے شودھن سے چت نزل ہوتا ہے۔ اور نزل چیت میں برہمہ بھا  
 اڈے ہوتا ہے۔ اس برہمہ وچار سے برہمہ گیان ہوتا ہے۔ اور برہمہ گیان سے تمام کرپوں  
 کا ناش ہو جاتا ہے۔ ”جیسے تیز آگ لکڑی کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی شدھ چیت والے  
 پرش کے سب پاپ نشدھ ہو جاتے ہیں۔“ یہ شرتی کا مت ہے۔ گو بدھ اور برہمہ ہتھیانک  
 کے بھاپا پ چیت کے شودھن کرنے سے ناش ہوتے ہیں۔ یہ سمرتی کا مت ہے۔ پنہیہ پاپ  
 کے کرور ہونے پر پرش اپنے اوڈ باتند روپ میں سخت ہوتا ہے۔ اور اپناشی برہمہ کے  
 شکھ کو لے لیتا ہے۔ اور بندھن کو کاٹ کر موکش ہو جاتا ہے۔ ”من دوہیں۔ ایک شدھ  
 اور دوسرا شدھ۔ کام کرودھ والا من شدھ ہے۔ اور بچہ کام کرودھ والا من شدھ ہے  
 اور یہی شدھ من موکش کا کارن ہے۔ اور آشدھ من بندھن کا کارن ہے۔“ سچد انند  
 روپ برہمہ میں استھیت چیت کو سادھی نے دھو کر نروکلب بنا دیا ہے۔ اب اس میں  
 رچ اور تم کے میل نہیں ہیں۔ اور یہی شکھ کا پاتر ہے۔  
**اعتراف**۔ ایسی سادھی درلہ ہے۔ اسلئے برہمہ آندھ کا نشے کیسے ہو؟

کیا ہو رہا ہے؟ جواب دیا: "سمندر نے ہمارے اندھے ہلے۔ ہم اسی کو خشک کر دیئے۔  
 نارو نے کہا: "تم سے اس کام کا سرانجام پانا مشکل ہے۔" لہذا بولا: "آپ اپنی راہ لیجئے۔ یہاں  
 توجہ دل میں بٹھن گئی تھیں گئی۔" ناروان کے استقلال کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ "دعا دی۔ کہ  
 "تمھاری مراد پوری ہو۔" اور آپ وشنو لوک میں پہنچ کر گڑ سے بولے: "سمندر تمھاری  
 دہلیز پر غفلت کا اندھا بادل گیا۔ اور سب پرند اپنی چونچوں سے اُسے اُچھڑ رہے ہیں۔ تم کو بھی  
 مدد دینی چاہئے۔ ورنہ تمھاری نسل دنیا سے مودوم ہو جائے گی۔" یہ سن کر گڑ کو عصہ آیا۔ اور  
 سمندر کے کنارے پہنچ کر ایک پرماراجس کی وجہ سے چار کوس تک سمندر خشک ہو گیا۔ تب  
 اُس کو ہوش ہوا۔ اور گڑ سے منت کرنے لگا۔ کہ "آپ کیوں مجھ پر عصہ کرتے ہو؟ اُس نے  
 اندھوں کا واقعہ سنایا۔ سمندر شرمندہ ہو کر اندھا تلاش کر لایا۔ اور پھر اپنی حد سے آگے نہ  
 بڑھنے کا وعدہ کیا۔" یہ نصیب۔ چکیا سو بھی اسی طرح سنار سا گرگور و پریشور اور من کی  
 مدد سے جیت لیتا ہے۔ صرف استقلال اور ہمت چاہئے۔ پس ہمیش کی عادت سے کام  
 نہیں لکھتا۔ یہ شتر اپنی نام پھر وید کی ایک شاخ کا میں بھی ایسی مثالی آئی ہے۔ "شا کا سے نام  
 رشی کا ورنہ رتھ را جا سا گر دیو۔ رشی نے اُس کو تعلیم دی۔ کہ جیسے آگ اپنی جوتی میں  
 اسفقت ہو کر لکڑی وغیرہ کو جلا دیتی ہے۔ ویسے ہی سادھی کے اچھیا س سے تو بھی راجس  
 نامس ورتیوں کو جلا کر مثلاً اتر شانتی کو پر اپسہ ہو۔ ست ماتر کی کا سنا کو جیت دیکر آپ شرم شانتی  
 کو حاصل کر لے۔ یہ سیکھ لکھ ستری پتر دھن سب ہی متھیا ہیں۔  
 اختر اتر چت کے ایک گر ہوئے سے آپ شرم کی پراپتی سے جت متھیا روپ ہو  
 جاتا ہے۔ یہ آب کیسے کہتے ہیں، چت جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے؟  
 جواب۔ گو سروپ سے چت جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے۔ مگر جگت کے بھوگ  
 کا کارن ہے۔ جب چت کانے شوشنتی اور ستھیا میں ہو جاتا ہے۔ تب جگت پر تیرت نہیں  
 ہوتا۔ اور متھیا ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اچھیا س اور ویراگ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔



لے کر یہ اس سے چیت سوکھنم ہو جا کر گاہے بے گاہے آئندہ برکٹ ہوگا۔ اور جیوں جیوں  
ورٹیوں کا زودہ ہوتا جائے گا تیوں تیوں ابھار کا ایجاد ہوتا ہوا۔ بچ آئندہ کی پراپتی  
ہوتی جائے گی۔

اعتراض۔ ابھار کا تو بالکل ایجاد و شوقیت میں ہو جاتا ہے۔ اس لئے زیارا  
ہی کو بدھی کی پریم سوکھنم کبھی چاہئے؟

جواب۔ بدھی کی سوکھنم زرا نہیں ہے۔ انتہہ کرن کی تمام ورٹیوں کے لئے  
ہونے پر بھی انتہہ کرن کے سروپ کا لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ آئندہ کرن کی کارن زودپا کی  
استغنی کا نام شوقیت ہے۔ بدھی کی سوکھنم زروکھنم سماوہی ہے۔ بدھا نہیں ہے۔ زروکھنم  
سماوہی میں شریہ نہیں کرتا۔ شوقیت میں ابھار کے لئے ہونے سے گر جاتا ہے۔ اس سے  
ظاہر ہے۔ کہ زروکھنم سماوہی میں انتہہ کرن کے سروپ کا لئے نہیں ہوتا۔ اس سے صاف  
احصاف ظاہر ہے۔ کہ جس وقت دویت کی پریت نہیں ہے۔ اور زرا بھی نہیں ہے اس  
وقت جو پریت ہوتا ہے وہ شکھ برہا مند ہے۔

اعتراض۔ زیارا دویت کے نہ پریت ہونے سے جو شکھ ہوتا ہے۔ اس کو  
آپ نے کیسے برہا مند جانا؟

جواب۔ بھگوان نے گیتا کے چھٹے ادھیار میں ارجن سے یوں کہا ہے۔ دویت  
کی اپریت اور زرا کے ایجاد سے جو شکھ پریت ہوتا ہے وہ برہا مند ہے۔

اعتراض۔ گیتا وغیرہ کے درائن شکوکوں کا مطلب تو کیا ہے؟

جواب۔ سنو۔ ارتھ کے کرم کے موافق برہا مندی خواہش والا گیا سو آہستہ آہستہ  
اپریتا کو پراپت ہوتا ہے۔ من کی آتما میں سمیک ستغنی تک اپریتا کی اودھی (دور) ہے  
سمبورین ملک آتم سروپ ہے۔ آتما کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس لئے آتما و ستوکا چین  
نکر وہ نیو کی کامن پہلے جس جس وٹے کے واسطے اڈریوں کی راہ سے نکل جائے اور

ہوتی ہے۔ ادا سین اوستھا سو بھاوک ہے۔ وہ گرم سے پیدا نہیں ہوتی۔ شکھ وکھ  
دو قسم کے ہیں۔ ایک باہری وشیدل کا بھوک۔ دوسرا مشوراج (ولی) وکھ شکھ اور اسے وہ وکھ  
علیحدگی ادا سین اوستھا ہے۔ اس ادا سین اوستھا میں رنج آئند کا بھان ہوتا ہے۔ اور  
کوئی چٹا نہیں رہتی۔

اعتراف۔ ادا سین اوستھا کے آئند کو اب آپ رنج آئند کہتے ہو۔ پہلے رنج آئند کو  
برہمچاری کہتے تھے۔ اور اس کو واسنا بتایا تھا۔ کیا پہلی کھلی باتوں میں برودھ نہیں ہے؟  
جواب۔ ادا سین اوستھا میں صرف سامانیہ انہکار رہتا ہے۔ اور وہی اور ہے  
امیری باتوں میں برودھ نہیں ہے۔

اعتراف۔ تو ادا سین اوستھا میں پریت ہوئے شکھ کو تب تکھینہ رنج آئند  
کہنا چاہیے۔ پھر اس کا روپ کیا ہوگا؟  
جواب۔ تب واسنا تہ کو۔

اعتراف۔ تکھینہ آئند سے مختلف کوئی واسنا تہ پرستہ نہیں ہے؟  
جواب۔ تکھینہ آئند سے بھن واسنا تہ انومان سے جانی جاتی ہے۔ جیسے پانی سے  
بھرے ہوئے گھڑے کے باہر چشتیتا ہے وہ جل نہیں ہے۔ مگر شیتتا جل کا گرن ہے  
اور اس گرن سے جل کا انومان کیا جاتا ہے۔ انومان کا روپ یہ ہے۔ گھڑا جل والا ہے اس  
شیتل ہے جس گھڑے میں جل نہیں ہوتا۔ وہ شیتل نہیں ہوتا۔ کیونکہ کھار کے آگ کے زیاد  
سے زیادہ آگ ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں جل نہیں ہے۔ اسی طرح ادا سین اوستھا میں  
جو واسنا تہ پریت ہوتا ہے۔ اس کو انومان سے رنج آئند سمجھنا چاہیے۔ کھٹھ ولی اپیشد  
کہتی ہے۔ پہلے جگیا مشواپنی ایندلوں کی دیتیوں کا من میں برودھ کرے۔ اس کا مطلب یہ  
یہ ہے کہ کام کرودھ وغیرہ کے ساتھ براہمن کی جانی وغیرہ کے دیش اجمان کو چھوڑ کر  
پہلے سامانیہ اجمان میں لے کرے۔ پھر سامانیہ اجمان کو نروکاب سماوھی کے ابھیاس سے

**اعتراض**۔ اگر برہانہ اور سچ آئندہ ایک ہے۔ تو پھر یوگی واسانہ اور برہانہ سے یقین سچ آئندہ کا انھو کیل کریں گے اور یوگانند کیا ہوگا؟

**جواب**۔ برہانہ سچی اپادھی کی وجہ سے مختلف نام کے جاتے ہیں۔ واستویں ان کے درمیان کوئی بھید نہیں ہے۔ ایک پُرش استری رُوپ اپادھی سے گہستی جاتا ہے۔ دوسرا اُس کو چھوڑ کر برہم چاری ہوتا ہے۔ پُرش کے اپنے رُوپ میں تو کوئی بھید نہیں ہے۔ اسی طرح برہانہ ہی کے اپادھی بھید سے مختلف نام رکھ دیئے گئے ہیں۔ سارے بھتوت آئندہ سے پیدا ہو کر آئندہ ہی میں لیں ہو جاتے ہیں۔ ایسا اعتراض کرنا فضول ہی ہے +

**اعتراض**۔ اس پر کن میں آپ صرف برہانہ کا کھن کر رہے ہیں۔ اور آئندہ ان کو پھر کیوں بیان کرتے ہیں؟

**جواب**۔ اس لئے کہ ان سب کے سوچنے و سمجھنے سے برہمہ آئندہ رُوپ کا گیان ہوتا ہے۔ پُتر ہی پتا کا جانے والا ہوتا ہے۔ برہمہ آئندہ کے متعلق کیونکہ آپ بھتوت وغیرہ شرتی یوں کہتی ہیں۔ ”شو شپتی کال میں اہم“ ”اوم“ وغیرہ سب کا لئے ہو کر اور ان سے کھلا ہوا جو شکھ رُوپ ہم کو پراپت ہوتا ہے۔ ”جاگرت اور سوپن کو وہ کرم کے سنکاروں کی وجہ سے شو شپتی سے اُٹھنے پر پاتا ہے۔“ ”نیتیر میں بننے سے جاگرت اوستھا آتی ہے۔“ ”کنٹھ میں رہنے سے سوپن اوستھا پراپت ہوتی ہے۔“ ”بھرف میں ماس کرنے سے شو شپتی ہوتی ہے۔“ ”جاگرت میں سرے پاتوں تک لیکر وہ کال بھانی دیہ کے ساتھ تانتا کو پاتا ہے۔ جیسے تپایا ہوا لکڑے کے ساتھ بلا ہوا ایک رُوپیتا کو چال کر لیتا ہے۔ اور تب منشیہ اپنے کو منشیہ سمجھتا ہے۔“ ”شر ہی کے تانتا اجمان کر لینے سے یہ تین اوستھا میں ہو اگرتی ہیں۔ ایک اوستھا دکھ رُوپ۔ دوسرا شکھ رُوپ اور تیسری اواسین رُوپ ہے۔“ ”شکھ دکھ رُوپ اوستھا کرم سے پیدا

یہ مذاق اگنانا کہ میں سنپورن برہمہ کو نہیں جانتا فعل عبت ہے۔ برہمہ میں پورا  
اور اوصو پنا کیسا ؟

جواب :- پورا اور اوصو را کیوں نہیں ! میں سوال کرتا ہوں۔ تم نے طوطے کی  
طرح ایک اڑتہ سچا تہ روپ برہمہ کا نام رکھ لیا ہے یا اس برہمہ کو بھی جانتے  
ہو۔ جو شید و غیرہ کے پرے ہے۔ اگر تم شید اور رتھ میں پڑے ہو تو ابھی پڑے برہمہ  
کو نہیں جانتا۔ ابھی کشتکوں میں اٹک رہے ہو۔ جب سننے و پرے دور ہو جائینگے۔  
اور ساکشا تکا رکھو گو تپ سنپورن برہمہ کے جاننے والے بنو گے۔ ابھی تو تم کو اتنی  
بھی خبر نہیں ہے۔ کہ برہمہ آند کا شکھاند ریوں کے بغیر ہوتا ہے۔ ہاں برہمہ آند کی  
بنا ہے۔ تم میں برہا تہ نہیں ہے بلکہ باسنا تہ ہے۔ یہ دو بھی آند ہیں تیل آند  
وشیا تہ ہے۔ یہ آند و شیدوں کی خواہش میں چت کی ورتی کے انترکھ ہونے سے  
جینن برتی پنپ کی ایکنا سے اپنے ہی میں پراپت ہوتی ہے۔ ان سب آندوں کا نام  
پھر سن لو۔ برہا تہ۔ واسنا تہ۔ اور وشیان تہ۔ وشیان تہ کو تو برتی پنپ آند کہہ سکتے  
ہو۔ ان تین کے سوا چوتھا آند نہیں ہے +

اعتراف :- آپ نے پہلے آند بھی بتائے تھے۔ یوگ کے بادھن سے  
آند پراپت ہوتا ہے۔ وہ بھی آند ہے۔ یوگانند آو پنا تہ۔ وشیان تہ۔ وشیان تہ  
وغیرہ بھی تو ایسے ہی ہیں۔ اسلئے آپ کا میں آند بتانے وکیل ہے ؟

جواب :- وشیان تہ تو وشیان تہ کے انترکھ ہے۔ وہ آندہ کرن کی ورتی روپ ہے  
یہ ہم وشیان تہ پر کرن میں کہیں گے۔ سچ آندہ کا یہ تہ۔ آندہ۔ یوگانند۔ آو پنا تہ۔  
پانچوں کی برہمہ آندہ تا روپ ہے۔ اس کا رکی ورتی جس قدر بھولتی جائیگی پرتش کو اسی  
قدر سوکھ و شیشی سے سچ آندہ پرتیت ہوگا۔ (اوپر یوگانند ہے۔ پھر فرق کیا ہوگا ان  
سب کا بیان آگے چل کر کیا جائے گا +

گیا۔ حوالہ پر کرن برہانند سے پرماتند

میں سوشل سٹی کے جاننے پر کچھ دیر برہمہ آئند کے سنگار رہتے ہیں۔ اس کا شکہ تو ان کو اندریوں دواریا نہیں تھا۔ اس لئے وہ عقوڑی ویر چپ بھی رہتا ہے +  
اعتراض۔ اس چپ رہنے کا دوسرا نام گوشہ ہے یہ ہمیشہ کیوں نہیں قائم رہتی؟  
جواب۔ پتہ پاپ کے کرموں کی پریرنا سے دکھ کی کاچھن کر کے آہستہ آہستہ برہانند کو بھول جاتا ہے +

اعتراض۔ گورو کی سیوا اور شرون وغیرہ سے برہانند کی گوشہ سے آلتی تک کو کرتا رکھ ہو جانا چاہئے۔ اور جب آپ ایسا کہتے ہیں تب تو سیوا اور شرون وغیرہ سادھن قبول ہی ہوئے؟

جواب۔ یہ قبول نہیں ہیں۔ کیونکہ گورو یانی کی شکیستی سرورگیہ سرب انشراستی کو پد برہمہ کو پراپت کراتی ہے +  
اعتراض۔ میں برہمہ آئند کا جاننے والا ہوں مگر آپ کی یانی سے گوشہ کو پرتین کرتا ہوا بھی میں کہتا رکھتا نہیں ہوا؟

جواب۔ (مذاقہ)۔ ایک شخص نے کسی سے سُن لیا تھا کہ چاروں وید جانتے والے کو دھن ملتا ہے۔ اس نے کسی سے کہا میں ویدوں کا جاننے والا ہوں تو اپنا دھن مجھ کو دیدے۔ اس نے نہیں دیا۔ ایسا ہی تمہارا حال ہے +  
اعتراض۔ وید چار ہیں۔ اس طرح کا جاننے والا صرف کتنی جانتا ہے۔ وہ وید پڑھا ہوا تو نہیں ہے؟

جواب۔ ویسے ہی تم نے بھی برہانند کا نام تو سُن لیا ہے مگر سنیو دن برہمہ کی خبر نہیں آتی۔  
پانچ حوالہ پر چپ

اعتراض۔ برہمہ سجاتی و جاتی اور سوگت بھید سے رہیت ہے اس لئے آپ کا





میں لین ہو جاتی ہیں۔ صرف چیتن۔ اُپادھی سے آزاد اگیاں کے سہت رہ جاتا  
اور یہی وجہ ہے۔ کہ پرنش اچھ کو کہتا ہے۔ میں ایسا سویا۔ کہ کسی کی خبر تک نہ رہی ہے  
اس سے اگیاں میں من اور اندر ہوں وغیرہ کالین ہونا پایا جاتا ہے +  
(اچھ حاصل لین ہونے کا نام ندراریند ہے۔ آپ کو یوں کہنا چاہئے۔ کہ  
وگیاں سے اور منہ سے یاد میں لین ہو گئے۔ اور پھر نہ کہنا چاہئے۔ کہ وگیاں سے اور  
منہ سے میں اگیاں میں لین ہو گئے؟

جواب بہت خوب! ایسا ہی سی جس کو ٹم پتا کہتے ہو۔ گینا فی اسی کو اگیاں  
کہتے ہیں +  
اچھ حاصل۔ جب وگیاں سے سوشیتی کے اگیاں میں لین ہو گیا۔ تو پھر جاگرت  
اوستھا میں سکھ اور گیاں کی یاد کس کو آتی ہے؟

جواب۔ لے اوستھا میں وگیاں کے سروپ کا ابھاد نہیں ہوتا۔ لے اُپادھی  
ماتر کا ہوتا ہے۔ اور ماں و دوسری اُپادھی گرہن ہوتی ہے۔ اس لئے آندے اُپادھی  
والے کو انجو ہوتا ہے۔ اور وگیاں نام جو سکھ اُپادھی ہے اس سے سمرن (یاد) کرتا  
ہے۔ اس لئے انجو اور سمرن اُپادھی بھید سے دونوں بنتے ہیں۔ سوشیتی کے پہلے  
رحتہ میں ستر کبھی بچھی میں آتما کا آند روپ پرتی بنیا پڑتا ہے۔ اسی کا جاگرت میں  
سمرن ہوتا ہے۔ اور چونکہ پرتی میب سہت انتر سکھ بچھی کے ورتی میں سکھ کے سکھ  
کے ساتھ اگیاں کی اُپادھی والا جو آندے ہے وہ سوشیتی میں پیدا جھاس سہت اگیاں  
سے پیدا ہوئی، رتیوں سے سکھ کو مانتا ہے اسلئے وہی برہمہ سکھ کا انجو کرتا ہے +  
اچھ حاصل۔ اگر اگیاں کی ورتیوں سے سوشیتی میں انجو ہوتا ہے تو سکھ کے  
انجو کر نیا اچھان بھی ضرور ہوگا۔ جیسا کہ جاگرت میں ہوتا ہے؟  
جواب ایسا۔ اگیاں کے انجو کرنے والی ورتیاں بچھی کی ورتیوں سے بہت

وہ یہ نکت ہو جانا چاہئے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا؟

**جواب**۔ تم کو گن پر دھان اگیان اور نہ تاسے۔ جو شکھ ٹوپ پر ہم کو تو پراپت ہوتا ہے۔ مگر اور گن کے پھٹک نہ ہونے سے وہ یہ نکت نہیں ہوتا۔ مگر شکھ نہ لیتا تو سو شپتی سے اٹھ کر جو یہ کبھی نہیں کتا۔ کہ میں ایسا شکھ سے سویا۔ کہ دیکھ کا نام تک بھی نہیں تھا۔

**اگر عرض**۔ سو شپتی میں شکھ اور اگیان کی غیر سمرتی گیان زیادداشت (دینی ہے مگر سمرتی گیان پر مان نہیں ہو سکتا؟

**جواب**۔ سمرتی گیان پر مان نہیں ہے۔ مگر اس کے ساتھ انجو تو ہے جس سے سو شپتی کا شکھ انجو سے سیدھ ہوتا ہے۔ انجو پہلے ہوتا ہے۔ سمرتی پیچھے ہوتی ہے اور اس لئے انجو پر مان ہے۔

**اگر عرض**۔ مگر سو شپتی میں من اور گیان رنڈریاں سب لین ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سو شپتی میں انجو کیسے ہوگا؟

**جواب**۔ سو شپتی کے شکھ کے انجو کا کوئی سا دھن نہیں ہے۔ وہ شکھ سو پرا چین ٹوپ ہے۔ یہاں من اور اندریوں کے سا دھن کی ضرورت نہیں ہے۔

**اگر عرض**۔ کیا سو شپتی کے شکھ کی برہم روپتا کے متعلق آپ کوئی پرمان دے سکتے ہیں؟

**جواب**۔ وہ ہر ایک ایشد ایشد کو برہم نفی بتاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا پرمان ہو سکتا ہے؟

**اگر عرض**۔ پرش سو شپتی سے اٹھ کر جو سمرن (یاد) ہوتا ہے وہ وگیان مے نام؟

**جواب**۔ وہ تو رہتا نہیں۔ پھر انجو کن کو ہوتا ہے؟

**جواب**۔ وگیان مے کی اپادھی۔ وگیان۔ من لاندریاں۔ جہتھی۔ اور سو شپتی

ماں کا دودھ پی کر میرے تیرے پنے کے جھگڑے سے آزاد ہو کر آرام سے لیٹا ہوا آند بھوگتا ہے۔ ویسے ہی چکرورتی راجہ بھی سارے سکھوں کو پراپت ہو کر اور راک دیش کو چھوڑ کر خوش رہتا ہے۔ گینا بی جیون بکت دشا کو پاکر پرمانند روپ میں استھت ہوتا ہے ویسے ہی سوشپتی کا آند بھی ہے +

**اعتراف**۔ صرف تین ہی درشتانت کیوں ہیں کیا اور شائیں نہیں دی جاسکتیں؟  
**جواب**۔ اس موقع پر تین ہی کافی ہیں۔ چھوٹا بالک ابوبکی ہے، چکرورتی راجہ ابوبکی کے ساتھ بیونا کر رہنے والا ہے۔ اور گینا بی جیون پرمانند اور تیرہ آتما کا ساکشا نکار کر رہتا ہے۔ ان تینوں ہی کو سکھ ہوتا ہے۔ باقی اور لوگ انکار اور ابھان کی رستی سے بندھے ہوئے دکھ کو بھوگتے ہیں۔ کوئی اپنے کو باپ کوئی بیٹا۔ کوئی براہمن۔ کوئی راجہ۔ کوئی دانی سمجھ کر رہتے ہیں۔ سوشپتی میں یہ دکھ نہیں ہے +

**اعتراف**۔ سوشپتی میں سارے سنیا رکی نورتی نہیں ہوتی۔ باپ بیٹے کے انکار کا اچھا تو ہو جاتا ہے۔ مگر سکھ کا ابھان تو رہتا ہی ہے۔ اس لئے جیونپنا دور نہیں ہوتی؟

**جواب**۔ سوشپتی میں جگت کی نورتی ہو جاتی ہے۔ تن بدن تک کا تو ہوش نہیں رہتا۔ پھر ابھان کس کا ہوگا! شرتی کا بھن ہے یہ سوشپتی میں دیہ ابھان کا اعلان ہو کر پرش تمام شوکوں کے پرے بچ جاتا ہے +

**اعتراف**۔ ان شرتیوں سے سوشپتی اوستھا میں سکھ کی پراپتی ساکشات نہیں ہوتی۔ ہاں شوک تو ضرور چلا جاتا ہے؟

**جواب**۔ کیونکہ اپنشد کی بانی ہے آگیاں کے ساتھ ابھید کو پراپت ہو کر جو سکھ روپ برہم کو پراپت ہو جاتا ہے +

**اعتراف**۔ اگر سوشپتی میں جو سکھ روپ برہم کو پراپت ہوتا ہے تو اس کو

روکی ہی نہیں کرتا۔ یہ اعتراض تھا۔ ابھر مگر کہہ دیتے ہیں +

اعتراض ساگر آپ کی بات مان بھی لیں تو شو شیتی کے شکھ کی ان ساتوں سے پیدا لیش ہوئی۔ اس لئے وہ آخر روپ نہیں پڑتا +

جواب ساگر جی نیند آنے کے پہلے بیشک تم کھاٹ وغیرہ کے شکھ کو پیدا کیا ہوگا مان لو۔ مگر شو شیتی کا شکھ ان سے پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو پتھر کے چٹان پر سوئے ہوئے آدمی کو شکھ نہ ملتا۔ اب اور سونو۔ یرش انگرکھی ورتی کو پر اپت ہو کر آئند روپ برہم کی طرف جاتا۔ اور اس کے ساتھ ایک تار تار ہے۔ اور برہم روپ ہو جاتا ہے۔ اور تری پٹی کے دیکھنے سے جو ٹھکاوٹ پیدا ہوئی تھی جاتی رہتی ہے۔ بوند بوند میں جا کر سمند نہی ہو جاتا ہے۔ تری میں اڈا لگ رہی ہے اپنے بیٹے سویت کی تو اسی طرح سمند کے پانی کے بڑبڑوں کی مثال دیکھ چکا ہے۔ ایک بڑا آبیش۔ دوسرا باز تیسرا گہوار۔ چوتھا چکر ورتی راجہ۔ یا پخواں برہم گیانی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ چھاندوگ ایشند کی شرتی ہے۔ جس طرح تاگے سے بندھا ہوا بھل اودھرا دھراڑا ہے۔ مگر انے اوسے یا ماتھ کہ نہیں جھوڑو یا سبھنگ بھنگ کر اسی پر آتا ہے۔ اسی طرح جیو کی آبادی میں بھی اودھرا دھرا بھنگتا رہتا ہے۔ مگر سوا پر ہوتا ہے اس کو اور کسی سے چین نہیں پڑتا اس من کا بندھن یا پانیہ کا بھر ہے۔ اور اسی سے دھکے شکھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ جاگرت اور سپن کے پرارھتوں کا تجربہ کر کے اپنے کارن اگیان میں لین ہو جاتا ہے۔ اور من کی آبادی کے چھوٹ جانے سے جیو پرمانا میں لین ہو جاتا ہے۔ اور پھر ایک اپنہ کتی ہے۔ آکاش میں باز اودھرا دھراڑا رہتا ہے۔ پھر ٹھک ٹھکا کر آرام کے خیال سے پروں کو سمیٹ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح من اور چار بھاس آبادی والا چو جاگرت سپن میں بھنگتا ہوا ٹھک ٹھکا کر برہماتہ کی خواہش سے سرو سے آکاش کی طرف وڑ جاتا ہے۔ اور پھر جاگرت کی خواہش میں کرتا۔ وہی شرتی بہ بھی کتی ہے۔ من

گیارہ صدوں پر گرن پر چاند سے پرمانند

میں شکہ ہی شکہ ہے سب جیسے اندھ کا راہ پر کاش آپس میں بروہی ہیں ایسے ہی شکہ ہی شکہ کا بروہی ہے۔ سوہیتی میں شکہ نہ کہہ کو بھی نہیں ہوتا۔ اسے وہ شکہ روپ ہے۔  
 جو آپ۔ شہتی ورا جھو دو توں ہی پرمان ہیں۔ شہتی کتنی ہے یہ اندھے کو

سوہیتی میں اندھے نے کاجمان نہیں ہوتا اور نہ وہ ابھکا من اندریوں کا اچھا ہوتا ہے۔ شہتیوں کے قول کے موافق۔ زخمی آدمی کو زخم کا۔ درد مند کو درد کا۔ ہنگامی ہو۔ نہ شکہ شہتی کی ادستھا میں جا کر شکہ ہی رہتے ہو۔ یہ انجھو پرمان ہے۔  
 انجھو اخص۔ جہاں شکہ کا اچھا و ہوداں شکہ ضرور ہو گا یہ کوئی نیم نہیں ہے

لوہے کی شلا میں شکہ کا اچھا و ہوداں شکہ ضرور ہو گا یہ کوئی نیم نہیں ہے  
 جو آپ۔ یہ مثال ناقص ہے۔ لوہے کی شلا میں شکہ کی پرنتی نہیں ہوتی اور

شہان کا جھاوا اچھا و مانا جاتا ہے۔ شکہ کی صورت کو دیکھ کر اس کے شکہ کا انجھو ہوتا ہے۔ گریہ بات لوہے کی شلا میں نہیں ہے۔ وہاں نہ خوشی پرنتی ہوتی ہے نہ شکہ

ہی پرنتی ہوتا ہے۔ سوہیتی میں تم نے اپنے شکہ کا انجھو کیا ہے۔ یہ انجھو پرنتی ہے شکہ شہتی کے لئے آدمی کس شوق کے ساتھ چارپائی تو شک اور تکیہ وغیرہ کا ہتمام کرتا ہے  
 اگر اس میں شکہ نہ ہوتا تو یہ سادھن کیوں کئے جاتے۔ اس لئے انجھو ہی پرمان سے اس کا شکہ روپ ہونا ثابت ہے۔  
 انجھو اخص۔ یہ تو کوئی پرمان نہیں ہے۔ یہ سامان اس غرض سے تو نہیں لکھا کہ

حاشہ۔ نہ شکہ کا ناش ہو  
 جھو آپ۔ جس کو پندہ شکہ نہیں ہے وہ بھی چارپائی وغیرہ کا ہتمام کرتا ہے صرف

نظر سے ہوتا تھا کہ کسی شوشیتی کا علم کسی غیر کو ہے نہیں۔ اور کسی غیر کی شوشیتی کا علم تم کو نہیں ہے۔ اس لئے یہ دو شانات ناقص ہے۔

اختصاراً عرض۔ دو دیت کے پر تہیت سے بہت ہونے کی وجہ سے دوسروں کی شوشیتی کی طرح میری شوشیتی بھی ادویت ہے۔

جواب۔ تم ذرا ہوش کی بودا کرو۔ ابھی تک تم نے اپنی شوشیتی کو تو انجو سیدھ مانا نہیں۔ اور لگے دوسروں کی شوشیتی سے مقابلہ کرنے پہلے اپنی شوشیتی کے صحیح ہونے کی تدبیر دو۔

اختصاراً عرض۔ انومان سے دوسرے پرش کی شوشیتی سیدھ ہوتی ہے۔

جواب۔ انومان اپنے ہی انجو کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے تم الٹ پھیر کر انجو پر اپنی شوشیتی کے سو پرکاش ہونے کے انجو پر آگے۔

اختصاراً عرض۔ سو پرکاش ہونے کو اپنی شوشیتی کا نشیہ کہتے ہیں۔

جواب۔ شوشیتی کی اوستھیا میں اندریاں اکیان میں لین جاتی ہیں۔ اس لئے

تم کو میری شوشیتی کا پتہ نہ چھو کہ شوشیتی کا پتہ ہے۔ نہ تم میری اندریاں

شوشیتی کا در شانت سے سکتا ہو۔ مگر ہر شخص اپنی شوشیتی مانا ہے۔ اور شوشیتی

ادویت رو بہ ہے۔ اس سے اس کی سو پرکاش تہ سیدھ ہو گئی۔ جو کسی اور کے سادھن

کے بغیر چاہئے۔ وہ سو پرکاش کہتا ہے۔ شوشیتی ہی کی در شانت سا تہ یہ اتنا

کے متعلق پر ہوا کر یہاں تک گیا ان کے متعلق اور بودھ مت والے سوا کچھ کے متعلق اور

یہ سب یوں بھی پرے کے متعلق بھی بویتے رہتے ہیں۔ جس سے اس کی ادویت رو پتلا

سو پرکاش تہ سیدھ ہوتی ہے۔

اختصاراً عرض۔ مانا شوشیتی سو پرکاش اور ادویت ہی سہی۔ مگر اس میں کمال ہے۔

جواب۔ کمال کے مخالف کو کمال کا شوشیتی میں ابھا اور ہوتا ہے۔ اس لئے شوشیتی

جواب۔ یہ مان تو خود تمہارا کہنا ہے۔ تم نے خود یہ طریقہ اور دیت کو سوچ کر اس  
 تسلیم کر لیا۔ اور یہ مان کر پرمان مانگ رہے ہو۔ اس لئے یہی تمہارا کہنا پرمان ہے +  
 اعتراض۔ میں نے اب تک ادویت کے اصول ہی کو سچا تسلیم نہیں کیا صرف  
 جواب۔ ساگر م ادویت کو نہیں مانتے۔ تہہ تم سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ آتشی

سے پہلے ادویت تھا یا ادویت۔ خواہ ادویت ادویت سے پہلے کوئی اور تیسری و مستو  
 تھی، مگر دیکھو میں ادویت ادویت کے سوال اور کچھ خیال میں بھی نہیں آتا۔ اور ادویت  
 سے آتشی کے پہلے کسی ادویت کی بدھ ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے ادویت سے پہلے  
 تم کو ادویت ماننا ہی بڑی گ +

اعتراض۔ خوب ایہ تو وہی مثل ہوتی۔ مان زمان میں تیرا مان۔ کوئی دلیل  
 بھی متوجہ گایا نہ بروستی صحیح تسلیم کرائیگا +

جواب۔ یہ دلیل سے نہیں جانا جاتا بلکہ  
 کوئی معقول و شائستہ بھی نہیں دیا جاسکتا +

تسلیم  
 سوچتی اور

اعتراض۔ ورنہ شائستہ تو ہر شے کا دیا جاسکتا ہے۔ یہ میں خود پہلے ادویت  
 کا ورنہ شائستہ دیتا ہوں + جیسے سوچتی میں ادویت پر تبت نہیں ہوتا۔ ویسے ہی  
 سرشتی سے پہلے خواہ پہلے ادویت کی پر تبتی نہیں ہوتی +  
 جواب۔ اس سوچتی کے ورنہ شائستہ سے کئی سوال پیدا ہونگے۔ آگ سوچتی  
 کے ادویت کا یہ ثبوت تم اپنی سوچتی کے متعلق دے رہے ہو یا غیر کی سوچتی کی



ہیں۔ پرمکھنا بچھو لانا۔ زیادہ پٹھے ہونے سے رشک اور حسد اور کم پٹھے ہونے کے مقابلہ میں اہنکار بہتہ تاپ آگیا بنی میں دیے ہی بڑھتے ہیں جیسے بیمار کا دکھ کھی دیکھنے کے استعمال سے بڑھ جاتا ہے۔ نارو کو یہ دیکھ تھا +

اعتراض۔ نارو با علم تھے۔ ان کو اس طرح کا شوک کیوں ہونے لگا تھا؟  
جواب۔ اندے نے خود کفایت کما روں کے پاس جا کر اقرار کیا کہ ویدشا ستر پڑھنے پر بھی مجھ کو آتم بھان کی پراپتی نہیں ہوئی۔ اس لئے شوک میں بیٹوں کا اور تپ سنت کما روں نے ان سے کہا کہ برہمہ بھو ما کے شکھ روپ جان لینے سے شوک کی نور تہی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ محمد ودیشی ہے +

اعتراض۔ دنیا کی تمام چیزیں پھول۔ چندن وغیرہ محمد وہیں۔ ان سے شکھ ہوتا ہے ؟

جواب۔ یہ سب اصل میں دیکھ روپ ہیں۔ دیشے کی چیزوں کو شاستروں نے دیش ڈھلہر ہی بتایا ہے۔ اور سنت کما روں نے بھی نارو سے ایسا ہی کہا تھا۔ دیت کی جہاں تک حد ہوگی وہاں تک دیکھ ہی دیکھ ہوتا ہے +

اعتراض۔ شکھ کا علم۔ شکھ کا سامان۔ اور شکھ۔ ان تینوں کی تریپٹی ہمیشہ ہو کر رہے گی۔ اور تریپٹی دوت اور محمد وہے۔ پھر دوت میں بقول آپ کے شکھ کہاں اور کیسے ہوگا ؟

جواب۔ دوت میں شکھ نہیں ہے۔ مگر دوت تر شکھ روپ ہے +

اعتراض۔ پرمان کیا ہے ؟

جواب۔ پران تو پر پر کاش وستو کے لئے ہوتا ہے۔ سکو پر کاش وستو کے لئے کہ پرمان ہو سکتا ہے +

اعتراض۔ اسی کا پرمان ہے کہ دوت پر کاش ہے ؟

گیان (علم) ہے۔ اور شبد سپریش روپ وغیرہ کے (معلوم) ہے گیانا۔ گیان۔ گے  
تینوں کالج روپ ہونے سے اپنی اپنی سے پہلے اپنے کارن سے بچن نہیں تھے۔  
جیسے گھڑا پیدا ہونے سے پہلے مٹی سے مختلف نہیں تھا گیانا (گیانی)۔ گے  
ان تینوں کے ابھار دے دویت اور ت پورن آتما کا انجو ہوتا ہے۔ گیانی تو سادھی ہیں  
اور باقی تمام جو سوشپتی اور بہوشی (مورچھا) میں ترپٹی سے رہت آتما کا انجو کرتے  
ہیں۔ کیونکہ وہ سوشپتی سے اٹھ کر کسی دویت و ستو کی خبر نہیں دیتے۔ کیونکہ وہاں اصل  
میں دویت نہیں ہے۔

اعتراض۔ سوشپتی اور مورچھا میں دویت کا بھاد ہو۔ مگر پر سنگ میں کیا  
کو گے؟

جواب۔ پر سنگ میں یہ رشتے ہوا۔ کہ سوشپتی میں گیانا۔ گیان۔ گے کی ترپٹی نہیں  
ہے۔ ویسے ہی اس جگت میں بھی اپنی سے پہلے ترپٹی اور دویت بھا نہیں تھے  
اور برہم ہی پورن تھا۔

اعتراض۔ برہم کی پورن تاسی۔ مگر برہم کی آئندہ روپنا تو ثابت نہیں ہوئی؟  
جواب۔ جو بھو ما ہے وہی سکھ ہے۔ سنت کماروں نے نارو کو ایسا ہی بتایا ہے  
اعتراض۔ نارو کیوں سنت کماروں کے چیلے ہوئے تھے؟  
جواب۔ شوک دھور کرنے کے واسطے۔ پورن آئندہ کی پر اپتی۔ اور سرب  
و کھوں کی نوروتی ان کا مطلب تھا۔

اعتراض۔ وید اور شاستر کے گیان کے لئے شوک کا کارن تو ہو سکتا ہے مگر  
نارو کے شوک کا کیا کارن تھا؟

جواب۔ اگیا نی میں وید شاستر کے پڑھنے سے پہلے تین تاپ (روکھ) اودھیان  
اودھی بھوت اور اودھی دیو ہوتے ہیں۔ وید اور شاستر پڑھنے میں چار تاپ اور چوتھے

کا نام پھر گویا تھا۔ اس لئے باب کے پاس آکر کہا۔ پتاجی! مجھے کو برہمہ کا پریش کر دینا۔ تب رتن نے برہمہ کا لکشن بتا کر کہا۔ بیٹے! جس سے یہ سب پیدا ہوتے اور پیدا ہو کر جیتے اور مر کر لے ہوتے ہیں۔ وہ برہمہ ہے۔ اور اسی کی اچھیا کر یہ ہتھکڑی پھر کو اتنے کوش وغیرہ کا وجہ بن کر نہا ہوا آخر میں پانچویں آئندے کوش کو برہمہ رتھ بنانا۔ کیونکہ اسی میں اپنی اپنی استھتی اور لے کا رتھ بننا ہے خواہ اس کی ہولی چیز کا شکہ آئندے کا شر ہے۔ اس کی کامیابی کی خوشی دہنا ہے۔ اور اس کے بھوک کا شکہ پایاں ہے۔ اور اس کا سامانہ شکہ شری ہے۔ اور برہمہ اس آئندے کوش کی پونچھ آدم ہے۔ یہ برہمہ آئندے کو اس اودھناں اعتراض۔ پھر گویا آئندے میں برہمہ کے لکشن کو کیسے جانا؟

جواب۔ آئندہ ہی سے تو سب پیدا ہوتے ہیں۔ متری پریش کے آئندے پرانی پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی سے جیتے ہیں۔ اور رتھ شیتی میں سولے آئندے اور کچھ انچھو نہیں ہوتا۔ اس اوستھا میں پرانی آئندہ ہی میں لین ہو جاتا ہے۔ پھر گویا اس طرح آئندہ کی سمجھ بانی۔ تیرے ایک نیشد برہمہ کو آئندہ رتھ بتاتی ہے اور پھر آئندہ کے ساتویں اوتھیا میں نار داور سنت گاروں کے سوا دیا برہمہ کو جھوٹا کہتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو اپنے میں سکتھ ہو کر اپنے سے بھی کسی نہیں دیکھتا ہے۔ سنتا ہے نہ جانتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے جھوٹا کا آئندہ رتھ ہونا ثابت ہے۔ یہ جو اسب سے پہلے تھا۔ اس سے پہلے آکاش وغیرہ پھوٹا اور ان کے کایج آئندہ پھوٹے وغیرہ تھیں تھے۔ نہ گیان تھے اور گیان تالی پر پھیلتی تھی۔ نہ دیش۔ کال۔ اور دوستو تھے۔ پریشی کا رتھ تھو۔ برہما سے پیدا ہوئی تھی۔ جو گیان پیدا دھی ہے۔ اور یہ جو گیان ہے کہلا تا ہے وہ گیان داجانتے والا عالم ہے۔ اور من جو جیتن کے پر تلی رتھ تھا و کو پر اپت ہوا اور منوے کہلا تا ہے۔ وہی

دیتا ہے۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہے کہ گیانی کو چننا نہیں ہوتی؟ پھر وہ ہر ایک اپنہ کی شرتی ہے؟ گیانی کو پنیہ پاپ کی آگ تپاتی ہے۔ کٹے ہوئے پاپ کا افسوس اور نہ کٹے ہوئے پاپ کا ہرش۔ اور نہ کٹے ہوئے پنیہ کا شوک اور کٹے ہوئے پنیہ کا ہرش صرف گیانی میں رہتے ہیں۔ اور اسی کو تپاتے ہیں؟ تپنا چت کے وکار کا ہے۔ اور یہ گیانی میں ہے۔ گیانی میں نہیں ہے۔ کین آپ نشد گنتی ہے؟ اتنی دُور بچہ نشیہ جنم پاکر پرانی پرانا کو آتم رُوپ جانے تب جنم قرن سے نہ بہت ہو کر ست پرمانہ رُوپ ہو جائے گا۔ اور جو ایسا نہیں جانتا وہ کشت کو پاپت ہو تا ہے اور جو راسی لکتن یونی میں بھٹکتا ہے۔ جو برہمہ کو آتم رُوپ جانتے ہیں موکش پاتے ہیں اور جو نہیں جانتے وہ دکھ پاتے ہیں۔ جن جن دیوتاؤں نے برہمہ کو جانا وہ برہمہ رُوپ ہو گئے۔ جن جن ریشیوں نے برہمہ کو جانا وہ بھی برہمہ رُوپ ہو گئے۔ اور اس پرناظ کو جان کر اور سینے پر سے چھوٹ کر پرانی موت کا اُلٹھن کر جاتا ہے۔ پس شرتی شرتی اور یوران سب ہی تو اسی سچا تہ کی ہریتی کا گیت گاتے ہیں۔ آتم یاجی یعنی آتما کا گیت کرنے والا خواہ آتما کا چاہے والا ہرش چکر ورتی راج کو پاتا ہے یعنی اس کا حکم سب پر رہتا ہے۔ اور اس پر کوئی حکم نہیں چلا تا۔

## دوسرا پرچھید

### آتم کی قسمیں

سوال۔ آتم کتنے قسم کے ہیں؟

جواب۔ آتم تین قسم کے ہیں۔ (۱) برہما تہ (۲) ویاتند (۳) اور (۴) ویشا تہ

ان میں سے ویشا تہ اور ویشا تہ دونوں برہما تہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ برہما تہ ہے۔ اس برہما تہ کی بہت تیرے آپ نشد کی شرتی ہے۔ ورن دیوتا کے ہٹے

ہے اس نظر سے صرف گیان بھی کش کا کارن کیسے مانا جائے؟

جواب۔ موکش تو گیان ہی سے ہوتی ہے۔ گیان سہت اپنا سنا اور کرم سے نکلتی نہیں ملتی۔ اندھیرا چراغ سے دھور ہوتا ہے۔ چراغ کے سہت کرم اور اپنا سنا سے بھلا دھور نہیں ہوتا۔ شرتی اور سرتی کے مطلب کی سمجھ سب کو نہیں ہے۔ شرتی اور سرتی کے موافق کرم کرتے نہنے سے کرم لیا بیان نہیں ہوتا۔ آغا کون کو بنا ہی رہیگا۔ اور گیتا میں سن سدھی وغیرہ شبد کے سادھن چت کی شدھی سے مراد ہے۔ یہ موکش کے کارن نہیں ہیں۔ شویتا شوتراپ نشد کی بانی ہے۔ کہ ایک آتما کے ماننے سے مرنے کا بچے دور ہو جاتا ہے اور یہی گیان سے موکش کا پد پراپت کرنا ہے +

اعتراض۔ آپ نے جو جو شرتیاں سنائی ہیں ان سے یہ بظاہر ہوتا ہے کہ برہمہ گیان سے لوک کا دکھ تو چلا جاتا ہے۔ مگر پرلوک کے دکھوں کا ابھاد تو کیا لو ان کو نہ ہوتا ہوگا؟

جواب۔ گیانی کو دکھ کیسے ہوگا۔ وہ شری کے بھرم کو تیاگ چکا ہے جنم مرن اور مویاس سے ہوتا ہے۔ گیان نے سب کی جڑ کاٹ دی ہے۔ شویتا شوتراپ نشد کی شرتی ہے۔ دیو شو پر کاش برہمہ کا جو آپ اپنا ہے۔ اپر موکش انھو کے گیانی اپنے میں سمجھت ہو جاتا ہے۔ اور کام کرو وہ کلیت کی پھانسی کٹ کر بھرجنم اور کرم کا کارن نہیں بنتی +

اعتراض۔ سوک سے مرنے کے بھل کا شرون تو گیا فان کرتا ہے مگر اس کا انھو نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو بھی اشٹ کی پراپتی اور انشٹ کی ثورتی کی پرورتی ہوتی ہے؟

جواب۔ سوک کھوئی اپنشد کنتی ہے۔ برہمہ جریہ وغیرہ سادھن چلت پڑش پچا اندھ پر ہاتھ کو سننے پر پئے رہت آتم روپ جان کر ہریش شوک کو اسی جنم میں تیاگ

اعتراف۔ پنیہ پاپ کو آتم رُوپ سے دیکھتا۔ اور گیانیوں کا اُنکے پھل بھوگ دکھ سکھ سے بچا رہنا بے دلیل ہے۔ پنیہ پاپ بے شمار ہیں۔ اور جنم جنم تک بغیر بھوگ کبھی نہیں کیئے۔ شاستر ایسا ہی کہتے ہیں ۵

جواب۔ جس طرح رستی کے گیان سے سرپ وغیرہ کا خوف ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی انا تما کا مادا تم ادھیاس بھی آتما کے سنگ جان لینے سے ناش ہو جاتا ہے۔ اور یہ جگت اتینت است پر تیت ہوتا ہے۔ اور کرم کا تعلق جگت سے ہے۔ اس لئے اُن کا بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ کرم تین قسم کے ہیں۔ سچیت۔ اگامی۔ پراربدھ۔ ان میں سے سچیت اور اگامی کرموں کے مٹل کارن اگیان کے ناش ہو جانے سے اُن کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ اور پراربدھ گیان کے ساتھ بھوگنے پر دور ہوتا ہے۔ شری کے اہم بھاد کے جانے سے آتما کا ابھید رُوپ پر تیت ہوتے لگتا ہے۔ اور جاگرت۔ سوپن اور شوچپتی سب میں آتما ہی بھلے لگتا ہے۔ یہی حال اندریوں کا بھی ہوتا ہے۔ سنتے اور پرے صرف اگیانی کو ہوتے ہیں۔ گیانی کو نہیں ہوتے۔ اور سنتے و پرے کے نہ ہونے سے مت پراربتھ کا آپ ہی آپ بھان ہوتا ہے ۶

اعتراف۔ آپ گیان سے موکش مانتے ہیں۔ مگر شرتی سمرتی شاستر کرموں کو خواہ گیان آپاسنا کے سمت کرموں کو موکش کے کارن بتاتے ہیں۔ ایشا واسنیہ اپنشد کہتی ہے۔ کہ آدمی کی عمر سو برس کی ہے۔ اور اس عمر تک جیو کرموں کو کرتا ہوا جینے کی خواہش کہے۔ گیتا میں بھی کرم کی پردھان مانی گئی ہے۔ اور جنگ وغیرہ کی سن سدی کرموں کی وجہ سے بتائی گئی ہے۔ وہی اُب نشد بھرکتی ہے۔ کہ گیان کو پرایت ہوا پرش جو کرم آپاسنا کرتا ہے۔ وہ اُن کی مدد پاپ اور کشیپ کو تر جاتا ہے۔ اور بھر برہم دویا سے ودیہ کیونہ کو پا جاتا ہے۔ سمرتی کا قول ہے۔ ان کے ساتھ ملا ہوا شند اور شند کے ساتھ ملا ہوا ات جیسے اوشدھی ویسے ہی تپ اور برہم دویا بلکہ پرما اوشدھی نبتی

یوگ ہے۔ جن کو اس کے ایکٹا گایان نہیں ہے۔ وہ بھی رڈ میں رہتے ہیں شیر  
ایک نشہ سوریج۔ اگنی۔ اندریم۔ یوں کو ڈرنے والا بنتا ہے۔ اور یہ سب  
اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کٹھن والی ایک نشہ بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ بھید  
دیکھنے سے دیوتا ڈرتے رہتے ہیں۔ اور متشیہ بھی بھید دیکھنے سے بچے والا بنا رہتا  
ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جید درشی کو چھوڑ کر برہم کے ساتھ بھید بھاؤ رکھنا چاہیے  
اعتراف۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے پتہ نہیں لگتا کہ برہانند گیان  
کے اثر بقول کا ابھاد ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جب برہم کا سروپ ہی آند ہے تو اس کا جلتے والا کیسے بچے کے دکھ  
کو پریت ہوگا۔ اس لوک میں سانپ شیر۔ چور وغیرہ کا ڈر رہتا ہے۔ پر لوک میں پالوں  
کا خوف بگا رہتا ہے۔ یہ سب خوف شری کے ادھیاس سے ہوتے ہیں۔ گیانی کو  
شریک کا ادھیاس نہیں رہتا۔ اور نہ کام کرو دھ وغیرہ پالوں کا ڈر ہوتا ہے۔ کیونکہ  
یہ سب دویت سے پریت ہوتے ہیں۔ دویت گیان کے ناش ہوتے ہی سب کا  
ناش ہو جاتا ہے +

اعتراف۔ گیانی کو پاپ کا ڈر نہیں ہوتا۔ اس کا پرمان کیا ہے؟  
جواب۔ سنو۔ ورنہ آربنگ اب بقدری شرتی ہے۔ گیانی کو کرم روپ اگنی  
میں تپاتی۔ پتھ پاپ دوپر کار کے تپ میں۔ پتھ نہ کریکا خیال اور پاپ نہ کرنے کا  
خیال دونوں خوف دلانے والے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ گیانی نے بلیہ اور پاپ  
کو بھیا جان لیا ہے۔ اور وہ صرف سچا آند میں استھت ہے۔ اور اسی کے جتن میں  
رگا رہتا ہے۔ وہ دیہ اندری اور من کی برورتی کو آتم رگیتا درشی سے دیکھتا ہے۔ تاکہ  
آتما کی خوف دیگا۔ سورج سورج کو بھی نہیں تپاتا۔ بلکہ جیسے جیسے اس راہ میں سورج  
یرتھوی کو تپاتا ہے۔ ویسے ہی پتھ پاپ کرم صرف دیہ ابھائی اکیانیوں کو تپاتے ہیں +

# گیارھواں پر کرن ہماندے یوگانند

پہلا پرچھید

برہمہ آئند

تمہیکہ برہمہ آئند ایک نام ہے وہ سرائند پ ہے۔ ان کے گیان سے شریر کا ابھان  
اولاد کی جھوٹی نامتاد شمنوں کے ساتھ دیر بچاؤ سورگ وغیرہ کی خواہش۔ اور تین پاپوں  
کا فکھ دور ہو جاتا ہے سارو دل کی خواہش پراپت ہوتی ہے۔ تیتڑے آپ نشد کتی ہے  
برہمہ دیتا پڑش برہمہ آئند کو پاتا ہے۔ برہمہ دلش کال وستو سے پرے ہے۔ چھانہ وگ  
آپ نشد کی شرتی ہے۔ جھوٹا نام ہے جس برہمہ کا وہ دلش کال وستو سے پرے ہے۔ جھوٹا  
آئند ہے۔ اس کا جاننے والا گیان سے پیدا ہوئے سند ساگرت سے تر جاتا ہے۔  
اعتراض۔ تیتڑے آپ نشد کی اس شرتی سے برہمہ گیان کی پراپتی کا پتہ تو  
لگتا ہے۔ مگر برہمہ آئند کا نہیں؟

جواب۔ تیتڑے آپ نشد بھریہ کہتی ہے۔ برہمہ سنت پچت۔ آئند ہے۔ اسی  
سچانند سے اکاش وغیرہ کی پیدائش ہوتی۔ اور وہی رس رُوب ہے۔ یہ رس رُوب آئند  
اہم برہمہ اسی کے واکہ گیان سے پراپت ہو کر برہمہ اور جیو کو ابکت کو ثابت کرتا ہوا مشکو  
کا باعث ہوتا ہے۔ اور جیو کو رُوب کے پاس جا کر شرفِ عن وغیرہ کے مادھنوں سے  
سنشے اور پرے آگیان سے چھوٹ کر ابھے پر کو حاصل کر لیتے ہیں۔ برہمہ اندری۔ من۔  
پران وغیرہ کی متاوشے نہیں ہے۔ برہمہ کسی کے آوہار پر نہیں ہے۔ وہ آئند اپنے میں  
سخت ہے۔ اور جیو سوائس کا رُوب، جانکر مونس کو پا جاتا ہے۔ وہی برہمہ آئند کے



سے مانا گیا ہے۔ جب بڑھتی کسی پر کار کی کلینا کرتی ہے تب وہاں ساکشی بھاو کا  
 پرکاشنے والا کیا جاتا ہے ؟

اعتراف۔ جب ساکشی روپتا اصل میں نہیں ہے تو پرمانما ہی کا کیا سروپ ہوگا ؟  
 جواب۔ پرمانما کا سروپ من بانی کا دوشے (راحت) میں ہے ۔

اعتراف۔ جب وہ من بانی کا دوشے ہی نہیں تو پھر میں کیسے اُس کا گہن کر دوں ؟  
 جواب۔ تب گہن مت گہن کر دو ۔

اعتراف۔ جب اُس کا گہن کو نامہن نہیں ہے تو پھر آپکا یہ کہنا کہ وہ چارے تے  
 ہی شیش رہ جاتا ہے ۔ بالکل غلط ہوا ؟

جواب۔ جو جو گہن نے گہن کیا ہے وہ آتما سے بھن دویت ہے ان سب کو بھنیا جان کر  
 تیل کے پر ہوتا روپ شیش (باقی) رہ جائیگا کہ نہیں وہی ست آتما ہے ۔

اعتراف۔ آپ نے دلیل سے آتما کو ثابت کیا۔ مگر اپروکش نہان کے لئے پرمان کی بھی  
 کچھ ضرورت ہے ؟

جواب۔ اپروکش تاکہ لئے کسی پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ روپ آپ  
 سو پرکاش ہے۔ وہی اپروکش تاکہ لئے کافی ہے ۔

اعتراف۔ آتما اپنی سو پرکاش تاکہ وجہ سے اپروکش تاکہ پرمان کو نہیں چاہتا  
 کم از کم اسی کا پرمان دیجئے ؟

جواب۔ گو روکھ دوارا شریوں کو گیان کی سیدھی کی نیت سنو۔ وہی بیان ہے  
 اور اگر تم انا تم دستو کا تیاگ نہیں کر سکتے۔ تو وہ چار کی شرن لو۔ اور بدھھی کے تمام کلی ہوئی  
 دستو کے اندر باہر پرمان کو اچھو کر دو ۔

ختم ہوا پنچدہشی کا دسواں نا ایک دیپ پر کرن جس میں ۱۰ شلوک ہیں اور ہم  
 اپنے طے پر ۱۸ پر گرا فوں اور ۳۰ پر چھیدوں میں بیان کیا ہے ۔

میں اور اسکا رشتہ کے اندر ہے +

اعتراض - مگر آپ کی یہ جگہ بھی بے دلیل ہے۔ جیسے گھٹ کا دیکھنا پر تیت ہوتا ہے۔ یہ باہر کا پرکاشنا ہے۔ اور اسکا رکی ویری کا چائنا انٹر کا پرکاشنا ہے۔ اس سے ساکشی کا انٹر باہر کا انچھو سے سندھ ہے۔ اور اس وجہ سے وہ بھی پرکاری ہوگا۔

جواب - یہ اندر باہر کا بدھتی کے متعلق ہے۔ ساکشی میں نہیں ہے۔ نادان بدھتی کی چھینا کہ ساکشی میں اپنی ان سمجھی سے آروپن کر کے رہتے ہیں +  
اعتراض - یہ کلید اگر شورنگوں کی ہے تو اس کا تذکرہ اور کسی نے کیوں نہیں کیا؟

جواب - نادان لڑکے اپنے گھر کی دھوپ کو اپنے ماتھے کی حرکت سے متحرک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دھوپ نہیں ہے۔ ویسے ہی نادان جی بدھتی کی چھینا ساکشی میں کتے ہیں۔ ساکشی نہ باہر ہے نہ بیچتر ہے۔ باہر کھیتہ صرف بدھتی رہتی ہے۔ اور جب یہ من بدھتی اور اندریوں کا ابھرا ہوا ہے تب بھی ساکشی پر کاشوان ہو کر ان کے ابھاد تک کو پرکاشنا ہے۔ ایسا گیانی مانتے اور بولتے ہیں +

اعتراض - چوہا مار کے اچھا وہ کوئی دلش تو ہے نہیں؟ ساکشی ایفیش کے کہاں رہے گا؟

جواب - دلش وغیرہ تمام کلپناؤں کا ادھشٹاں ساکشی ہے۔ وہ سرواگہ ہے اس کے لئے دلش کیسا؟

اعتراض - اگر ساکشی کا کوئی دلش نہیں تو ساکشی کو شامتروں نے سرب گت یا سرب ساکشی کیوں کہا؟ سرب گت کا مطلب صرف دلشوں میں رہنے والا ہے؟

جواب - سرب دلش کی بہنا سے ساکشی کو سرب گت کہا گیا ہے درندہ اصل ہیں تو ساکشی اسٹنگ اور اوپر بند ہے۔ اسی طرح سرب ساکشی سرب ورثیہ کی کلپنا کی دیشی

جواب: سناکشی بڑا کاری ہے۔ بد نظمی بڑا کرتی ہے۔ بد نظمی ہر وقت مانتی رہتی ہے۔ وہی کبھی کبھار ہوتی ہے کبھی چٹا کارہنتی ہے۔ بد نظمی سونپرکاش نہیں ہے۔ سناکشی پرکاش بھی سناکشی کے آدھین ہے۔ اس لئے سناکشی کا مانتا ضرور ہی ہے۔ اب مالک کا تازہ سناکشی ہر کارہنتی یعنی جنس کا مالک اور ماچ کرانے والا ہے۔ اور ناچ کے اچھے یا بڑے ہونے کا اہمائی ہے۔ اور اسی میں خوشی تلاش کرتا ہے۔ دشتے تماشائیکینے والوں کی طرح ہے۔ اور بد نظمی ناپنے والی ہے۔ جو جو کا کو برایت جوئی رہتی ہے۔ او باہا یاں باجے بجانے والے سا زندہ ہیں۔ جو ایں کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور اسی کے موافق باجے بجاتی رہتی ہیں۔ جیسا بد نظمی چاہتی ہے۔ ویسے ہی یہ سناکشی جاتی رہتی ہیں۔ اور سناکشی دیکھ رچراغ کی طرح پرکاش کیا کرتا ہے +

اعتراف: مگر سناکشی بھی وہاں کار کے ساتھ رہتا ہوا کاری ہوتا رہتا ہے۔ جواب: نہیں۔ چراغ تو اپنی جگہ پر ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ وہ وہاں سے اُڑا رہا ہے۔ یہ اس کا کام صرف پرکاش کرنے کا ہے۔ یہی دانت سناکشی کی جی ہے +

## تیسرا چوہ چھید سناکشی

اعتراف: سناکشی کو باہر بھیت سب کا پرکاشک مانتا ہے۔ ویل ہے۔ وہ وہاں آدینک آپ نشہ کرتی ہے۔ کہ سناکشی نہ کسی کا کارن ہے نہ کارج ہے۔ نہ کسی کے باہر ہے نہ بھیت ہے +

جواب: یہ باہر بھیت کا خیال صرف شریر کی نسبت سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو شریر ہے باہر ہیں وہ باہر اور جو شریر ہے اندر ہیں وہ اندر کہتے جاتے ہیں۔ سناکشی میں درجہ باہر بھیت کی کاپنا نہیں ہے۔ شریر کے باہر بھیت چہرے کو دیکھ رہا ہے۔

اعتراض۔ کیا کر کے یہ کہئے۔ کہ کیا وہ چار سے بندھ کی پورتی ہوتی ہے؟  
 جواب۔ برتہ اور جبڑے کے چار سے بندھ کی پورتی ہوتی ہے۔ جیتا تک دونوں  
 کی ایکتا اچھی طرح ذہن نشین نہ ہو جائے۔ تب تک وہ چار بند نہ ہو۔ چار لچھا سں سہتا ہنگا  
 جیو ہے۔ اس کو دیدہ کا ابھان رہتا ہے۔ اور کام وغیرہ کی ورتیوں میں پھنس پھنسا کر  
 ٹوٹے ٹوٹے روپ بھوک کی بندھ میں پڑا رہتا ہے۔ پہلے جیو انتر لکھی ورتی 'اہم' (بہن)  
 ایسے میں کرے۔ اور وہ روپ 'اوم' (رہا) ورتی کو باہر تسلیم کرے۔  
 اعتراض۔ تب تو ناک کا بن اندریوں کے بیوہ و فصول ہی ٹھہرے؟

جواب۔ انتر لکھی ورتی سامانیہ روپ سے ہوتی ہے۔ اس لئے اندریوں  
 کے بیوہ کو نقصان نہیں پہنچتا۔ صرف اتنا کہتا ہے کہ 'اہم' روپی انتر لکھی ورتی میں  
 میں ہوں۔ اور شد بد پیرش۔ روپ ررس۔ گندھ کو اپنے سے علیحدہ ماننے لگے۔ یہ  
 جیو کا روپ ہے۔ پھر رہا تھا کہ روپ کو جو سمت۔ آند۔ اور چھین کشن ہے سمجھ کر  
 رہا تھا کہ روپ کرنا۔ اوم روپ میں کی ورتی روپ کر یا کو اور تمام وشیوں کو اکٹھا کر کے  
 ساکشی پر ہتم میں تصور کرے۔ کہ ساکشی ویکٹا سنتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سادھن ہے  
 جیسے نامک میں کسی جگہ رفاہ ناچ رہی ہے۔ اور نامک شالا۔ بیوہ اور سب کو چرلج  
 پر کا شتا ہے۔ اور جیت سب چلے جائیں تب وہ ان کے اچھا اور وحد و میت کو بھی  
 پر کا شتا رہتا ہے۔ دیکھ یہی ساکشی بھی اہنگار۔ بدھتی۔ جاگرت۔ تپن۔ وغیرہ کو پر کا شتا  
 ہے اور ان کے نہ رہتے پر ان کے اچھا کو بھی پر کا شتا ہے۔ اس طرح چنتن کرنا چاہئے۔

دوسرا پرکرن  
 نامک کا تماش

اعتراض۔ جیت ہی سب کو پر کا شتی ہے تب ساکشی کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

ادھم اور منشیہ شری میں ادھم شری والا پر تیت ہوتا ہے ؟  
 ایک جنموں میں ایسور کا بھجن کئے اور ورن آئرم وغیرہ کے کرموں کو شروہا  
 کے ساتھ پریشور کے ارپن کرتے رہنے سے شرون - تن - یثیاس میں پرورتی  
 ہوتی ہے - جو برہم گیان کے سادھن ہیں - ان سے جب گیان ہو جاتا ہے تب وہ  
 آئند پر ماتا ہی رہ جاتا ہے - اور سب کا آس ہو جاتا ہے - پہلا سادھن ایسور کا بھجن ہے  
 دوسرا سادھن شرون وغیرہ کی رچی ہے - تیسرا سادھن شرون من وغیرہ میں پرورتی ہے  
 اور انہیں بے دریت کا ایجاد ہو کر ادوبت کی پراپتی ہوتی ہے ؟  
 اختر اخص کیونکہ آپ نشدیں کہا گیا ہے - کہ جاگرت - سوچن - سوچینی روپ  
 پنچ کو جو پرکاش ہے وہ برہم ہیں ہی ہوں - اس گیان سے پرش کے بندھن چھوٹ  
 جاتے ہیں - اور یہی موکش ہے - پھر آپ کیوں کہتے ہو - کہ پر ماتا کا باقی (شیش) رہنا  
 گیان کا پھل ہے ؟

جواب - ادوتیہ برہم میں دراصل بندھ موکش کا ردین نہیں ہو سکتا - دکھی  
 ہونا - دکھ کو ماننا یہ بھرم ہے - اور یہی بندھ ہے - اور آئند سروپ میں سخت ہونا  
 کی ضرورت ہے - یہی موکش ہے - یہ کیونکہ آپ نشد کے کئے کا مقصد ہے ؟  
 اختر اخص - موکش کے واسطے وچار کی خواہش نہیں ہوتی - گیتا میں کہا گیا ہے  
 کہ کر کے جنگ وغیرہ راجاؤں نے سن سن سدی پراپت کو دیتی ہے ؟  
 جواب - بندھ اگیان سے ہوتا ہے - جب تک گیان سے اگیان کا ناش نہ ہوگا  
 تب تک موکش کیسے ہوگی - اور گیان کا تعلق وچار سے ہے - اس لئے گیان کے ساتھ  
 وچار کی خواہش ضرور ہی ہوتی ہے - سگیتا میں جو جنگ وغیرہ کی سن سدی کا ذکر آیا ہے  
 وہ سن سدی اتنے کرن کی شدھی سے ہے - موکش نہیں ہے - اس لئے اس سے بروہ  
 نہیں پرگٹ ہوتا ؟

# دسواں پر کرن نامک دیپ

## پہلا پرچھید

### اوتھیا روپ ایواو

اوتھیا روپ ایواو۔ مند بڑھی جگیا سٹوٹش پر پنچ پر ہمہ اتم روپ کے گیان کے واسطے برہم دیتاؤں نے اوتھیا روپ ایواو کینا کا کھن کیا ہے۔ وہی یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ جگت کی اُفتی سے پہلے جو سچائی۔ وچائی اور سوگت بھید سے دہنت سچا ہوتا تھا۔ مانتا تھا اسی آپ ہی اپنی مایا سے شر برہمن میں داخل ہو کر اس جگت کو رچا۔ چھاندو کہ آپ نشد میں اڈا لگ مہیشور اپنے بیٹے سویت کینو کو کہتے ہیں: اے بیٹے! یہ جس قدر جگت تو بیکھتا ہے۔ یہ اُپتی سے پہلے یہ مانتا روپ ہی تھا۔ جیسے گھڑا ایندیش سے پہلے رتی ہی تھا۔ وہ پر مانتا سچائی۔ وچائی۔ سوگت بھید سے رہنہ ہے! اور ہر آریہک اپنشد میں یہ مانتا جینن اُتھ روپ اور پورن بتایا گیا ہے۔ شویتا تنوتر آپ نشد میں برہمہ کی مایا شکتی کو پر کرتی کا نام دیا ہے۔ اسی پر کرتی سے پر مانتا جگت روپ ہوتا ہوا بھی زوکار رہتا ہے! اسی وجہ سے اُس کو مہیشور کہتے ہیں۔ اسی مہیشور نے شر برہمن وغیرہ جگت کو جیو روپ کر کے رچا اور آپ سب میں دبا پت ہے۔

اعتر احسن ساگر پر مانتا سب میں دیالک ہے تو وہ پوجا کے قابل اور اُتم ہے مگر پوجا کرنے والا اہم ہے۔ ایسا بھید نہ پر تیت ہونا چاہئے۔

جواب۔ یہ جو اُتم اور اہم پر تیت ہونا ہے وہ سو بھاو سے نہیں ہے بلکہ شر برہمن روپ اپادھی کی وجہ سے ہے۔ وہی پر مانتا دیتاؤں کے شر برہمن میں اُتم شر برہمن والا اور

ضرور ہے۔ آتم گیتا میں ایسا کہا گیا ہے۔ وچار کی مدد سے جو میرے ساکشاںکار  
 کرتے تو اس سے کہہ دے وہ میری آپاستا کرے۔ اور من میں شنگا نہ کرے۔ کہ پر ماتما  
 ساکشاںکار ہو گیا نہیں۔ کچھ دنوں پہلے آپاستا کا پھل آپ ہی پراپت ہوئے  
 لگے گا جیسے پرقتوی کے پیٹھے دبا ہوا ناج کبھی نہ کبھی پیدا ہو کہ رہتا ہے۔ میرا  
 دھیان ساکشاںکار کا مان ہے۔ جیسے پرقتوی میں دبے ہوئے غلہ کی وجہ سے  
 پرقتوی کہ پھٹنا ہی آپاستا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے  
 اسی طرح وچار پر پرت پرش کو میری پراپتی کا سادھن میری آپاستا ہی ہے۔ من روپ  
 پرقتوی ہے۔ بدھنی روپ کدالی ہے۔ اس بدھنی سے من کو کھجور دے۔ اور ایک گج  
 بنائے۔ اور گج وھیان روپ کو پراپت کرے۔ گیان سے خالی پرش کو صرف مھیان  
 کا ادھکار ہے۔ اس کے سوا اور بھی کئی پرمان ہیں۔ اگر برہمہ کا انجھونہ ہوا ہو۔ تو  
 اس طرح آپاستا کرے۔ کہ میں برہمہ ہوں۔ دیوتا کی آپاستا سے غایب دیوتا  
 بھی پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ آتما تو سب سے نزدیک اور سب میں ہے۔ یہ تن کا ل  
 آپاستا سے پراپت ہوتا ہے۔ برہمہ وھیان کا پھل پرتیکش سیدھ ہے۔ دھیان  
 کرتے رہنے سے آتما دیہ۔ اور اہم پرش کا بھرم خود بخود کم ہوتا جائیگا۔ جواہیا بھی  
 دھیان نہ کرے وہ آدمی نہیں بنتا ہے۔

ختم ہوا پنچہ شی کاٹواں پر کرن۔ جس میں ۸۸ شلوک ہیں۔ اور ہم نے  
 اپنے طور پر سات پرچھیدوں اور ۵۵ پیرا گرافوں  
 میں بیان کیا ہے

جواب - زرگن اپنا سا ہی سے تو گیند پیا ہو کر موکش دلا دیتا ہے۔ (اس میں نص اٹھانے کی کون سی بات ہے۔) - ترنگہ تاپنی آپ نشد کا پہلا پرمان دیدیگیام پر سن آپ نشد کہتی ہے۔ جو پرش تین ماتا والے اونکار روپ اکثر کو زرگن پر مانتا سمجھ کر دھیان دھرتا ہے۔ وہ پہلے بیچ روپ سورج کو پراپت ہوتا ہے۔ اور تب سارے پاؤں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جیسے سانب کچلی کو چھوڑ دیا کرتا ہے۔ تب ایسے زریا پرش کو سام دید اجمانی دیوتا اگر برہمہ لوک میں لیجاتے ہیں۔ تب وہ پرش زرگن پر مانتا کا اپنا سک سمٹتی لنگ شریروں کے اجمانی ہرنیہ گرجے سے پسے زرگن برہمہ کا انجھو کرتا ہے یہ پرمان ہے +

اختر آض - پرسن آپ نشد کے اس پرمان سے تو سکام لوک کی پراپتی کا انجھو ہوتا ہے۔ موکش کا انجھو تو نہیں ہوتا +

جواب - برہمہ کا انجھو کرنا۔ اور برہمہ کا ساکشا تکا رک کر ناموکش ہے۔ ویاس جی نے سوتروں میں صرفت اہنگہ اپنا سک پرش کو برہمہ لوک کی پراپتی کا مستحق بتاتے ہیں۔ اور وہی کو نہیں۔ کیونکہ ان کا سنگاپ ویر طرہ ہو گیا ہے +

اختر آض - اگر سکام زرگن اپنا سا کر تیدالوں کو برہمہ لوک کی پراپتی ہوتی ہے تو پھر تئو گیان کس سے حاصل ہوتا ہے +

جواب - زرگن اپنا سا کی طاقت سے برہمہ لوک میں اپنا سک تو تئو گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور تب وہ پھر جنم مرن میں نہیں آتا۔ دیدوں نے پر نو راوم کی زرگن اپنا سا بیان کی ہے۔ کہیں کہیں جگن برہمہ کی بھی اپنا سا کا ذکر آیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ بعد کو زرگن برہمہ کی اپنا سا ہو سکے۔ کچھ وئی آپ نشد میں چمکنے چمکتا کو زرگن برہمہ کی پراپتی کی اچھیا کا پردیش دیا ہے۔ جو زرگن برہمہ کا ساکشا لکار ہے۔ اسی جنم میں ہو یا مرنے کے بعد۔ اس سے کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن وہ ہوتا



جواب نہ تمہارا کتنا سچ ہے۔  
 اعتراض نہ اگر میرا کتنا سچ ہے۔ تو پھر گیان سے کتنی کا بلنا آپ کیسے کہتے ہو؟  
 جواب نہ کہ گن اپاسک کو اپنے ملکپ سے سلگن برہمہ اور بزرگن اپاسک کو  
 بزرگن برہمہ کی پستی کے ملکپ کی وجہ سے پرستی ہوتی ہے۔ ہم اس موقع پر  
 استاء ہی کہتے ہیں۔  
 اعتراض نہ بزرگن اپاسک مانیک کرنا ہے۔ اس سے موکش نہ ملے گی۔ کیونکہ  
 کرنا ہے نہیں بلکہ کہانی سے کتنی کا بلنا شاستر بتاتے ہیں۔  
 جواب نہ بزرگن برہمہ کی پرستی اور موکش میں صرف نام ماتر کا بھید ہے۔ اصل  
 میں کوئی بھید نہیں ہے۔ سروپک میں سمجھت ہو جانے کا نام موکش ہے۔ سموادی  
 بھرم بھی تو نام موکش ہے۔ سموادی بھرم بھی تو نام ماتر کے لئے بھرم ہے۔ واسطو  
 میں تو وہ اتو گیان ہی ہے۔ اس کرنا روپ بزرگن اپاسک سے گیان پیدا ہوتا ہے۔  
 گیان سے مول اوڈیا کا نامش ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ گیان کا سادھن ہو جاتا ہے۔  
 اعتراض نہ بزرگن اپاسک سے موکش کا پھل ہو جاتا ہے۔ اس کا پرمان کیا ہے؟  
 جواب نہ سر شیکھ پانی آپ نشد کہتی ہے۔ بزرگن برہمہ کی اپاسک سے کامنا  
 جاتی ہے۔ انا تم پر ارتھہ بھیا بھاستے ہیں۔ مینپ میں روڈیا کا بھرم دور ہو جاتا ہے  
 بھو بھوانی اکیت کام کی پرستی ہو جاتی ہے۔ اور جیسے گرم تو ہے پر پانی کی ٹونہ سیننے  
 سے وہ کسی بہا جذب ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی بھوش بزرگن برہمہ کا روڈی کا سادھن  
 کر کے بزرگن برہمہ کو پاپت ہوتا ہے۔ شریرا و نا غریوں کا بھوان جانا رہتا ہے۔ اور  
 بھو بھوان پر مینو روپ اور پر مینو برہم روپ نظر آتا ہے۔ جہاں ہے۔ امرتہ۔ اور  
 اتم ہے۔ برہما جی آپ نشدوں میں کہتے ہیں۔ یہ راویئے تم سے بیان کیا ہے؟  
 اعتراض نہ اگر بزرگن اپاسک سے موکش ہوتی۔ تو پھر گیان کی پرستی کیا رہی؟

تیرھ درت میں پھنسے رہتے ہیں سو وہ اپنا وقت کھوتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص اصل  
مٹھائی کو چھوڑ کر اپنے غالی ماتھے کو چاٹا کرے۔ ایسا ان کا حال ہوتا ہے۔  
اعتراف۔ یہ مثال وچار کے چھوڑنے والے بزرگن آپاسا کرنے والوں پر  
صادق آسکتی ہے۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ وچار کے ساتھ آپاسا ہونی چاہیے۔ جو چٹ کا بیکر  
ہے وہ ساکشا نکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے ساکھیا نام جو وچار ہے اس کو نہ چھوڑنا  
چاہئے۔ بزرگن آپاسا اور وچار دونوں ضروری ہیں۔ سگیتا میں بھی بقول ان کے آپاسا  
کہا ہے۔ بزرگن آپاسا اور وچار کا چل ایک ہے۔ شرعی بھی وچار اور بزرگن آپاسا  
کا یہ مان ہے۔

اعتراف۔ ساکھیا وچار کو کہتے ہیں۔ اور یوگ بزرگن آپاسا کو کہتے ہیں۔ اس  
ساکھیا اور یوگ دونوں کو قبول کرنا چاہئے۔

جواب۔ یوگ اور ساکھیا کا مت جہاں جہاں شرعی کے موافق نہیں ہے۔ وہ  
متھیا ہے۔ اس لئے اس کا تیاگ ضروری ہے۔

اعتراف۔ اگر تھوکیان سے پہلے بھڑیر چھوٹ گیا۔ تو آپاسا کرنے والے کی  
سگیتی نہ ہوگی۔

جواب۔ تو کیا ہرج ہے۔ وہ مرتے جنم میں تو بھتی ہوگی۔ مرتے وقت جس  
چنتا ہوتی ہے۔ وہ مرتے جنم میں وہی پراپت ہوتا ہے۔ شرعی اور گیتا ایسا ہی  
ہیں۔ جس شے میں جو کا چٹ لگا ہے۔ اس کے ساتھ جیو پراپ کو پراپت ہوتا ہے  
اور پراپ جیو لگنی کے ساتھ من کے سمت بندھک والی چیز کو پراپت ہوتا ہے  
اعتراف۔ ایت مٹی ہو گئی۔ یہ تو آپ کے شرعی پراپ سے ثابت ہے۔  
اور نارت کال میں گیان سے کہتی ہے۔ اس کی بریت نہیں ہوتی۔



وہ گیان سے کھڑا ہوا پیدھا ہوا بھلاہ جو گیان کے ناش کے ساتھ دس کا بھی ناش ہوا  
جاتا۔ جو کچھ اسوٹوں کے میل سے پیدھا ہوا تھا وہ ان کے دور ہونے کے بعد سے  
دور ہو جائے گا۔ شیشہ منہ کا عکس دکھانا ہے۔ شیشہ ہٹائیں کہ عکس گیا نہیں۔ برہم  
نشہ ہے اس کا کبھی اجھا نہیں ہوتا۔

اعتراف۔ جیسے گیانی کی برہم روپنا ہے ویسے ہی آپا سگ کی بھی برہم روپنا ہے  
جواب۔ یہ نادانوں کی گفتگو ہے۔ نادان سانپ کی بھی برہم روپنا کو مانتے  
ہیں۔

اعتراف۔ نادانوں میں بھی برہم روپنا موجود ہے۔ ان کو گیان نہیں ہے  
اس لئے موکش نہیں ہوتی۔

جواب۔ ویسے ہی آپا سکوں کو بھی برہم روپنا ہے۔ مگر ان کو اپنی برہم روپنا  
گیان نہیں ہوتا۔ اور وہ موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔

اعتراف۔ جب آپا سنا سے موکش نہیں ہوتی تب شاستر کیوں آپا سنا کی تعلیم  
دیتے ہیں؟

جواب۔ اور کاموں سے آپا سنا کا کام اچھا ہے۔ اس لئے شاستر آپا سنا کی پراپت  
کرتے ہیں۔ بھوکے مرنے سے بھوسہ کھانا نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بدھ متی مان لوگ بدھ متی  
کو بھوسہ کھانے کی ہائے دیتے ہیں۔ جن کو سب کچھ میسر ہے۔ وہ کیوں بھوسہ کھاتے  
دھیان کی گیان کے ساتھ برابری نہیں ہے۔ جب نکل ہی مڑھتے ہیں وہ کرم کریں۔  
اور جو مڑھتوں سے کچھ اچھے ہیں آپا سنا میں لگیں۔ اور پیدھا ہوا شاستر بھی انتہہ کرنے کے  
نکل ہو جانے سے گیان کے اوندھ کاری ہو جائیں گے۔ تب کئی کا پد پائیں گے۔ شاستر  
کی تعلیم کی یہ غرض ہے۔

اعتراف۔ سموا دی بھرم آپ تو یقیناً خود گیان ہو پ نہیں ہوتا۔ مان سموا دی

اعتراف۔ تب کے بغیر گمان نہیں ہوتا۔ شری ایسا کہتی ہے۔  
جواب۔ جس تب سے گمان ہوتا ہے وہ دریا و دریاپ دینے کے تب سے  
مختلف ہوتا ہے۔

اعتراف۔ اگر گمان کا تب بھن ہے تو پھر وہ یا اس وغیرہ میں یہ طاقت  
کے آتی ہے۔  
جواب۔ دریا میں دو نوں قسم کے تب کئے تھے۔ جو ایک ہی طرح کا تب کرتا  
ہے۔ اس کو ایک ہی پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ گمان کے تب سے گمان۔ اور دریاپ  
کے تب سے دریاپ کی طاقت آتی ہے۔

اعتراف۔ تھوڑا کوراں کلج جو ہار کی اچھیا نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ سب کو چھیا  
کھینچے ہیں۔ مرقیہ مرگ ترشیا کے حل سے کوئی نہانے یا پھیلنے کی اچھیا نہیں کرتا۔  
جواب۔ گمانی کو اچھا نہ ہو مگر برابر بھس اس کو سب کچھ کنا پڑتا ہے۔ مگر  
اس کی برہمہ نہ ہوتا کوئی نہیں ہے۔ ایسا سب کی برہمہ نہ ہوتا دھیان کی وجہ سے ہے۔  
اس کو اپنا دھیان نہیں ہے۔ بلکہ وینو کا دھیان ہے۔ جو اس تو میں نہیں ہے۔  
اعتراف۔ دھیان کرنے سے جو وینو کا رگوپ پر گٹ ہوا ہے۔ وہ واسٹو کیوں  
بہن ہے۔

جواب۔ کیونکہ وہ دھیان سے پر گٹ ہوا ہے۔ جس کا جوا دھیان سے ہوتا  
ہے اس کا اچھا بھی ہو جاتا ہے۔ کسی شخص نے باتوں کے سلسلہ میں کام دھینو گائے  
کا نقشہ دکھایا۔ جب تک گفتگو ہے تب تک وہ موجود ہے۔ گفتگو کے بعد اس کا خاکہ ہے  
اسی طرح دھیان کی چیز صرف دھیان کی حالت تک رہتی ہے۔ مگر جس کو برہمہ نہ ہوتا  
جاتی ہے۔ وہ اعلیٰ ذاتی۔ اور اپنا رُوپ ہے۔ اس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ یوں سمجھو جس  
چیز کو چراغ نے دکھایا وہ چراغ کے بجھنے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ برہمہ نہ تو توڑتا ہے

اعتراض۔ اکیان نہ ہو کر تھوڑا سا کوہ و صحاری ہونے کے سبب سے یا  
کے زیر اثر ورن آشرم کا شے تو ہے۔ آتما میں بیشک یہ شے نہ ہوگا۔

جواب۔ شاستر کہتے ہیں۔ گہانی وہ ہے جس میں اہنگتا۔ متا۔ راک۔ و دیش  
ایرتا۔ و جھ و غیرہ نہیں ہے۔ اُس نے جگت کو متھیا شے کر لیا۔ ستر و پرے چلے گئے  
دور۔ پر و کس گیان ہو گیا۔ وہ چاہے سیا دھی اور گرم کر کے خواہ نہ کرے۔ وہ گت  
رُوپ ہے۔ اب اُس کو کرنا دھڑا کیا ہے۔

اعتراض۔ بانس کے دور کرنے کے لئے دھیان کرنا چاہئے۔  
جواب۔ جب یہ بھلی پرکار نہ رہے ہو گیا۔ کہ آتما کے سوا یہ آتما جگت کا نظارہ  
بازیر کا کھیل ہے۔ تو پھر دھیان کیسا اور کس کا؟ جس کو پر سنگ ہے اسی کو اتنی پر سنگ  
کا ڈر ہے۔ گیان سے تو بدھی نشیدہ کا تیاگ ہو چکا ہے۔

اعتراض۔ ادا کا گہانی ہے۔ اس لئے اُس میں بدھی نشیدہ کا خیال  
نہیں ہے۔ مگر گیان وان کا اکیان جاتا ہے اُس کو تو ضرور ہی بدھی نشیدہ کا خیال  
اور ادھکار رہیگا؟

جواب۔ گیان وان نے سب کچھ جان لیا۔ اب اُس کو شاستر تک جاننے کا ادھکار  
نہیں رہا۔ شاستر کا ادھکار اُس کو ہے۔ جو کچھ جانتا ہے اور کچھ نہیں جانتا۔ بالک کی طرح  
گہانی کو بھی بدھی نشیدہ شاستر کا ادھکار نہیں ہے۔

اعتراض۔ جو ویاس وغیرہ کی طرح ورا و مٹاپ (دو دھماکے) سکتا ہے وہ گہانی نہ  
جس میں یہ طاقت نہیں ہے وہ گہانی ہی نہیں ہے؟

جواب۔ یہ طاقت گیان سے نہیں آتی یہ تپ کے بل سے آتی ہے۔  
اعتراض۔ کیا ویاس وغیرہ گہانی نہیں ہے؟ پھر وہ بدھی کیسے دیتے تھے؟  
جواب۔ وہ تپتوی بھی تھے۔

**جواب**۔ تھو دیتا کو گیت کے چنتن کا اچھا دھیان سے نہیں بلکہ گیان سے ہوتا ہے۔

**اعتراف**۔ تھو دیتا کو بھی موکش کی بندھن کے لئے بہرہ دھیان کرنا لازمی ہے؟  
**جواب**۔ تھو دیتا کو دھیان کرنے کی ضرورت نہیں مکتی گیان سے ہوتی ہے دھیان سے نہیں ہوتی۔ شاستر ایسا ہی دھنڈلہ پڑھتا ہے۔ گیان ہی سے وہ بہرہ کیونکہ کی پاتی ہوتی ہے۔ گیان ہی سے جیون مکتی ملتی ہے۔ گیان ہی سے جہنم مرن ہو کر ہوتا ہے۔ گیان کے سوا موکش کا اور کوئی مارگ نہیں ہے۔ سدا پرکاش آتما کو جان لو۔ بندھن کٹ گیا۔ تھو دیتا کو اختیار ہے دھیان کرے خواہ نہ کرے۔

**اعتراف**۔ اگر تھو دیتا دھیانی نہ ہوگا تو بھر بھی بنا رہیگا؟  
**جواب**۔ تھو دیتا کی باہر بھی برتی سے موکش کا ناش نہیں ہوتا۔ باہر بھی برتی لاکھ ہوا کرتے اس سے نقصان ہی کیا ہے؟

## سائلوں پر تجویز

### گیان

**اعتراف**۔ تھو دیتا میں باہر بھی برتی سے اتنی پرسنگ کا دوشن آجائیگا؟  
**جواب**۔ تھو دیتا کے متعلق کچھ پرسنگ کہا جاتا۔ اتنی پرسنگ کا دوشن کیسے آجائیگا؟  
**اعتراف**۔ سپر نٹ نام پر صحت یہ نہ شاستر کی ہے؟  
**جواب**۔ یہ بدھی نشیدہ آگیا کی کہ ہے۔ گیانی کے لئے نہیں ہے۔ دوشن آشرم۔ دوسے دوسے اور اس انتخاب ان چاروں کا اجماع جس کو ہے اس کے لئے شاستر دوسرے نشیدہ کا برن کرتے ہیں گیانی کو کسی کا اجماع نہیں ہے۔ چنگی اس سے کی جاتی ہے۔ جس کے پاس مال جو جس کے پاس مال ہی نہیں ہے اس سے کیا ملے گی؟

اُس کے بھانسنے کے لئے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے گیانی کیوں  
چنیت کی درتی کا نرو دھ کر کے لگا وہ آپ پر گھٹ پر تیت ہے۔ ایک مرتبہ ورتی  
اُرتے ہوئی۔ اور وہ گھڑے کی طرح خود پر تیت ہونے لگا۔

اعتراف اُٹھ۔ بہرہ مند ہو کر کاش ہے۔ مگر پڑھی چھن چھن بدلنے والی ہے۔ اس لئے  
اُس کو تو بہرہ مند کے سا کشتا نکا دیکھنے کے لئے ایک گار کرنی پڑتی ہوگی؟

پتھو اب۔ یہ اعتراض تم کو گھڑے کے گیان کے متعلق کرنا چاہئے تھا۔ گھٹ  
بڑھتی کی درتی کا نام گھٹ گیان ہے۔ اس بڑھتی کی درتی لکھ لکھ بدلتی رہتی ہے۔ اور  
اور گھٹ کے جاننے کے لئے اس کو ایک گار کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر ہم نہیں دیکھتے۔  
کہ گھٹ کے جاننے کے واسطے کوئی بڑھتی کی درتی کو ایک گار کرتا ہو۔ جب گھٹ  
کے گیان کے لئے بڑھتی کی ایک گار کی ضرورت نہیں۔ تو پھر بہرہ مند کے جاننے کے  
لئے کیوں اُس کی ضرورت ہونے لگی؟

اعتراف اُٹھ۔ گھڑے کا گیان بڑھتی کچھنک ہوتے ہوئے ایک بار نشے کر لینے  
کی وجہ سے گھٹ کا بیوناہ ہمیشہ کے لئے ہوتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے بڑھتی کی  
کی ایک گار کی ضرورت نہیں ہوتی؟

جواب۔ تو پھر آتما کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھ لو۔ جب ایک مرتبہ دیکھ لینے سے  
ہمیشہ کے لئے گھڑے کا گیان ہو گیا۔ اور جہاں چاہے گھڑے کو وہاں لی جائے۔ اور  
اُس پر بل بھر کر لے۔ ویسے ہی ایک مرتبہ آتما کے نشے کر لینے سے جب جب گیانی کو  
اچھیا سو تپ نہاں دھیان کرنے اور من کہنے سے اتم گیان ہو گیا کرے گا۔ چنیت کی  
کی ایک گار کی گمانی ضرورت رہی؟

اعتراف اُٹھ۔ آپا سنگ آپا سید دیو کے دھیان کرتے وقت جات کے پدارتھ کا  
چنیت نہیں کرنا کیا یہی حال بہرہ مند گیانیوں کا بھی ہوتا ہے؟



کے پریت کا سترن رکھتی ہے۔ ویسے دریا پار ہی ستری کو بھی وقت پر بچھ کا کام کاج کا خیال نہیں چھوڑنا۔ اور جیسے کسی کھانے میں بک کم چڑ جاتا ہے۔ کسی میں جل زیادہ پڑتا ہے۔ کوئی چینی پتی رہ جاتی ہے۔ کوئی پک جاتی ہے۔ اسی طرح آپاسک کی پریت سنسا سے مٹتی جاتی ہے۔ کوئی بیوہ مارتا ہے کوئی نہیں بٹتا۔ مگر توتو ویتا کا یہ حال نہیں ہوتا۔ وہ سنسا رکاوٹ بھی اچھی طرح کرتا ہے۔ کیونکہ گیان سنسا رہیو مار کا بروہی نہیں ہے۔ گیان تو صرف یہ بتاتا ہے کہ جلت رہتا اور آسٹا ہے۔ اور آٹما چین روپ ہے۔ اس گیان کا بیوہ مار کے ساتھ کیوں اور کیسے بروہہ ہونے لگا۔ بیوہ مار تو میں۔ اندریاں نہ تھریں۔ گھر وغیرہ کے کام کا سا دھن ہے۔ یہ تو گیانی کا ناش نہیں کرتا۔ وہ تو اس کو تارہا بھی اس سے پرے رہتا ہے۔

**اعتراف**۔ گیان گویشیوں کا ناش نہیں کرتا۔ مگر چیت کا ناش تو کرتا ہے اس نے گیانی کا بھی بیوہ مار جیسا چاہئے ویسا کبھی نہ نیگا۔

**جواب**۔ چیت کا ناش کرتا ہے وہ صرف جلیا سوہے گیانی نہیں ہے۔

**اعتراف**۔ کیا آپ نے کہیں ایسا گیانی دیکھا بھی ہے؟

**جواب**۔ گھٹ کے تھوڑے والے پرش نے چیت کا ناش روپ چیت کی ایک گرتا کو نہیں کیا یہ ہم نے دیکھا ہے۔

**اعتراف**۔ گھٹ تو استھول ہے۔ اور اتنی پرگٹ ہے۔ اس کے جاننے کے چیت کی ایک گرتا کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر برہمہ تو بہت شوکتھم ہے۔ اس کے لئے چیت کی ایک گرتا کی ضرورت ہے؟

**جواب**۔ برہمہ کی شوپرکاش آتم روپتا کی وجہ سے گھٹ کی اتنی پرگٹا ہے۔ جس کے سبب سے گھٹ کے جاننے کے لئے سورج وغیرہ کی روشنی کی ضرورت ہے۔ گھٹ بغیر سورج اور آنکھ کے نظر نہیں آتا۔ مگر آٹما اس قدر شوپرکاش ہے۔ کہ

لگنے کی نیت سے ابھی پوتاری باجر کے پاس گیا۔ راجہ نے کچھ نہیں دیا۔ تب برہم  
 ری بولا کہ اسے راجا! چار عورتیاں (اڈان۔ ویان۔ ستان۔ ایان) کو وہ ایک دیو  
 (بان) لنگتا ہے اور وہی سب ایک کارکشاک ہے۔ تو نے اس کو آن نہیں دیا  
 یہی منتر پڑھ کر اس برہم چاندی نے بھکشاٹن کیا +  
 اور پیش کو مرن پر نیت آپاسا کرنا چاہئے۔ آپاسنا آپاسک کے آوجھیں ہے۔  
 آپاسا کرتے ہیں۔ اُن کی آپاسا ویرٹھ ہوتی ہے۔ اور جاگرت کی طرح سُپن میں بھی  
 اسنا ویرٹھ کی جاتی ہے۔ جاگرت میں ویدیا تھی سُپن میں بھی وید پڑھا کرتا ہے۔  
 جیسے گائتری کا جینے والا سوین وغیرہ میں جب کرتا ہے۔ ولینا ہی دھیانی بھی سپن  
 ن دھیان کی پراتی کر لیتا ہے۔ کیونکہ آپاسک آپاسا کی تمام پرودھیا چیت کی ویرتوں  
 چھوڑ کر صرف آپاسیہ دیو کی بھاوانا کو مضبوط کرتا رہتا ہے۔ اور جاگرت اور سُپن  
 میں ایک بھاوا والا بنا رہتا ہے +

## چھٹا پرچھید

### گیان اور دھیان

اعتراف۔ مگر جب پرار بدھ کرم کے وشیلوں کا انجھو کسی آپاسک کو ہوتا ہے

پیشہ آپاسا کی ورتی کا ویرٹھ ہونا بند نہیں ہوتا +

جواب۔ اگر پریت اور پریت بہت ویرٹھ ہو جائے تو وشیلوں کے انجھو

یہ وقت بھی آپاسا دور نہیں ہو سکتی۔ برہمی، جلیں عورت کو جب دُر اچار یہ کے

ت گھر کا کام کاج نہیں چھوڑتا تو پھر آپاسک کیسے چھوڑنے لگے +

اعتراف۔ مگر دُر اچاری عورت کا وقت پر گھر کے کام کاج کا اچھا تو ہوگا +

جواب۔ جیسے تھی ورتا ستری گھر کے کام کاج میں لگی ہوئی بھی اپنے پتی

میشک آپ نشہ کی بانی ہے۔ برہمہ و تشہ نہیں۔ اور نہ مافقوں سے بکرا اچانا ہے  
 کھٹے کی آپ نشہ سنائی ہے۔ مگر برہمہ۔ تشہ۔ پیر۔ روت۔ رمن۔ گندھ نہیں ہے  
 ایسا جان کر اُس کی اپاسنا نہ کھاتی ہے۔ سو یا سحی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اعتراف  
 آپ تشہ اور سہو نے برہمہ کی ایکتا روپ کی اپاسنا نہ دیا ہے۔  
 اعتراف سحی سو یا س نے تانا ہے۔ کہ برہمہ میں گنوں کو اکٹھا کرنے اپاسنا کر دیا  
 برہمہ میں گنوں کا اکٹھا کرنا ممکن نہیں ہے۔  
 خواہ اس سے بھاری سمجھ میں جن بات د اُسے تو کوئی کیا کرے۔ اُن کا مطلب  
 گنوں کے اکٹھا کرنے سے ایکتا دکھائے گا ہے۔  
 اعتراف سحی سائنہ روپ گن اور سہو و غیرہ کا ابھاد ایک ساتھ نہیں ہوتا  
 پھر اپاسنا کیسے کی جائے۔  
 جواب۔ تھو کے اندر گنوں کا ابھاد بھی تھو کو لکھاتا ہے۔ اس لئے اُس کو  
 اس طرح لکھ کر اپاسنا کرنی چاہئے۔ اپاسنا کا طریقہ یہ ہے۔ میں اکھنڈ اور ایک رمن  
 ہوں۔ میں ابھاد کو ورڈ کرنا اپاسنا ہے۔  
 اعتراف سحی۔ ایسے گیان اور اپاسنا میں بھید کیا ہے۔

جواب۔ اپاسنا آپاشک کے ادھین ہوتی ہے۔ اور گیان کو سہو کے ادھین  
 ہے۔ یہ اُن میں بھید ہے۔ آتم تھو کے دھار سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ اور گیان تھو  
 کے سہو تھو کو ابھاد کا نامش کر دیتا ہے۔ اور پرش جیون گنت و سنا کو پرست ہوتا ہے  
 اور پرار بدھ بھوگ کے پیچھے دویدہ بھکتی کو یا لیتا ہے۔ جو جاتی۔ روجاتی۔ سو گنت بھید  
 تیاگ کرتے ہوئے ایک آتما ہی کا جتن کرنا اوندھی بھی پرار بدھ کا جتن نہ کرنا یہ آیا  
 ہے۔ سو یہ مرتبے وقت تک برابر کرتے رہنا چاہئے۔ چھاند تک آپ نشہ میں ایسا  
 لکھا ہے۔ ایک برہم چاری سمورگ و تیا سے بھکت ہو کر پرائوں کی اپاسنا کرنا چاہئے۔

ہے۔ اور جو پرگن برہمہ کی آپاسنا کرتا ہے۔ اس کو پرگن برہمہ کا اتھو ہوتا ہے۔ یہ کچھ دینی  
 آپ نشہ میں ہم نے نہ نکلیتا۔ تو اوندکا مرید وچہ اکثر برہمہ کا ایش دیکر اوندکار کا اشر ہے  
 کی سیکش دی ہے۔ اوندکار کو پرگن روپ برہمہ کی آپاسنا کرنے سے پرگن برہمہ کا  
 آپاسنا نکار ہوتا ہے۔ اسی طرح اوندک آپ نشہ میں اوندکار ہوتا ہے اکثر کا بیان  
 کرتے ہوئے فرمایا اوندکا روپ پرگن برہمہ کی آپاسنا بتائی گئی ہے۔ پتھر کے اور  
 خدا کے آپ نشہ میں بھی پرگن برہمہ کی آپاسنا کا ذکر آیا ہے۔

اعتراض۔ پرگن آپاسنا کس طرح کی جائے؟

جواب۔ اس کا بیان سچی کرن میں آگیا ہے۔

اعتراض۔ پرگن آپاسنا گیان کا سادھن ہے۔ موش کا سادھن نہیں ہے؟

جواب۔ پرگن آپاسنا گیان کا سادھن ہو اس سے ہم کو کیا اعتراض ہو سکتا

ہے؟

اعتراض۔ سب لوگ سگن آپاسنا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے آپاسنا صرف

ہن کی ہے؟

جواب۔ پرگن آپاسنا پرمان سے بندھ ہے۔ اس کا تشبیہ کسی نے بھی نہیں

اور نہ اس کا اجاود ہے۔ جن کو لوک نہیں ہے۔ وہ منتروں ہی کے جواب میں

نہتے ہیں۔ موش کھول کی پرورتی کا ایسا ہی حال ہے۔ اس پر کیا بات چیت کی

جائے۔ پرگن آپاسنا کا تعلق جو یک سے ہے۔ اور یہ دو قسم کی ہے۔ ایک بڑھی دوسری

میدھ۔ برہمہ اتھ۔ ست۔ چیت۔ ریت۔ شدھ۔ نکت۔ پرگن۔ وچھوے۔ اور

بے پرے ہے۔ یک میں ہے۔ سب آپ نشہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ جگیا سواند

پ وغیرہ برہمہ کی آپاسنا کریں۔ یہ بڑھی روپ آپاسنا ہے۔ نشہ روپ آپاسنا کو

وند آریک آپ نشہ کہتی ہے۔ برہمہ استھولی۔ انو۔ مہیم۔ اور لہا نہیں ہے۔

برہمہ گیان کی سیدھی ہو گئی ؟

جواب - جب سیدھی ہو گئی تو پھر آپا سنا بھی ہو سکے گی۔ گیان اور آپا سنا دونوں ہی کو برہمہ سے جتن بھیج کر تپ کی پرواہ کی طرح برہما کار ورتی کا پتہ دیا جاسکتا ہے۔

اعتراض - گیان کا وٹے برہمہ تو ہے نہیں۔ اس میں سے گیان کی نور ہوتی ہے۔ اور اس کے جتن کا مطلب بھی تو اسی قدر ہے۔

جواب - یہ سچ ہے۔ برہمہ کسی کا وٹے نہیں ہے۔ گیان ہی کے ناش۔ لے گیان کا سا دھن جگیا سوؤں کو بتایا جاتا ہے۔

اعتراض - گیان کمیش میں تو ورتی برہما کار ہو سکتی ہے مگر آپا سنا ایک میں نہیں ہو سکتی ؟

جواب - شبد پر جاو سے ورتی گیان اور آپا سنا دونوں ہی کمیش میں برہما کارنا کہ برپا پت ہوتی ہے۔ جوابات تم گیان کے متعلق کہو گے۔ تیرا آپا سنا متعلق بھی عاید ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اعتراض فضول ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ تم آپا سنا کے بروہی ہو۔

اعتراض - میرا بروہہ کوئی بھی نہیں ہے۔ پرگنہ آپا سنا کا کہیں بھی پڑتا نہیں لگتا۔ اس لئے نشت کرنا ہوں۔

جواب - یہ خیال غلط ہے۔ نہ سمجھنا پانچ اپ تشد کے اثر کھنڈ میں دیوتا نے برہما جی سے سوال کیا ہے۔ جھگڑا یہ ہو تو کٹر آتما اور کتا رہے۔ اس کا کہ کر وٹے تب برہما جی نے ان کو آپدیش دیا ہے۔ اسی طرح پرشن اپ تشد کے یا پو پرشن میں شیونام تپیشو نے چٹا د گور وکے سامنے سوال کیا ہے۔ کہ جو پرشاپا پر ریت اور کار کو سنگ برہمہ روبر بیان کر آپا سنا کرتا ہے۔ اس کو سنگ برہمہ پر اپنا

ہے۔ یہ حالت جیسے سنگن برہمہ کی آپاسنا میں ہوتی ہے۔ تولیے ہی زرن برہمہ کے  
متعلق بھی سمجھنی چاہئے +

اعتراف۔ زرن برہمہ من ہانی سے پرے ہے۔ اس کی آپاسنا غیر ممکن ہے +  
جواب۔ یہ اعتراف تو گیان کے متعلق بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ گیان بھی تو  
من ہانی کے پرے ہے +

اعتراف۔ برہمہ گیان تو ممکن ہے۔ جس نے اتنا جان لیا کہ برہمہ من ہانی کے  
پرے ہے۔ اس کو برہمہ کا گیان تو ہو گیا +

جواب۔ جب یہ حال ہے۔ تولیے برہمہ کی بھی آپاسنا کی جاسکتی ہے۔ جو  
من ہانی کے پرے ہے +

اعتراف۔ اگر برہمہ کی آپاسنا میں سکتی ہے تو وہ پھر سنگن ہی ہوگا +  
جواب۔ جب برہمہ جاننے کے یوگ ہے تو پھر سکتا کیوں نہ پرارت ہوگی +  
اعتراف۔ کیا جنت اور اجنت لکشنا کی مدد سے سکتا نہ پرارت ہوگی +

جواب۔ پھر تم سمجھ لو کہ لکشن کر کے جس کی لکشنا ہو سکتی ہے۔ اس کی آپاسنا بھی  
کی جاسکتی ہے +

اعتراف۔ سنگن شرتی نے اس کا تشبیہ کیا ہے۔ مگر آپ تشبیہ کی بانی یہ ہے۔  
”جس سے من نہیں کیا جاتا۔ اور جس سے من جانا جاتا ہے اس کو برہمہ گیان۔ اور  
جس کی جیو آپاسنا کرتے ہیں وہ برہمہ نہیں ہے“ +

جواب۔ جیسے کہ آپ تشبیہ برہمہ آپاسنا کا تشبیہ کرتی ہے ویسے ہی تشبیہ  
ساکھ برہمہ گیان کا بھی تشبیہ کرتی ہے۔ وہاں برہمہ گیان اور اگیان دونوں سے چھٹ  
بتایا گیا ہے +

اعتراف۔ گیان اور اگیان سے جو چھٹ ہے وہ برہمہ ہے اس جملہ سے

اعتراف حق۔ جس برہمہ لوگ تکہ جائے میں تجی برہمہ کا ساکتا نکار نہیں ہوتا۔ تو اسے آتم و چارہ سے ساکتا نکار کی کیا امید کی جائے؟

جواب۔ برہمہ لوگ کے ساتھ گیان کو پامیت ہو گیا ہے۔ وہ کلپ کے آخر میں برہمہ کی سب سے زیادہ نکت ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ جگت کو نتیجا اور است بھیجیٹھا ہے ایسے نیامی اور شدھ ہر دے دے سنیاسی برہمہ لوگ میں تو کا ساکتا نکار کر لیتے ہیں اور وہ نہ نکت ہو جاتے ہیں۔ سترتی بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ برہمہ لوگ کی خواہش اور بھوک سترتی بندھ تھی۔ وہ اس لوگ میں بھوک پاکر نوریت اد گئی۔ خواہش اور پرار بدھ و ونو کے۔ پھر بندھن کیا ہو گا!

## پانچواں پر حصہ زر گن اپاسنا

اعتراف حق۔ جو چار نہیں کرنا چاہتا۔ اور موکش کا خواہش بند ہے۔ اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب۔ سامس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں۔ وہ اپاسنا کرے۔ و چار کے نہ ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک انیت جڑ تھی مندنا۔ دوسرے سامگری کا اچھا۔ اور تھاتم شاستر اور گورڈ کا پامیت نہ ہونا سامگری کا اچھا ہے۔ خواہ گورڈ کے ملنے پر بھی قبول باد واد میں لگ جانا۔ جیسے پالکھ و لکھ اور ویشیمپاین کا حال ہوا تھا۔ خواہ ات اور بکاری پتا۔ خواہ ایشیتے کا موقع نہ ملنا وغیرہ۔ یہ سب سامگری کے اچھا ہیں۔ ایسے پرش کو زر گن برہمہ کی اپاسنا کرنی چاہئے۔

اعتراف حق۔ زر گن برہمہ جب شون سے رہت ہے تو اس کی اپاسنا کیسے ہوتی ہے؟  
جواب۔ اپاسنا تو چیت کی ورتیوں کا مدھی کے دھام کے پرواہ روپ میں بنانا

اور تب اپز و کش گیان کا انھو ہونے لگتا ہے۔ کھوشیہ (آگے آئے والا) پر تہی بندھ  
کا نام پرار بندھ کر رہے ہے۔ یہ بندھوئے بغیر نہیں جاتا سا اور اس کا کوئی نیم (قاعدہ) نہیں ہے۔

## چوتھا پرچھد

### یوگ بھرشٹ

اعتراف۔ دام دیو کا ایک جنم میں اور جڑ بھرت کو تین جنم میں کھوشیہ پرتی بند  
دور ہوئے تھے۔ اس سے آپ خود ہی کال کا نیم (قاعدہ) بانڈھتے ہو۔ پھر کیسے مانا  
جائے۔ کہ کوئی نیم نہیں ہے۔

جواب۔ بھگوان گیتا میں کہتے ہیں کہ جیوں کے گزیرنے پر بھی یوگ بھرشٹ  
کو پوش کی پراتی نہیں ہوتی۔ یوگ بھرشٹ اس کو کہتے ہیں۔ جس نے برہم کے ساکشا کا  
کیا سا دھن تو کیا مروت آگئی۔ اور کامیاب نہ ہو سکا۔

اعتراف۔ تب تو اس کی پہلی کی بھی کائی نشیصل ہی گئی؟  
جواب۔ کائی نشیصل نہیں گئی۔ گیتا میں کہا گیا ہے۔ آتم تھو کے وچار کے پر بھلو  
سے آتم سورگ کی پراتی ہوتی۔ اور بہت کال تک شکھ کا انھو کر کے پھر یوگ بھرشٹ نشیصل

جنم کو پرات ہو گا۔ اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک وشیوں کی کا منار کھتا ہوا اور دوسرا  
ورکت کی کا منار کرتا ہوا۔ پہلا شخص تو راجہ وغیرہ کے یہاں پیدا ہو گا۔ اور دوسرا ایشیور کے  
کے گھروں میں جنم لے گا۔ اس دو صورت کو فوراً برہم اچھاس کا موقع مانڈھ آئیگا۔ اور پہلے

جنم کے پریشا زحہ سے وہ اس جنم میں اپنا کام پڑائیگا۔ اور منار کے دکھوں سے بچتا ہوا آخرت  
برہم اچھاس کو زور دیتا رہے گا۔ اور ساکشا نکا کر کے کھت گیتی کو مانا جائیگا۔ اور اس کا بھوشیہ  
پر تہی بندھ بھوک سے دور ہو جائیگا۔ ایسے پویش برہم یوگ میں جا کر بھی آتم و چار کو نہیں  
چھوڑنے۔



کی بھی یہی رائے ہے۔ کہ اگر ایک دوسرے کو چار گنا سے سنا کشتا نکار دے تو ہوا بار بار  
 و چار کیا جائے۔ آخر میں یہ نصیب پرتی بندھ دیا ہو جائیں گے۔ پرتی بندھ تین گنا سے  
 ہیں۔ بھوت۔ بھویشیہ اور ورنان۔ چیت مک پرتی تینوں رہیں گے۔ ساکشا نکا کو ہونا  
 مشکل ہے۔ چنانچہ ایک ایک پرتی بندھ بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ کسی کے گھر میں خزانہ گر طبع  
 گروہ گیان نہ ہونے سے کنکال ہے۔ کیونکہ غزانہ کا پرتی بندھ ہر مٹی ہے۔ اسی طرح مٹی کا  
 گیان پر وکشا گیان کا پرتی بندھ ہے۔ جسے کہتے ہیں آشرم میں مایا کی اینٹ کو دیکھ کر  
 زمین سے ستھائیں لیا سا درگور وکے ادریش سے بھی اس کا پرتی بندھ دور نہیں ہوتا۔  
 جب گور وکشا کی حالت دیکھ کر حکم دیتا ہے۔ کہ "تو صرف یہ سمجھ کہ برہما اور مایا میں ہی  
 جوں کا اور اس اپنا سنا ہے اس کا چیت ایک کر ہو گیا۔ ایک شخص جیسے دھیان کرتے کرتے  
 اس کے خیال میں ایسا ہو گیا کہ اپنے آپ کو جیسے ہی سمجھنے لگا۔ اور سیدھا سوں کے  
 پھٹ جانے کے ڈر سے چھوٹے دروازے سے نکلنا اس کو دشوار معلوم ہوتا تھا۔ اگر جب  
 اس کو پانی میں اپنا عکس دکھایا گیا۔ تو اس کو سیدھے روپتا کا شے ہو گیا۔ گور وکشا اس  
 سبب اس کو یہ مثال دیتا کہ مٹی میں طرح طرح جیسے کے دھیان سے وہ ایسا سا کہ اپنے آپ کو  
 جیسے سمجھنے لگا تھا۔ ویسے ہی مٹی کا پانی کے بھادنا سے اپنی روپتا کو چھوڑ کر پانی روپتا میں  
 پھٹ کر رہ گیا۔ اب یہ روپتا کا پانی کر کے اور اس کو چار گنا سے اس کو ساکشا نکا کر دیا۔  
 جیسے کہ مثال بھوت پرتی بندھ کا انکشا تھی۔ اور ان پرتی بندھ چار طرح کا ہوتا  
 ہے۔ حادہ چیت کی پرتی تینوں میں آکشیہ۔ دوشہ۔ مٹی کا پرتی بندھ ہوتا ہے۔ مٹی کے  
 آکشیہ کو کچھ کا کچھ سمجھنا اس کا نام کو ترک ہے۔ جو تھے درگاہ۔ مٹی کا مٹی کو کرنا بھوکا  
 مانتے ہوئے۔ ان چاروں پرتی بندھوں کا اناج شرم۔ ادریش۔ ادریش۔ اور سادھی ہر ان  
 سے دے بانٹا چھوٹ جاتی ہے۔ بار بار روپتا سے مٹی کی مٹاؤ دھوئی۔ سدا اتر  
 من سے کو ترک کا ماش ہوتا ہے۔ اور بندھیاں سے دیر کے درگاہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔





تب تک وہ پردکش ہی کھاتا ہے +

اعتراف - جب پردکش گیانی برہمہ کی آتم روپتا کو نہیں جانتا تو وہ لاکھیا کی تو نہیں ہوا +

جواب - شاستر نے پردکش برہمہ گیان کا بھی کھن کیا ہے یہ پردکش گیان کا کارن ہے اس لئے پردکش شو گیان بھی بھرم نہیں ہے ۔

اعتراف - جیسے شاستر برہمہ کو سچا لستہ بتاتے ہیں ویسے ہی مہا واکیہ بھی برہمہ سا کشی کی آتم روپتا کو جانتے ہیں ۔ پھر اس کو پردکش کیوں نہ کھاجائے ؟  
جواب - گو شاستروں میں مہا واکیوں کے دوا را آتم روپتا کا برہن ہے ۔

گرتت اور توم پدارتھ - اور انوکے و تریک سے چالی یڑش کو محض شاستر سے اچرکش گیان نہیں ہو سکتا +

اعتراف - سمیک گیان کا کارن پرمان اور وسنتو ہے ۔ پرمان جہا واکیہ ہی ہے اور برہمہ آثار و وب وسنتو بھی موجود ہے پھر آپ کیوں کہتے ہو کہ پیرو چاہے کہ پردکش گیان نہیں ہوتا +

جواب - یہ دیکھ بطور خود برہمہ اور آتما کی ایکٹا کے پردکش گیان کا برا و دسی ہے ۔ اس وجہ سے ضد بد بھی والیں کو آتم بھرم ہوتا ہے ۔ اس بھرم کے دور کرنے کے لئے وجہ کی ضرورت ہے +

اعتراف - جب دیکھ اور اندریاں پردکش برہمہ آتم گیان کے پرتی بندھ ہوئے تو پھر دویت بھرم کو بھی ادویتہ پردکش برہمہ گیان کا بھی پرتی بندھ (رکاوٹ) ہونا چاہئے +

جواب - پردکش دویت بھرم بیشک پردکش ادویت برہمہ گیان کا پرتی بندھ ہے ۔ مگر پردکش ادویت گیان کا پرتی بندھ تک نہیں ہے ۔ اسی وجہ سے شر وھالو

اعتراف میں یہ کہہ رہا تھا کہ جان کر اور یہ کہہ رہا تھا کہ جان کر اپنا سنا کر لے گا پھل  
ایک جیسا کیسے ہو گا ؟

جیسا سنا سنا ایسی ہی کیا حال پر روکش گیان کے لئے ہے ۔ یہ نشیمن نہیں ہے مین کے  
دل ہوتے سے یہ گیان پرارت ہو گا ۔ اور وہ پرب روکش گیان کی باری اوسے گی اور  
جیسا کہتے ہوئے پر ہمہ کا اپنے اندر حیان ہونے لگے گا ۔ تو انچھوڑو جیسے گد شاستہ  
ایسا ہی کہتے ہیں ؟

## دوسرا پر تجھ

پروکش اور پروکش گیان

اعتراف میں ۔ شاستہ تو دینوں کی چتر بچ روپ کا بیان کرتے ہیں ؟  
جواب میں ۔ روپ آنکھوں کو نظر نہیں آتا ۔ اس لئے ایسے پر شوکا کا اپنا  
کال میں پریشانی انچھوڑ نہیں دے گا ۔ وہ ایک طرح پر شوکا پر روکش گیان ہوتا ہے ؟  
اعتراف میں ۔ پھر یہ پروکش پر ہمہ روپ ہو گا ؟

جواب میں ۔ نہیں ۔ یہ پروکش گیان شاستروں دوا پر ہوا پر ہمہ نہیں ہے ۔  
ورنہ پھر تو سب ہو مارا سیدھ ہو جائے گا ؟

اعتراف میں ۔ شاستر پر ہمہ کہہ سچا داند کہتے ہیں ۔ اس کو آپ پر روکش کس  
وجہ سے کہے گئے ؟

جواب میں ۔ انتہہ کرن کی تمام دیرینوں دوا پر ہمہ کا گیان نہیں ہوتا ۔  
اس لئے وہ پروکش ہی ہے ۔ پر ہمہ تو نیت ۔ شدھ ۔ جیتن ۔ ستیہ ۔ کت ۔ نرجن  
ہے ۔ اور یہو کشم پر تھول ۔ کارن ۔ سب ہی جیتن ہے ۔ جیسا کہ انکا گیان نہ ہو

ہے۔ مگر جو شخص دھن دولت اور ستری کے بھرم میں پڑتا ہے۔ اس کے ماتھے  
 کچھ نہیں آتا۔ کتنی پریش کو آگ کی ضرورت تھی اس نے جلتی ہوئی لکڑی کے دھوئیں  
 کو دیکھ کر آگ کا انومان کیا۔ دھواں دیکھا ہی ہے۔ مگر انومان سے اس نے سادھن  
 کیا۔ اور آگ کو پراپت کر لیا۔ گو داوری ندی میں گنگا جیل کا انومان کر لینے سے بھرم تو  
 ہوتا ہے مگر سناں کرنے سے شدھی مل رہی جاتی ہے۔ ناراین کو مارنے والا۔ بچاؤ  
 اور سورگ دینے والا جانا بھرم ہے۔ مگر اس کے سمرن کرنے سے جت نرمل ہوتا  
 ہے۔ اور پراپت ہو جاتا ہے۔ یہ تغیر جانے ہوئے بھی آگ کے اوتار پاؤں رکھنے  
 سے آگ جلا دیتی ہے۔ اس طرح الیشور کا نام لینے سے پاپ جاتے رہتے ہیں۔  
 پوراٹوں نے اسی خیال سے بھاری وغیرہ کی کہانیوں میں نامنا میں نام کی طاہرین کی  
 ہے۔ ایسا سموادی بھرم ہے شماریموں کا ہے۔ پتھر کا غد اور لکڑیوں کی موتیاں  
 پونے سے بھی ایسا ہی پھل ہوتا ہے۔ ان مورتیوں میں دیوتا کہاں ہیں اگر پائتا ہے  
 ترلنا پراپت ہو کر وہ پرائی کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے۔ اسی طرح چھاند وک اپ نشد  
 اور ورہا آدیناک اپ نشد نے سچ اسی ودیا کے بیان میں پرواہن نام راجا کو گوتم نام  
 رشی کا قصہ سنا ہے۔ نہ ستری اور چنشی۔ اور پرچھوی۔ اور میگھ۔ اور سورگ لوک  
 ان پانچوں کو اپنی روپ جان کر ان کی آپاسا کرنے سے بہت بڑھ لوک کی پراپتی کا یقین  
 دلایا ہے۔ یہ سب بھرم ہی بھرم ہیں۔ اسی طرح برہمہ روپ جان کر سورج کی آپاسنا  
 کرنے کی ہدایت ہے۔ شاگدام، وشنو وغیرہ کی پوجا ہونے کو تو بھرم ہی ہے۔ مگر وہ  
 اچھا کی پورن کسے والی ہے۔ یہ سب سموادی بھرم کی مثالیں ہیں۔  
 اعتراف یہ برہم گدین سے کتنی ہوتی ہے۔ مگر برہمہ کے بھرم روپ آپاسنا  
 سے تو ایسا نہ ہونا چاہیے۔  
 جواب۔ سموادی بھرم ہے جس طرح پھل کی پراپتی بتائی گئی۔ ویسے ہی اسکا

# فوان پر کرن دھیان دیپ

## پہلا پرچھید

اُپاسنا نامہ کسی سجدہ پر مبنی واسے پرش کو اپن نشدوں کے پرخص سے پرتی ہر  
 (پرہ) کی وجہ سے ہر ہر کا اپر و کش گیان نہ ہو۔ تو اس کو اُپاسنا کرنی چاہئے۔ پر کرن پرہ  
 کی اُپاسنا سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ جیسے بھرم کی تر دہرتی سے پرش کی کاٹا کی  
 سجدہ مبنی ہوتی ہے۔ ویسے ہی بھرم روپی اُپاسنا سے بھی چٹکیا سجدہ کو وقت پر ہر ہر کو پنا  
 میں استھتی ہو جاتی ہے۔ سدا پر ہی موکش ہے۔ سدا سدا کہ تپائی آپ نشدہ مبنی ہے۔ پر کرن  
 پرہ کی اُپاسنا موکش کی دینے والی ہے۔ اس خیال سے نشدہ مبنی گیانی اُپاسنا کی  
 تعلیم دیتے ہیں۔

بھرم۔ بھرم دو قسم کے ہیں۔ ایک سموا دی اور دوسرا سموا دی جس بھرم  
 نے خواہش کئے ہوئے ارتھ کی پراپتی ہو وہ سموا دی ہے۔ اور جس سے پراپتی  
 نہ ہو وہ سموا دی کہلاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو چراغ دیکھ کر مٹن کا بھرم ہوا۔ اور  
 دوسرے کو مٹن کے پرچھاؤ میں بھرم ہوا۔ دونوں اس کے لینے کو چلے جس کو مٹنی  
 کے پرچھاؤ میں بھرم تھا۔ اس کو تو وحدت کرنے سے مٹنی (علیٰ) لیا تھا۔ آگئی۔ یہ سموا دی  
 بھرم تھا۔ اور جس کو چراغ کی رہ شنی میں مٹنی کا بھرم ہوا تھا۔ اس کو کچھ بھی پراپتی  
 نہیں ہوئی۔ یہ اسموا دی بھرم تھا۔ پرہہ تو میں من لگا کر اُپاسنا کرنا بھرم تو ضرور  
 ہے۔ یہ کیونکہ پرہہ من بالی کے پرش سے ہے۔ سدا سدا کہ تپائی آپ نشدہ مبنی گیانی

کراتی ہے +

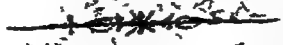
جواب اس لئے کہ بھرم کے کارن جو یہ مختیار پر چ دکھائی ہو رہا ہے۔  
اُس کی صراحت ہو جائے۔ اور من بانی سے پتے جو آتم جیتن ہے۔ اُس کا گیان  
پراپت ہوگا۔

اعتراض۔ اگر اصل میں ایسا ہی ہے۔ تو پھر شرتیوں میں پووا اور پچید کیوں  
ہے ۹

جواب۔ تھو کے متعلق تو شرتیوں میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ جھگڑا اگر ہے  
تو جلیاسیوں کی نظر سے ہے۔ سنو۔ سریشدر آچار یہ کا کھن ہے جس طرح جلیاسیوں  
کو آتم گیان پراپت ہو۔ اسی طرح آچار یوں کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اسی  
وجہ سے باد پووا کی نوبت آتی ہے۔ کوئی دس چھکے ساتھ کتاب ہے۔ کوئی چند لڑھ چوکے  
ساتھ کتاب ہے +

اعتراض۔ اگر اصل میں شرتیوں کے ارتھ میں ایسا ہے۔ تو پھر شرتیوں  
کے ماننے والوں میں کیوں باہمی پووا اور ہمت ہے کوئی کچھ کتاب ہے کوئی کچھ ماننا ہے +

جواب۔ ان میں سے سب کو شرتیوں کے اصل مطلب کی خبر نہیں ہے۔  
اس لئے ناخق ہی جھگڑتے رہتے ہیں۔ جن کو آتم کے سمندر میں غوطہ مارنے کا موقع  
مل گیا ہے وہ نہیں جھگڑتے دیو کی مایا روپ بادل کی جن برشا کو دیکھتے ہیں۔ نہ اس  
سے جدا کا ش کی کچھ مانی ہوتی ہے نہ لالچہ ہوتا ہے۔ تم صرف کو ٹسختہ کا دھار کر دے  
اور اپنے آپ کو کو ٹسختہ سمجھو۔ اور اوسط طریقوں پہنچے ہو۔



ختم ہوا پنچہشتی کا آکھواں پر کرن۔ جس میں ۱۰ شلوک ہیں۔ اور ہم نے پانچ پرچیدوں  
اور ۱۱ پیرا گرافوں میں بیان کیا ہے۔



## جو حق پر جمید

شرقی کے موافق کو لیتے ہیں وہ جاب  
اعتراض - اگر یا ہی نے الیٹور کو کلیا ہے تو کو لیتے بھی اسی کی کلیا جو گا  
جواب - یہ بھی جاب ہی کو لیتے ہیں اور ضد ہے۔ کو لیتے ہیں وہ حق پر جمید نہیں ہے۔ اس  
کے وہ کلیا نہیں گیا۔

اعتراض - کو لیتے کی جتنی کے متعلق آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟  
جواب - جنتوں کا پرمان ثبوت ہے۔ شرعی کو لیتے کو سنت بتاتی ہے اور  
ایک شرعی بھی اپنی کی جود ہی میں ہے۔

اعتراض - یہ ان کو آپ دیتے ہو۔ مگر ریل اور گیتی سے ثابت نہیں کرتے۔  
جواب - ہم شرعی کا امر ایک جید وادی بنائیوں کی بھارتی پیدا کرانے والی  
گیتوں کا کھنڈن کرتے ہیں۔ یہ ہمارا کو ہے۔ کلیا سو کہ کو لیتے کی اچھی ہے شرعی  
کے موافق و جاب کرنے کی ضرورت ہے۔ شرعی یا ربا و جنت کو لیتے اور کو لیتے کو اس کا  
ثبوت ہے۔

اعتراض - اگر آپ کیے ثابت کر سکیں کہ کو لیتے جہنم میں آتا ہے؟  
جواب - شرعی کے کلیوں سے ثابت ہے۔ شرعی کٹی ہے۔ شرعی  
و شرعی کے کو لیتے استھت ہو نظر آتا ہے۔ نہ وہ پیدا ہوا نہ میرا ہے۔ نہ اس میں  
ہے نہ کو لیتے ہے۔ نہ شرع ہے۔ نہ کو لیتے ہے۔

## پانچواں پر جمید

شرعیوں کی برائی کا جہنم  
اعتراض - مگر یہ حال ہے۔ تو شرعی جہنم میں نہیں جہنم کا وہاں نہ کیوں

جواب: یہی ہے کہ گھڑے میں بکس قبول کرنے کا مادہ نہیں ہے۔ مگر کانچ کے گھڑے میں ہے۔ اسی طرح کو جوڑو پتا اور ایشور روپیا بھی تھا تو اس میں گمان میں جیتنا اور پر کرنا بنتی ہے۔

## تیسرا پرچید

اعتراف: یہی اور کانچ میں بچید ہے۔ اس لئے ان کے کانچ میں فرق ہے۔ مگر ایشور اور مایا تو ایک ہیں ان میں بچید کیسا؟

جواب: ایک ان سے مل کر شروع ہونے ہیں۔ تو سنگلیب و کلپ والا ہوتا ہے۔ مگر سر سنگلیب و کلپ والا نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایشور اور جو کو ایک ہی تھا کے کانچ ہیں۔ مگر ان میں گھٹ وغیرہ کے مقابلہ میں وکٹ منا ہے۔

اعتراف: ایشور اور جو سوچہ ہوں۔ مگر جتن روپیا کس سبب سے ہے؟

جواب: یہ فیصلہ سوال ہے۔ ایشور اور جو کی جیتنا انھوں نے سدھ ہے۔

اعتراف: جب ایشور اور جو دونوں بھیجا ہی ہیں تو ان میں جتن کا اتنا ہو گئے ہوتا ہے؟

جواب: مایا میں ہر قسم کے کلپا کرنے کی طاقت ہے۔ اس میں تعجب ہی کیا ہے۔ ہوں کے کاروبار میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایشور جو میں جیتنا ہے۔

اعتراف: جب ایشور کو مایا ہی لئے رہا ہے۔ تو پھر وہ سر و گئی کیوں نہیں جیو کی طرح اس کو الگ ہونا چاہئے تھا؟

جواب: جو مایا جو کو الگ ہونا سکتی ہے۔ اسی نے ایشور کو سر و گئی

اشترافض۔ جب جگت کی کلپنا کا ادھشتان جیتن ایک ہے۔ اس وجہ سے  
تنت پر کے ارتھ اور قوم چنے کے ارتھ کا بھید نہیں ہے۔  
چوانب۔ تنت پر اور قوم پر کا بھید اُپادیشی کی وجہ سے راصل میں تو ایک ہے۔  
تمام جگت کی کلپنا کا ادھشتان تنت پر اور قوم پر ہے۔ اور جگت کے ایک دیش میں  
قوم پر اور قوم کا بھید ہے۔

اعتراف سببی میں کلیتہاً پانڈی کی طرح پرجا بھاس نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ دونوں بدھشتان اور آریہ بدھم والا پریتوتام ہے۔ کرتا جھوٹا کا دھرم رکھتا آریہ بدھ ہے۔ اور بدھشتان آریہ بدھ ہے۔ \*

[illegible]

کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ مگر بہرہ گیان سے ہوتی ہے +  
 اعتراض۔ جو اگر دناشی ہے تو دناشی بہرہ کے ساتھ اس کا میل نہ بنے گا۔  
 اور یہ ایک ہونگی۔

جواب۔ یہ ثابت (سمادھی کرن) تو دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بہرہ مات  
 ہے۔ کسی نے ٹھوٹھے میں چور کا بھرم کیا۔ گیان ہونے میں چور کا بھرم جاتا رہا  
 نظر سے اہم بہرہ کے خیال سے سمادھی کرن بنتی ہے۔ یہ شکر بھرم ہی ناجی گرتھ میں  
 شکریشور چاریہ نے ایسا ہی کہا ہے۔  
 اعتراض۔ مگر شرتی سے توجہ ثابت نہیں ہوتا۔

جواب۔ شرتی کہتی ہے۔ "یہ سب سمپورن بہرہ ہے۔" اسی طرح اہم بہرہ کے  
 کھن میں بھی ایسی سمپورن بہرہ کے محیط ہونے کا خیال بد نظر ہے۔ یہ سمادھی  
 کرن ہے۔

اعتراض۔ مگر یہ بات ہے تو پورا چاریہ نے کیوں سمادھی کرن کا  
 کھنڈن کیا ہے؟

جواب۔ انھوں نے اہم شہ کا رتھ کوٹھتہ مانا ہے۔ اس نظر سے سمادھی  
 سمادھی کرن کا کھنڈن کیا ہے۔ اور لوگ اہم جدا بھاس ہی کو مانتے ہیں۔ اور بھیا  
 ہونے سے جدا بھاس تیا گئے کے قابل ہے۔ کوٹھتہ سچا اتھ رُپ ہے۔ اس کا  
 تیاگ نہیں ہوتا۔ اس نظر سے پورا چاریہ کا کھنا غلط نہیں ہے۔ غرض تو یہ ہے کہ  
 کسی طرح کسی نظر سے کوٹھتہ کو مانو۔

اعتراض۔ جو بھرم کا اور ہشمان کوٹھتہ جتن ہے۔ یہ دعویٰ ہے بلکہ  
 جواب جیتن جتن نام جکت کت ہے۔ جکت کا ایک اس رُپ جدا بھاس

احقر ارض۔ بدستھی گیتی کا پرورش (دافلہ) ماما جانا ہے۔ بدستھی سے مختلف ہے  
 کا پرورش نہیں ماما جانا ہے۔

جواب۔ ایتھے آپ نشہ دیتی ہے۔ کہ آتما پرورش کے سنگاپ کو کر کے شری  
 پرورش کرتا ہے۔ اس لیے یہ نہ کہہ کر بدستھی پرورش کرتی ہے۔ جیتن روپ کی  
 پرورش کے بغیر بدستھی پرورش پران ذہن وغیرہ کوئی بھی کام نہیں کر سکتیں۔ آتما کو دیکھو۔  
 جاگرت سوپن و جیوڑہ کو چھوڑ کر ستر کی طرف پرورش کرتا ہے۔

احقر ارض۔ اسگ آتما کا پرورش نہیں کرتا۔  
 جواب۔ پرشگ کو بھی جگرت کی کاروائی نہیں ہوتی۔

احقر ارض۔ جگرت کا کارن ماما والا ہے۔  
 جواب۔ ہم پرورش کرنے والا بھی ماما والا ہے۔ ان دونوں یعنی پرورش کرنے والے  
 اور ماما کا ناش ہو جاتا ہے۔ یاگیہ و گیہ جی اپنی ستی ستی کو اس طرح سمجھاتے ہیں۔  
 آگے ستی آتما اصل میں جیتن گھن روپ ہے۔ جو تول کا کارج ذہن۔ اندریہ۔  
 ائند کرن میں پرورش روپ بنتی ہے جو روپ کو پرارت ہوتا ہے۔ اور جب ائند کرن  
 کا ناش ہو جاتا ہے۔ تب جیوینا کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ آبادھی کے چھوڑ دینے سے  
 پھر جیوینا نہیں رہتی۔ اس سے جیوینا کا ناش ہونا ماما جانا ہے۔ آتما بے شک انباشی  
 ہے۔ اس وجہ سے گوشت خور کو انباشی اور چدا جھاسل سے جیتن ماما کی ہے۔ اور وہ بعض  
 گوشت خور سے اسگ ہے۔

احقر ارض۔ چھاندوگ آپ نشہ میں چدا جھاس کی بھی دایمیت لپیٹ کر لگتی ہے  
 چدا جھاس کے تباک جیتن پریشہ شری مر جانا ہے۔ اور چدا جھاس روپ جیتن مر جانا ہے۔  
 جواب۔ اس کا یہ ارتھ نہیں ہے۔ شری کے مرنے پر چدا جھاس اس صرنا ضرور ہے  
 صرنا موکش ہو سکا میں جو کا ناش ہوتا ہے۔ اور چدا جھاس روپ آبادھی رنگ شری

کے آدھار پر آنا جانا سندھ ہوتا ہے۔ جیسے گھٹا اوچھن کا ش کا جگہ جگہ جاتا ثابت ہوتا ہے۔

جواب: سب سے اوچھن مگر اسنگ کو شہد لے آدھار پر چور پوتا نہیں بنتی۔ اگر ایسا مانو گے تو گھٹ اور بادل کی اوچھن کو چور پوتا تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور یہ غلط گھٹ ہے گا۔

اعتراف: سب سے بوجھ (دلیل) اور سندھ ہے۔ اس لئے بڑھی اوچھن ہی جو کسی جاسکتا ہے۔ مگر گھٹ اور بادل سوچتے نہیں ہیں۔ اس لئے گھٹ اوچھن اور بادل اوچھن اور سندھ میں جو پوتا نہیں بنتی۔

جواب: بڑھی سوچتے ہو۔ اور گھٹ اور بادل سوچتے نہ ہوں۔ مگر سوچتا پرچھن میں کارن نہیں بنتی۔ لڑکی کا کادرتن ہزار صاف اور جگہ جو۔ اس میں تلج رکھتے تلج بڑھ نہیں کھاتا تہ ویسے ہی سوچتے بڑھی بھی اکیلے اوچھن کا پراپت ہو کر چور پوتا نہیں بنتی اور نہ تم کوئی دلیل لاسکتے ہو۔

اعتراف: مگر اس برتن میں آج کا گھٹ تو پوتا ہی ہے۔

جواب: پھر تو تم نے خود بخود بڑھی میں چیت ابھاس کو مان لیا۔ فوق صرف اتنا رہ گیا۔ کہ یہ چیت کا لکشن نہیں رکھتا اور جدا بھاس جیتن کے سنگ ہے۔ اور نوکاری ہے۔ یہ بڑھ پوتا اسنگ اور اوکاری کو شہد کے سنگ رہ کر جدا بھاس جیتن کی طرح پریت ہوتا ہے۔ اور بڑھی پیدا بھاس اور کو شہد تیوں کے میل کا نام جو پوتا ہے۔

اعتراف: جدا بھاس ہوا کہ بڑھو بڑھی سے بھن نہیں ہے۔

جواب: یہ فیول اعراض سے پھر تو دیکھو بڑھی سے بھن ہوتا مانا جاتا ہے۔

اعتراف: دیکھ کے ناش ہونے پر بھی بڑھی رہتی ہے۔ شامتر ایسا کہ ہے۔

جواب: اگر تم ایسا مانے ہو تو شامتر جدا بھاس کو بھی تو مانے میں ہے۔

دینے ہی دیتوں میں بھی گیا تھا کار کا شک کو شیعہ کیوں نہیں مانتے ؟  
 جواب :- دیتوں میں بطور خود گیا تھا اور اگیا تھا نہیں ہے ۔ اس لئے اس  
 خاص نظر سے دیتوں میں گیا تھا اور اگیا تھا کار کا شک کو شیعہ کو ہم نہیں مانتے ۔  
 گھٹ میں تو گیا تھا اور اگیا تھا تو یہو سے ثابت ہے ۔ مگر دیتوں میں گیا تھا اور اگیا تھا  
 دونوں تین ہیں گیان اُس وقت ہوتا ہے ۔ جب دیتیاں چھایا میں بہت ہوتی  
 ہیں ۔ دیتوں میں دیتیاں نہیں ہوتیں ۔ دیتوں کے پیدا ہونے سے گیان کا نش  
 تشک ہوتا ہے ۔

اختر ارض :- کو شیعہ اور چھایا میں دونوں کے جیتن ہوتے ہوتے ایک کو  
 کو شیعہ اور دوسرے کو کو شیعہ کہو ؟

جواب :- چھایا میں کی پیدائش اور موت انجیو سے ثابت ہے ۔ اس لئے  
 چھایا میں کو کو شیعہ کہو ۔ مگر کو شیعہ میں موت اور پیدائش نہیں ہے ۔ صرف اس  
 نظر سے کو شیعہ کی کو شیعہ کہو ؟

اختر ارض :- چھایا میں ہے کو شیعہ کو جین صرف آپ کہتے ہوتے ہیں کیسے اس  
 صحیح تسلیم کروں ؟

جواب :- آچاریوں نے اس طرح کہا ہے کہ ائمہ کرن اور ائمہ گہن کی دیتوں کا  
 جو جیتن گردپ سا کشی سے وہ ائمہ گردپ اور ائمہ آتما ہے ۔ تم اس کو نہیں سمجھتے ۔  
 سب سے چھایا میں کو کو شیعہ سے جین مانا ہے ۔ صورت اور صورت کا عکس دو چیزیں  
 پر تکیں ہیں ۔ یہی ہے ہی کو شیعہ اور چھایا میں دیتیں ۔ شاستر بھی ایسا ہی کہتے ہیں ۔  
 یہ چھایا میں آیا دھی ہے ۔ جیتن کا پرتی ہے ۔ جو اپنی اور نائش کو پراپت ہوتا ہے  
 اور اس لئے وکاری ہے ۔ کو شیعہ میں یہ نہیں ہیں ۔  
 اختر ارض :- چھایا میں اس کا ماننا ہی فضول ہے ۔ وہ بھی اوچھین کا کو شیعہ

سہت گھٹا کارورتنی بنتی ہے۔ مگر انتر میں تودہ ورتی بن ہی نہیں سکتی۔ پھر آپ  
ورتنی سہت چٹا بھاس کو کیسے مانتے ہو؟  
جواب۔ بانتر ورتی تو ہوتی ہیں۔ مثلاً اہم ورتی۔ کام ورتی۔ کرودھ ورتی۔ لوبھ  
ورتنی۔ بہہ باہر کب ہیں۔ کیا اس سے تم کو چٹا بھاس کا پتہ نہیں لگتا۔ پتلے ہوئے  
لوہے میں آگ ہر جگہ دھتی ہے۔ وہی آگ تو ہے کوپر کا شتی ہے۔ اسی طرح چٹا بھاس  
سہت انتر کی ورتیاں اپنے آپ کوپر کا شتی رہتی ہیں۔ اور پدارتھوں کو بھی۔ اب  
تم نے چٹا بھاس اور چٹا بھاس سہت انتر ورتیوں کو سمجھ لیا۔ مگر تمام ورتیاں ایک  
ساتھ نہیں۔ بلکہ باقاعدہ آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ دوشی اور شوشتی اور ہادی  
میں لین ہو جاتی ہیں +

## دوسرا پرچہ

### کو شستہ

اعتراف۔ سادھی میں ورتیوں کا ابھار ہوا کرے۔ پھر کو شستہ کو کیسے  
جانے گا؟

جواب۔ جو ورتیوں۔ ورتیوں کی سندھیوں۔ اور ورتیوں کے ابھار کو  
پرکاشنا ہے۔ اور جن کے سہارے ان کا کھیل ہوتا ہے۔ وہی کو شستہ ہے۔ جیسے  
یہ شریر یا ہری گھٹ کی درشتی سے چیتن پریت ہوتا ہے۔ اور دو طرح کے چیتن کا  
بھرم ہوتا ہے۔ ایک گھٹ کا اور دوسرا گھٹ کی گیتا کا پرکاشنا۔ ویسے ہی شریر  
کے اندر اہم ورتی تھی کو شستہ چیتن اور ورتیوں کے پرکاشنا چٹا بھاس کو دو طرح  
کا چیتن سمجھتی ہے +

اعتراف۔ جیسے گھٹ میں لیا تا اور لیا تا کا پرکاشنا چیتن کو مانتے ہو



انتہا آخ۔ جس وجہ سے بڑھی گیا جانے کے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہا۔  
وجہ سے برہم چیتن روپ پھل موجود ہونے سے پیدا ہوا جس کو جاننے کی کیا ضرورت

جواب۔ پھل نامہ ہے گھٹ کی بریت کا۔ برہم چیتن پھل ارتقا نہیں ہے  
مثلاً لکھ کی موجودگی سے پتے بھی تو برہم رہتا ہے۔ مگر بغیر لکھ کی پروہی کے گھٹ  
دیکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے گھٹ کا پرکٹ ہونا چاہیے جس کے متعلق ہے اس  
وجہ سے اس کو ماننا چاہئے۔

انتہا آخ۔ آپ کہتے ہو۔ برہم چیتن پھل نہیں ہے۔ مگر شوریشور اپارہ  
ایسا نہیں مانتے؟

جواب۔ شوریشور اپارہ کہتے ہیں کہ مطلب صرف اتنا ہی ہے۔ کہ پھل برہم  
چیتن جیسا ہوتا ہے۔

انتہا آخ۔ یہ آپ نے کیسے جانا؟

جواب۔ شوریشور اپارہ کے گور وشنکر اپارہ جی ہیں۔ وہ اپنے ایشور  
نامی کتاب میں برہم چیتن اور پھل چیتن کا بھید مانتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے کہنے  
کے مطلب کو سمجھنا۔ کیا تھا کیا پیدا کرنے والا پیدا ہوا اس ہی وجہ سے۔ برہم چیتن اکیات اور  
اکیات دونوں کا پرکاشک ہے۔ برہم چیتن کی دورتی۔ پیدا ہوا جس اور گھٹ تینوں کا  
پرکاشک برہم چیتن ہی ہے۔ نیا ایک دو طرح کا بیونا اس گھٹ میں رہتے ہیں  
ایک اچھ گھٹ اور دوسرا کیا تو گھٹ یہ دونوں بیونا برہم چیتن ہی سے پیدا ہوتے  
ہیں۔ جیسے باہری گھٹ اور وہیہ کا تعلق ہے۔ ویسے ہی دوسرے کے اندر پیدا ہوا اس اور  
کو شتھ کے تعلق کو ماننا چاہئے۔

انتہا آخ۔ گھٹ وغیرہ کیا ہیں۔ ان کے وشے کرنے کے لئے پیدا ہوا اس

ایسی کے ماتحت ہے +  
 اعتراض - ایک ہی گھٹ میں اگیا نٹا اور گیا نٹا دوپ و دیر و دھرم  
 کیسے کہتے ہیں ؟  
 جواب - گھٹ میں گیا نٹا کی سبھی کا کارن گیان اور اگیا نٹا کی سبھی کا کارن  
 اگیاں ہے۔ بدھی کی ورتی کے اگر بھاگ میں جیتن کا پرتی بمب روپ چدا بھاس  
 بہت جو بدھی کی ورتی ہے۔ وہ تو گیان ہے۔ اور جو بدھی کا روپ نام اگیاں ہے۔  
 جس سے گھٹ جانا نہیں جاتا۔ اسی طرح یہ بدھی و دھرم گیا نٹا اور گیا نٹا رہتے ہیں +  
 اعتراض - اگیاں گھٹ کو گیان کے دیابت ہونے سے پرکاشتا ہے۔ مگر  
 گیا نٹا گھٹ تو گیان سے دیابت ہے۔ اس کو برہمہ کی پرکاشتا کیسے کہتے ہو؟  
 جواب - جیتے اگیاں گھٹ سے اگیا نٹا پیدا ہوتی ہے وہ گیا نٹا کو پرکاش  
 نہیں کرتا۔ ویسے ہی گیان بھی گھٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ گیا نٹا کو پرکاشتا نہیں سگیا  
 گھٹ کا پرکاش جیتن برہمہ ہی ہے۔ ویسے ہی اگیاں گھٹ کا بھی پرکاش برہمہ  
 جیتن ہی ہے +

اعتراض - جیسے اگیاں اگیا نٹا کو پیدا کرتا ہے ویسے ہی بدھی گیا نٹا کو پیدا  
 کرتے۔ مگر یہ کیوں کہتے ہو کہ چدا بھاس بہت بدھی گیا نٹا کو پیدا کرتی ہے ؟  
 جواب - بدھی چدا بھاس سے الگ رہتی ہوئی گیا نٹا کے پیدا کرتی ہے۔  
 اس وقت ہے۔ کیونکہ وہ خود اپرکاش روپ ہے۔ اس کی جیتن و کاری بھی کی طرح  
 ہونے کی وجہ سے اپرکاش روپ ہے۔ ویسے ہی چدا بھاس کے بغیر و کاری بھی  
 بھی اپرکاش روپ ہی ہے۔ وہ کیا پرکاش کو پیدا کرنے کی کار یا سرخ مٹی ہے  
 پونا کو گھٹ گیا نٹا نہیں ہوتا۔ اس میں یہ اثر اور طاقت ہی نہیں ہے۔ اس وجہ  
 سے گیا نٹا کے پرکاش کو نہ کہنے کے لئے چدا بھاس کے چلن کو روپ کی موجودگی ضروری ہے

لکھن اڑتھ تو دم پر کا کو شہر ہے۔ اور واجیہ ارقتہ چدا بھاس میں شہ ہے۔ یہ دو قسم کے  
چیتن ہیں۔ کو شہ تو سامانیہ روپ سے مشرہ کو پر کا شتا ہے۔ یہ چدا بھاس ایشہ کرن  
میں جیتن کا پرتی بمب ہے۔ جو شیش روپ سے پر کا ش کرتا ہے۔ سورج آکا ش میں  
سامانیہ روپ سے پر کا شوان ہے۔ مگر طیں اٹس کا پرتی پریت و شیش روپ کہلاتا  
ہے۔

اعتراف صحت۔ مگر آسمان کے بادلوں میں سورج کا تو ایات بھی پرتی بمب نظر نہیں آتا۔  
جواب۔ ای ای ایک کو کوں کے۔ بادلوں میں تو سورج کے بے شمار پرتی بمب ہوتے  
ہیں۔ جمال جان سندھی یا بلوچی کی آستھا ہوئی وہاں وہاں ہر جگہ گلے موجود  
اسی طرح جیتی میں پرتی بمب روپ چدا بھاس رہتا ہے۔ مہوین۔ جاگرت۔ سو شیش  
اور سا دھی یہ سندھی آستھا میں ہیں۔ ان میں اسی جیتن کا پرتی بمب پرا ہو ا  
بھاستا ہے۔ اور چدا بھاس نام پاتا ہے۔ چیتن تو ایک ہی ہے۔ اور اسی کا پر کا ش  
سب میں ہے۔ گھٹ رگھڑے تک کو پرتھی میں سخت چدا بھاس پر کا ش کرتا ہے  
اور گیات (علم) روپی دھرم کو گھٹ کی کلپنا ادھشتان برہم چیتن ہی پر کا ش کرتا  
ہے۔

اعتراف صحت۔ پرتھی میں چدا بھاس کا ماننا قبول ہے۔ گھڑے کی گیات (علم)  
پر کا شنے والے جیتن برہم ہی سے گھٹ کی پرتیت ہو جاتی ہے۔  
جواب۔ مگر جیتن پرتھی میں سخت چدا بھاس کو نہ مانو گے تب تک  
گیات اور اگیا تار روپ کی سندھی نہیں ہوگی۔ گھٹ میں گیا تار روپ دھرم اور  
اگیا تار روپ دھرم کال کے بھید سے ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ میں گھٹ کو  
جاتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے۔ میں گھٹ کو نہیں جانتا ہوں۔ پھر تم یہ بہت بھید  
کیسے بندھ کر سکو گے۔ یہ نہ تو پرتھی کی جیتی میں جو چدا بھاس روپی جیتن سے

تو مشیہ اور ولوتاؤن تک کی شری کے برابر نشے کر دکھایا ہے۔ اس کو کیسے پرودتی ہوگی؟  
اعتراض۔ آپ کا کتنا صحیح بھی ہے۔ مگر گیانی اکیائیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس  
میل سے وہ بھی ویسا ہی کرم کرے گا۔

جواب۔ باپ رٹکے کی رچی دیکھو اسی کے موافق کرم کرتا ہوا رٹکا تو نہیں ہو  
جاتا اور گیانی کے ایسے کرم اکیائیوں کے سمجھ بوجھ بڑھانے کے واسطے ہوتے ہیں۔  
وہ خود تو نیرت ہو گیا ہے۔ وہ دھنیہ ہے۔ دھنیو ہم۔ دھنیو ہم۔ اب اس کو دکھ نہ  
پریت ہوتا ہے۔ نہ دکھ کو دیکھتا ہے۔ دھنیو ہم۔ دھنیو ہم۔ اب اس کو کچھ کرنا دھنا  
نہیں رہا۔ اب اور کیا کیا جائے۔ تیری ہو گئی۔ گورو کو دھنیہ داد ہے۔ شاستر کو دھنیہ  
داد ہے۔ دھنیو ہم دھنیو ہم۔

ختم ہوا پنچ شی کا ساتواں ترقی دیپ پر کرن۔ جس میں ۲۹ شلوک ہیں۔ انہیں نے  
آٹھ پرچھیدوں اور ۱۲۵ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔

## آٹھواں پر کرن کو ششہ دیپ

پہلا پرچھید

تمبید

کرم۔ سارنت کا ششہ۔ انہیں نے کرم کا انکھ کا ششہ۔ گورو کو دھنیہ داد ہے۔

اور جتنا تھکے گا یہ صرف سوچتے مانتے ہیں۔ اس ماں وادو اور سن بات کا لایہ تو ہنسی کی بات ہے۔ وادو اور ترے الٹائی کرتے ہیں۔ اور میرا تیل پنا آجائے لہتے ہیں۔ یہ جیٹھان تو ان دور کھوں کی حالت پر ہتے ہیں +

اعتراض۔ سیکان فان کو کرم کا پیل کچھ نہیں۔ پھر وہ کرم چھوڑ دے گا۔ جواب۔ تیاگ تھیل نہیں ہے۔ اس سے بودھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ چھوڑ دے گا تو چھوڑ دے گا۔

اعتراض۔ بودھ تو پراپت ہے۔ پھر اس کی اچھا کیسی ہے۔ جواب۔ اگر پراپت ہے۔ تو پھر چھوڑ دے اور اگر نہیں کرتے کا لیواں فضول ہے۔ اعتراض۔ بودھ کی تھرا کے لئے تیاگ کرنے کے لئے۔

جواب۔ تھرا تو بودھ کے لئے ابھاد کو چاہتی ہے۔ وید سے زیادہ کسی کا پرمان برل نہیں ہے۔ بودھ کی تھرا کے سوا دھن کے لئے یہی ضروری ہے۔ اعتراض۔ ممکن ہے کہ اوڈیا اور اوڈیا کے کامیج اسے بودھ کا ابھاد ہو جائے؟ جواب۔ یہ دونوں بودھ کے ناش کرنے کی طاقت نہیں رکھتے +

اعتراض۔ اوڈیا کا ناش تو ہوتا ہے۔ مگر اوڈیا کے کامیج کا ناش نہیں ہوتا اس سے ممکن ہے بودھ کا ناش ہو جائے؟

جواب۔ اوڈیا کے کامیج میں شتا نہیں ہے۔ اوڈیا کے کامیج آکاش کے پھول کی طرح ہیں۔ یہ اعتراض تھا ارا غلط ہے۔ مردہ چو ہے نے آج تک بتی کو نہیں مارا۔ جب اوڈیا آبادان کا گڑبڑ ہوتی ہوتی است ٹھہری۔ تو پھر خوف کس کا بودھ سوتا ہے۔ اس نے سب کو مار کر گویا اب کیا اوڈیا میں پروہتی ہوگی!

اعتراض۔ اگر گیمانی کو پروہتی نہیں تو آگینی کو بھی تہ ہوگی + جواب۔ آگینی تو بھرم میں بہتا ہے۔ اس کی پروہتی تو ہوگی۔ مگر گیمانی نے

کا وزن اگر شرم و دھرم کیسے چلیگا؟  
 جواب: یہ دھرم کچھ غرضت تک توڑتے ہی ہیں۔ اور بنو کو دیکھا جاتا ہے تو  
 اعتراف: جب تک بنو کا زور اس کی باتنا ہے۔ تب تک اس کے دُور کرنے  
 کو دھیان کا بنو اور ضروری ہے۔  
 جواب: صرف پراریدہ کرم کے بھوک کے خاتمہ ہی تک یہ ضروری ہے۔ پراریدہ  
 کے بھوک تو ایک کپا ہزار دھیان سے بھی نہیں جاتے۔  
 اعتراف: میں موشی ہوں۔ کم از کم اسی خیال اور بنو مار کی نورتی کے لئے  
 دھیان کرے؟

جواب: جن کے لئے بنو مار باؤدھک ہے وہ ضرور ایسا کرتے دیکھ کو تو بیل مار  
 دیکھ نہیں دیتا۔ میں کیوں ناحق سرکا در دمول لوگ؟  
 اعتراف: کشیت ہی کے دُور کرنے کے لئے دھیان کرو؟  
 جواب: ایسی سادھی کی ضرورت تمہارے لئے ہے۔ تم میں کشیت ہے؟  
 اعتراف: انجھو کی پراپتی کے لئے سادھی چاہئے؟  
 جواب: انجھو تو ہمارا سر و سپہی ہے۔ تو دیتا اپنے سر و سپ کو پراپتی ہے۔  
 اچھا سادھی کیسی؟

اعتراف: اگر کچھ کرنا ہی دھنا نہیں ہے تو پھر شاستر کے تشبیہ و ثواب  
 کرنے میں پرور تھی ہوگی؟  
 جواب: کیوں؟ جب تک ذرا بھی شریہ کا اجماع ہے۔ اور پراریدہ کرم ہے  
 تشبہ ہی تک کرنا دھنا ہے۔ اجماع کے جاتے ہی تشبہ اصول اور بے معنی ہو جاتے  
 ہیں۔ شاستر کا تشبیہ بھی کرم ہے۔ زراجمانی یہ کیوں کرتے لگا۔ غرض کیا؟ واسطہ  
 کیا؟ جس کو چاہے وہ اپنے تشبہ شاستر دھنا ہے۔ جس کو نہ چاہے اس میں سچ کیا ہے اور کا

ہے مہل اپنی بے بسی اور بے کسی دوسرے خواہش کی ہوئی چیز کی پراستی کا خیال  
گریبان دوسرے سے ایک بھی تو نہیں ہے۔ جب سنبھار سنبھار تیرت ہو گیا۔ اور پرتی  
خود موندے۔ تو پھر ڈرکس بات کا ہو گا اکام تو وہ شخص کرتا ہے۔ جس کو کسی چیز  
کی اچھا ہوتی ہے۔ آدمی سو رنگ کی امید اور رنگ کا ڈر آگیاں کی وجہ سے کرتا ہے  
جب آپا سنے کے بعد شروع ہوا۔ من۔ نہ ہیا سن سب کچھ ہو لیا۔ اور سب کشتا نکار میں  
عقلمندی لگتی۔ تو آزادی آگئی۔ تہ پتی آگئی۔ شامتی آگئی۔ دکھ مٹ گیا۔ خواہش جاتی  
رہی۔ کرم۔ بھرم۔ دھرم سب کا خیال جاتا رہا۔ اب وہ کرنے بھی تو کیا۔ اور کیوں  
کرتے ؟

استراض۔ تاکرم کرتا ہی نہیں ہے۔ تو پھر لوروں کو کیوں نہ اپدیش  
دیا جائے ؟

جواب۔ جس کو دید شاستر کے اپدیش کا ادھکار ہو۔ وہ کرے۔ منع کون  
کرتا ہے ؟

استراض۔ مگر جب آپ اپنے پیٹ پالن کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو  
پایا کار کرنے میں کیا ہرج ہے ؟

جواب۔ پھر وہی بات جس میں جو اچھا ہو وہ کرتا رہے۔ جس کو اچھا نہ ہو  
وہ کیوں کرے اگر کم کا ہی نام آگیاں ہے۔ جس میں آگیاں نہیں ہے وہ کیا کرے ؟

استراض۔ کیونکہ وغیرہ کرے مگر شروع من وغیرہ تو کرتا رہے ؟

جواب۔ یہ سب کام سننے کے بعد کرنے کی غرض سے ہیں۔ جب سننے نہیں  
ہے تو پھر ان کو جگہ کا بارناقی کیوں بنایا جائے۔ جس کو دیر کے ہوں وہ نہ ہیا سن  
کرے۔ مگر جس میں دیر ہے نہیں اس کو کیا غرض پڑی ہے ؟

استراض۔ جب وہ ہے (رو پریت گیاں) نہ ہو گا تو پھر براہمن۔ کشتری وغیرہ

جواب گیان تو ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ ماں جیون کئی دشا آجاتی ہے اور اس دشا میں پھر ستم نیم جب تپ آگیا تیوں کی طرح نہیں کیا جاتا۔ پارہ جو کہ غارتہ تک پیو بار ہوتا رہتا ہے۔ سیمک گیان سے آہستہ آہستہ غشیہ بدھی بیشک چلی جاتی ہے +  
اعتراف میں مدستی کے سانب کے بھرم کے دور جو جانے پر بھی کچھ دیر سرکھاتا رہتا ہے۔ مگر آپ نے جو پہلے دسویں پرش کی مثال دی ہے۔ اس سے تو بھرم قطعی دور ہو جاتا ہے +

جواب۔ کیا رگی تو یہ گیان نہیں آیا۔ پروکش اور اپروکش دو صورتیں ہوتیں۔ اور اپریش کی تاڑنا کا کچھ اثر تو رہا۔ ویسے ہی گیان کا حال ہے +  
اعتراف۔ گیان کی پراپتی ہونے پر بھی اگر سنسار کی پریت رہی تو پھر موکش کی پڑشارتہ تو نہ ہوئی +

جواب۔ کیوں نہ تاپ گیا۔ ہر ش یہ دسویں پرش کی طرح جمنے مرنے کھوجانے اور پھر پراپت ہونے کا بھرم تو جانا رہا۔ یہی پڑشارتہ کی سیدھی ہے۔ بار بار ناج کھا لیتے پرا سودگی آتی ہے۔ ویسے ہی بار بار وجار کرتے رہنا فصول تو نہیں ہے +

## آکھواں پر چھید

معمولی مختلف سوال و جواب

اعتراف۔ اگر گیان سے پار بدھ ناش نہیں جو تو پھر اور کیسے ناش ہوا؟  
جواب۔ بھوگ سے ناش ہوتا ہے۔ یہی ترقی اور گرخصوں کے کہنے کی غرض ہے۔ شوک کی نور تی پیدا کھاس کی چھٹی آوستھا ہے۔ ساتویں آوستھا میں بھوگ سے کامنا دور ہو جاتی ہے۔ ادرا پرہ کش گیان سے پیدا ہوئی ساتویں آوستھا نرا کش تا اور آراوی کی ہے۔ وہ پھر کسی طرح نہیں جاتی۔ ترقی کا ایسا دو طرح سے ممکن



**اعتراض**۔ گرایے گوراج بنے سے اُس کو پھل کیا ہوا ہے۔  
**جواب**۔ شرتی اس کے کئی پھل باقی ہے۔ اول جو شخص برہمہ کو جانتا ہے بڑا  
 ہو جاتا ہے۔ دوسرے اکیان پلا جاتا ہے۔ تیسرے اکیان کے جاتے ہی تاپ چلے جاتے  
 ہیں۔ چارٹی کلش دور رہتے ہیں۔ پانچویں تا دہم اودھیا میں نہیں رہتا۔ چھٹیوں اوروں  
 کو اکیان کا پیش دیتے ہوئے برہمہ پوتا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔  
**اعتراض**۔ جب برہمہ گیان کو پار چاہا اس کی ناش رویتا ہو جاتی ہے۔ تو وہ  
 کیسے اپنے ناپ کا جتن کرے گا۔

**جواب**۔ جیسے دیوتاؤں کی دتہ اوستھا کی پراپتی کے لئے منشیہ انی میں پرورش کرتا  
 ہے۔ ویسے ہی اس کو برہمہ گیان میں پروردی ہوتی ہے۔  
**اعتراض**۔ جب چاہا اس خود ہی برہمہ گیان سے نشٹ ہوا۔ تو جیو یو ہوا۔  
 کیسے بیگا۔

**جواب**۔ جیسے دتہ روپنا کی اچھیا سے انی میں داخل ہونے تک پرش کی جو حالت  
 رہتی ہے ویسے ہی اس کی بھی اسی وقت تک جیو چلا رہے گی۔  
**اعتراض**۔ جب بھوگیا ہے کا بھرم اور اکیان ہی نہ رہا۔ تو گیانی کو بھوگوں کی پراپتی  
 کسے ہے گی؟

**جواب**۔ رہتی میں غلاب کے بھرم سے پرش کا پتا ہے۔ یہ اکیان آہستہ آہستہ  
 دور ہوتا ہے۔ سو یہ ہی مندا نہ ہکا رہی آہستہ آہستہ جاتا ہے۔ اس کے جاتے جاتے پرش  
 ویسے ہی پرا بھد کرم کے بھوگ بھوگتا رہتا ہے۔ جیسے پانپ کے خوف دور کرنے  
 کی اس میں سو بھا دک اچھیا ہوتی ہے۔  
**اعتراض**۔ برہمہ گیان سے بڑھی کے اوسے ہوتے ہی منشیہ رویتا کا خیال تو چلا  
 ہی جاتا ہے۔ اور ساکھ ہی تو گیان کا بھی تو اچھا دھو جائے گا۔

شریر میں ہیں۔ اسٹھولن۔ سوکشم۔ اور کارن۔ اور ان کے تین دوش ہیں۔ سوکشم۔ شریر  
 کا دوش روک اور شریر کے خرابیاں ہیں۔ سوکشم۔ شریر کے دوش کا مگر وہ دوش نہیں  
 کارن۔ شریر کا دوش اویان ہے۔ چچا ندوک۔ اچھند میں کھٹا آتی ہے۔ ایدر برہما جی کے  
 پاس جا کر کہے گا۔ چچا اوستھیتی میں پرش ایسے آپ کو نہیں جانتا۔ جیسے جاگرت اوستھا  
 کو جانتا ہے۔ اور مرقہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ میں آپ میں شریروں کے سچ سج  
 سو بھاوک ہیں۔ یہ شریر سے دور نہیں ہوتے۔ جیسے کپڑے سے سوٹ دور نہیں ہوتا  
 اچھا جس میں دراصل تاپ نہیں ہے۔ اس میں آگ کا پرکاش رہتا ہے۔ کیونکہ جس  
 اور پر فی محب ہوتا ہے۔ اور تاکا کی طرح طرح کہنے اور بہت اور پرتی محب کی اصلیت سمجھ  
 لینے سے دوریت بھاؤ جو کہتی ہے کسی دن وچار سے چلا جاتا ہے۔  
 اچھا اصل۔ اگر چہ اچھا جس میں تاپ نہیں ہے تو اچھا کی اوستھا کیا ہے؟  
 جواب۔ تاپ کے اچھا ہو جانے سے چہ اچھا میں شریر کو رکھتا ہوا اساکشی کے  
 سستہ ناکے ساتھ اکیلا کی کلپنا کرتا ہے۔ اور ان سب کو کہتی مان کہ مٹھنشی رہتا ہے۔  
 اور تپے کرتا ہے۔ کہ میں ناحق تاپ کی کلپنا میں پڑا ہوا تھا۔ اور بھرم میں تھا۔ یہ تو تمہارا  
 تھے۔ صرف کلپنا ہی سے سست بریت ہوتے تھے۔ جہاں ہی تاپوں کا کارن تھی۔  
 جیسے کلپنا اور بھرائتی سے رہتی میں سست بریت ہو گا کہ تھا۔ تب وہ ساکتی کے  
 شرن میں چلا جاتا ہے۔ اور تاپ وغیرہ سے بھٹکا رہا ہوتا ہے۔ جو بھرم ہار ہی تھے  
 اچھا ان کے دور کرنے کے لئے گنگا ستان اور جہنم کے تپ کا تھا۔ اب جبکہ اچھا کرنا  
 شہد ہو گیا۔ تو ہی ان جانتا ہے۔ اور نادا بھرم کو دور کرنے کے سستار کے ایدر جاں کو  
 دیکھ دیکھ کر ہنسی مذاق آتا ہے۔ اور بھگورتی راج ملک کی اس کا اچھا نہیں ہوتی۔  
 اور اس کا رہنا دویسا ہی رہتا ہے جیسا کہ عہد اور پوراج راجا کا ہمارا۔ مشیر اور ساکھی

**اعتراض**۔ اس بات سے تو شرعی اور پرانوں میں بڑا جھید پڑیگا۔  
 جواب۔ اس میں بھید کی کوئی بات نہیں ہے۔ کوہٹے پر چڑھنے کے لئے  
 سیڑھیوں کا ہونا لازمی ہے۔ جیوں جیوں میں زلزل ہوتا چلیکا تیریں یوں یوں بڑھتا  
 چلے گا۔ اور جاگرت بھی سوین کی طرح پریت ہوئے لگیگا۔ اور دیا دیکرنے۔ اور آنکھوں  
 و زبانی کے چوت دینے سے من سب سے مٹ کر اپنی ذات کے انھیں کی طرف لگیگا۔ اور  
 تب جسم فزک سے جھٹکا مارا ہو جائے گا۔ اور وہ سب جس پر آگاہ کا وراثت۔ اور اگر تیریں  
 وغیرہ کے وچار سے مقابلہ اور نشانہ کر دیکھائے گا۔ اتنا ہی مطلب ہے۔ تاکہ سب کو سچا دل  
 اور پوچھوں کا مٹھیا پڑیپ سمجھ میں آجائے۔

**اعتراض**۔ اگر میں چاہتا ہوں کہ بھوکنا قبول کر لوں۔ تو پھر آپ نے یہ سب جو  
 کچن کسے میں۔ ان کی کامتائیوں ہو۔ ان کا پہلی باتوں کے ساتھ رو دہ ہوگا۔  
 جواب۔ بھوکنا خیال بالکل غلط ہے۔ شرعی کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ستیہ  
 بھوکنا کوئی بھی نہیں ہے۔ چاہا اس مٹھیا ہے۔ اور اس کے است گروپ کے  
 سمجھ لینے ہی سے درشتا۔ درشن۔ درتیم یعنی ناظر۔ نظر۔ اور منتظر کی ترقی (مستند)  
 کا اکیلا ہو جائے گا۔ اور چاہا اس کے ابھار سے چھین وہ پیش رہ جائیگا۔

**اعتراض**۔ پھر مٹھیا چاہا اس کو آپ ثابت کیا کر گئے؟  
 جواب۔ کچھ نہیں۔ اس کو ثابت کون کرنا ہے۔ چاہا اس جب اپنے آپ  
 کو تسخیر سے نہیں سمجھ کر مٹھیا پر تیت کرتے لگتا ہے۔ تب خود بخود بھوکوں کی اچھا علی  
 جاتی ہے۔ رنگی کو روگ کے نشے کر لینے سے بیاہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ ویسے ہی  
 گمان کی دشا میں بھوکنا ہے کی اچھا نہیں رہتی۔ بلکہ پرار بدھ کو بھوکنا ہوا بھی نہ بھوکنا  
 ہے۔ کہ ابھی کرم کا پھل بالکل بھوکنا نہیں گیا۔ اور چاہے وہ کچھ دنوں بھوکنا ہی کیوں  
 نہ رہے۔ مگر اس کو اب بھوکنا ہے کی شکنا نہیں رہتی۔ اور تین تاپ دور ہوتے جاتے ہیں

کراتے ہوئے سب سے پیچھے کیوں گئے ہیں۔ کہ پراتوں کے ساتھ رہتے ہوئے بھی پریش  
اسک ہے۔ شیوں کے درمیان ایک مرتبہ یہ سولہ ہوا۔ دیر اندریاں۔ پران۔ من  
پرستی۔ کوٹھک میں سے کون آتا ہے جس کی آپاسا کی جائے اسکو دکھ شوروں سے  
پہلے آپادھی تہمت آتا کہ بیان کر کے سب کے بعد یہ جواب دیا۔ کہ چیتن ہر مرد پر ہی آتا  
ہے۔ اس میں ہر آدمی بھی کوٹھک چیتن ہی آتا ماننا ثابت ہو گیا ہے۔ اور تم محض اپنے بھرم  
سے متھیار روپ کو بھوگتا مان کر بھڑکتی میں پڑے ہو۔ متھیار تو بھیا ہی ہے۔ وہ سب  
کیسے ہو گا!

اعتراض۔ درہا اگر ایک آپ ندر میں پھر کیوں آتا کو پیارا جاتا کہ اس کے بھوگ کی  
مثبتہ کا بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً اسے میری! شوہر لڑکا۔ ستری۔ کجیت۔ ایشور۔ دیر۔  
ان میں سے کوئی بھی اپنی خاص حیثیت کے لحاظ سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب آتما  
کی درستی ہی سے پیارے پریت ہو رہے ہیں؟

جواب۔ بغیر تمام باتوں کے سمجھائے ہوئے آتیا نیوں کو شیش روپ آتما کا بوجھ  
انجو اور گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے شرقتی نے یہ سب باتیں بتائی ہیں۔ اس کا مطلب  
آتما کو بھوگنا ثابت کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کا صرف شیش (باقی) روپ کھانے  
کا ہے۔

اعتراض۔ پھر شرقتی نے ناحق ہی آتما کا بھوگنا روپ دکھایا؟  
جواب۔ اس کا مطلب صرف اتنا ہی تھا۔ کہ بھوگ خود شیش نہیں ہے۔ صرف  
آتما ہی مست ہے۔ بھوگ سے پریت ذکر۔ الیاتی رات دن اسی کی جاہ میں پڑے رہتے  
ہیں۔ پہلے ان کو بھوگوں سے ہٹانے کے لئے ایشور کی آپاسا بتائی گئی ہے۔ پھر چاکر  
خود ایک طرح پر بھوگ روپ ہے۔ آپاسا کی دیر و عتاسے انتہہ کرن صاف ہو گا آپ آتما روپ  
اور سچ روپ کی طرف متوجہ ہونا دیکھا۔



جواب میں نے آؤ بھی پرہم و دیا تو دیت کے اچھا کو اور آدمی اتم گیان کو مان  
رکھی ہے۔ اس نظر سے تو مرد و کلب سادھی میں بھی ادھاری برہم گیان ہوا۔  
اعتراض اس میں چھوڑے کے بھی چھوڑنے میں صوف اتم گیان بھی لاؤ پرہم و دیا  
مانا ہوں۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ پھر جہاں ایسی بات کا بھی نہیں رہا۔  
اعتراض۔ میں اتم گیان ہی کو پرہم و دیا کتنا ہوں۔ ہاں یہ ماننا ہوں کہ چوٹی  
من کو اتم گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے یوگ کی مد سے جیت کی ورتی کا زودھ کرنا چاہئے۔  
جواب۔ نتیجہ ایسا ہی کہ وہ گراں قدر تو تم سمجھ گئے ہو۔ کہ جیت کے بھیا جانے  
ہی ہے تم کو اس قسم کا خیال پیدا ہوا ہے۔ ورنہ پھر پرہم گیان کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور  
اور اسی خیال سے میں تم کو بار بار جیت کے بھیا روپ کا نقشہ دلاتا رہتا ہوں۔ نہ شرتی  
کتی ہے کہ کہ چھین۔ کیا چھینا ہے اور گیانی اسی وجہ سے ختم ہوا اچھا نہیں کہ ہے۔  
اعتراض۔ یہ سچ ہو۔ مگر آپ نے یہ بھی تو کہا ہے کہ گیانی اچھا کرتا ہے اور اچھا گیانی  
کی طرح اچھا نہیں کرتا۔

جواب۔ ایسے کہنے میں کوئی پروہ نہیں ہے۔ شراستہ کتاب ہے گیانی میں راک  
دو تین نہیں ہوتا۔ یہ وہی ہی گیان کے چھہ ہیں۔ سو شری جیت جو راک ویش ہے  
بھرا ہے۔ اس کو گیان نہیں ہوتا۔ جس درخت کی جڑ میں آگ ہے وہ ہر نہیں ہوتا  
یہ شراستہوں کے کہنے کا مطلب ہے۔ اور اسی کے جان لینے سے کتی ہو جاتی ہے۔  
اور شرتی یہ بھی کتی ہے۔ کاسیہ کا ہے۔ کس سے کامنا پیدا ہو گیانی گیانی  
اٹکنا کا کتے کر لیتا ہے۔

ساتواں پرکرن تہی ویت  
بھو گنا

اعتراف۔ جہاں جھوٹا ہوا۔ تو پھر جھوٹ کو ست کیوں نہیں دیتے؟  
 جواب۔ جھوٹ باتیں جتنیہ تا نہیں ہے۔ اور پر کی مثال اس کے لئے کافی ہے۔  
 اعتراف۔ جتنیہ پانچ گھنٹہ بھی پھوگے جاتے ہیں۔ اس کی کوئی مثال دیجئے؟  
 جواب۔ تم روز سوئیں دیکھتے ہو۔ یہ جھوٹا ہی تو ہے۔ اور کیا زیادہ چاہتے ہو۔  
 جیسے چاہتے پر سوئیں جانا دیتا ہے۔ ویسی برہمہ دیا سے جگت کا متھیلا سروپ سمجھ میں  
 آجاتا ہے۔

اعتراف۔ پھر برہمہ دیا سے جگت ہی کاٹل کیوں نہیں کر دیتے؟  
 جواب۔ برہمہ دیا کا کام صرف متھیلا روپ جانا ہے۔ ناش کرنا نہیں ہے۔  
 اعتراف۔ مگر شرعی کتب ہے کہ سارا جگت گیانی کی نظر میں آتم سروپ بن جاتا  
 ہے۔ اور دودیت روپ کا ناش ہو جاتا ہے۔  
 جواب۔ سنو۔ دیاس جی یوں کہتے ہیں۔ شو شپتی اور دو یہ گت آستھا میں کسی  
 اندری کے دوار اوٹے کی پریت نہیں ہوتی یہی ان کا مطلب ہے۔ ورنہ اگر یا گئے و لکھتے  
 کو دودیت نظر نہ آتا۔ اور وہ ان کو دیکھتے ہوتے۔ تو پھر کتن کس کا اور کس طرح کرتے؟  
 اعتراف۔ یا گئے و لکھتے وغیرہ رشیوں کو اپروکش گیان صرف نرو کلپ سماجی  
 میں ہوا۔ وہاں بیشک دودیت نہیں ہے۔ جب تک دودیت ہے۔ تہہ تک اپروکش  
 گیان کیسا؟

جواب۔ اگر تم دودیت کے نہ پریت ہوتے ہی کو اپروکش گیان کہتے ہو تو شو شپتی  
 میں دودیت کا اچھا ہونا ہے۔ کما سی کو برہمہ دیا گوا  
 اعتراف۔ میں صرف دودیت کی پریت کے لکھا و کو برہمہ دیا نہیں کہتا۔ بلکہ میں  
 اس کے ساتھ آتم گیان کو بھی بلاتا ہوں۔ شو شپتی میں آتم گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ  
 برہمہ دیا نہیں ہے۔

برودھی ہے۔ یہ تم جانتے ہو؟

اعتراض۔ یہ سچ ہے۔ مگر دوشوں کے دیکھنے سے گئیانیوں میں بھی عادتاً وہ سرایت کر جائیں گے۔ تب تو پوشے کی اچھا پیدا ہوگی؟

جواب۔ نہیں۔ گئیانی اس جگت کو مداری کا کھیل اور سترپن کا تماشہ نشے کر چکا ہے؟

اعتراض۔ اے رجال اور سون چاہے جھوٹ ہوں۔ مگر گئیانی میں بھوک کا ایجاد تو نہیں ہے؟

جواب۔ وچار سے خود بخود ان کی جڑ کڑور ہوتی جائے گی۔ اور اگیان کے چلے جانے سے راگ دولیں نہ ہوگا؟

اعتراض۔ جگت کے تھیار پتلا کے گیان اور پرار بدھ کے بھوکوں میں برود ہے۔ کیونکہ کرم تو جگت کو ست روپ دکھاتا ہے۔ اس وجہ سے پرار بدھ کرم کا صرف بھوک ہی سدھ نہیں ہوتا؟

جواب۔ یہاں ان میں کوئی برودھ نہیں ہے۔ گئیانی کو سکھ دھ کا انجھو ہو گیا ہے۔ اُس نے جگت کو تحقیق نشے کر لیا ہے۔ اس لئے بھوک لینے سے پھر آگے

گئے لئے سکھ دھ کا ایسا ہو جائے گا۔ زبان اور ناک ایک جگہ نہ رہے برودھی نہیں ہیں۔ زبان رس کو لیتی ہے۔ مگر دھ کو نہیں لیتی۔ اس طرح سمجھ لو؟

اعتراض۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ کہ تھیار پتلا کا گیان سکھ دھ کے بھوک کو دھڑکڑاتا ہے؟

جواب۔ اس کا ثبوت راند رجال کا کھیل ہے۔ مداری نے گئیانی کو تماشہ کی اشرنی دی۔ وہ اُس کے مود میں پھنس گیا۔ مگر گئیانی جانتا تھا کہ یہ تھیار ہے اس لئے اُس کو مودہ نہیں ہوا۔ بھوکے کو تو دونوں نے بھوکا؟



اپنی اچھا نہیں ہے۔ ان اچھا پرار بدھ وہ ہے۔ جس میں نہ اپنی اچھا نہ برائی اچھا  
شامل ہے۔ جو پریش و شیوں کو نہ تیارے گا۔ وہ آگے کے لئے بھی پرار بدھ کرم سے  
اچھا پیدا کرنا چاہیگا۔

اعتراف۔ اگر گیانی میں بھی اچھا مانو گے تو شرٹی سے پرودھ ہوگا۔  
جواب۔ شرٹی میں اچھا کا یہ مطلب نہیں لیا گیا۔ اور نہ یہ میری کہنے کی  
غرض ہے۔ میں تم کو تینوں پرار بدھ دیکھا کر یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ تلج تو بدھ ہو  
گیا۔ ابھی اس کی صورت باقی ہے۔ مگر وہ پھر دانہ میدا کر سکیگا۔ اسی طرح گیانی اچھا  
وائے پرار بدھ کو بھوک کر دگدگہ کر دیتے ہیں۔ پھر جنم کی اچھا ان میں نہیں رہتی۔  
گیانیوں کا حال اس کے برعکس ہے۔

اعتراف۔ پھر گیانی میں کسی قسم کی بھی اچھا نہ مانی جاوے۔ کیونکہ اچھا کا  
پھل تو ضرور ہی ہوگا۔

جواب۔ اول تو میں نے تم کو اچھا کی صورتیں دکھادیں۔ اچھا والا پرار بدھ  
صرف گیانیوں میں (۱)۔ پوت۔ (۲)۔ بھرنش۔ (۳)۔ کرو دھ۔ (۴)۔ کام۔ ان کی  
بھرائی کی وجہ سے پیدا کرے گا۔ گیانیوں کو یہ صرف پھل دیکر رہے گا۔ کیونکہ  
پرار بدھ کرم سو بچا و پھل دینے کا ہے۔ اچھا پیدا کرنے کا نہیں ہے۔ ولین (لٹ)  
گیانیوں میں ہوتی ہے۔

اعتراف۔ پھر ولین (لٹ) کس سے پیدا ہوتا ہے۔

جواب۔ یہ بھرم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گیانیوں میں بڑھتا ہے۔ گیانیوں  
میں نہیں۔

اعتراف۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔

جواب۔ گیانی کا ارشاد ہے۔ اور بدھ کوئی نہ ہوتا ہے۔ جو یک بھرم کا

بھی بھوک کی اچھیا ہوتی ہے +  
 جواب :- دیشیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی ان کی اچھیا اٹھا کرتی ہے۔ مگر  
 پرار بدھ کے کرم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱)۔ ایک اچھا روپ۔ (۲)۔ دوسرا  
 ان اچھا روپ۔ (۳)۔ تیسرا پر اچھا روپ۔ مریض جاننے پر بھی بد پرہیزی کرتا  
 ہے۔ یہ سوا اچھا پرار بدھ ہے۔ چوری۔ شہوت وغیرہ سب اسی میں آجاتے ہیں  
 گیتا میں بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! جس کا جیسا پرار بدھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی  
 پرانیوں کی پرورتی ہوتی ہے۔ اس کا روکنا بہت مشکل ہے۔ م۔ رام چندر۔  
 اور یو دھتھر اسی کے سبب سے دیکھ میں پڑے تھے۔ ان کو ایشور بھی دور نہیں  
 کر سکتا +

اعتراف :- پھر ایشور کا ماننا ہی فضول ہے +

جواب :- اس سے ایشور کے ماننے میں کیا نقص آتا ہے! یہ پرار بدھ خود  
 ایشور کا قانون ہے۔ کوئی اپنے ہی حکم کے کیوں برخلاف کام کرے +  
 سوال :- ان اچھا روپ پرار بدھ کیا ہے +

جواب :- جو وہیروں کی پریرتا کی وجہ سے کیا جائے وہ ان اچھا پرار بدھ  
 ہے۔ جیسے سپاہی اپنے افسر کا حکم بجالا دے۔ اس کی پرورتی کام سے ہوتی ہے  
 جو کا منا روپ ہے۔ کسی نے دس روپے کسی سے مانگے۔ اس نے نہیں دیئے  
 نہ دینے پر کر دیا۔ یہ کام اس لئے کر دیا روپ ہوا۔ کر دیا کی جڑ جو گن میں ہے  
 اور بغیر اس کے سنشت کئے ہوئے ترقی نہیں ہوتی۔ اور پاپ پیدا ہوتے ہیں۔  
 ایسا کام ان اچھا پرار بدھ کہنا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! اپنے پرار بدھ  
 کرم کی وجہ سے الویک فی وجہ سے جو پرانی اچھا کرے گا وہ اچھا پرار بدھ ہے۔ دوسرے  
 کی اچھا مثلاً کسی کی شادی کی غرض سے بھج اور برادری کا اکٹھا ہونا پر اچھا ہے۔

کا کچھ نہیں جانتا۔ کیونکہ گیانی میں بھڑانتی نہیں رہتی۔ گیانی بویک والا ہوتا ہے  
 تم کو اس میں پتا ہے۔ لکھ پر تہیت ہو مگر اس نے تو سنسار کا تیاگ ہی کر رکھا ہے۔  
 اعتراض۔ کیسے کہا جائے کہ یہ تیاگ روپتا بویک سے پیدا ہوتی ہے  
 لیکن یہ وہ بویک سے ہو۔

جواب۔ یہ کامنا کی غور قی کا کارن ہے۔ اس وجہ سے بویک سے پیدا  
 ہوتی جاتی ہے۔

اعتراض۔ بویکی اور ابویکی دونوں ہی کو بھوک لینے سے ترقی ہوتی ہے  
 پھر کیسے کہا جائے کہ ترقی بویک سے ہوتی ہے؟

جواب۔ بھوک ترقی کا کارن نہیں ہے۔ شرتی ہوتی ہے۔ دوشے بھوک سے  
 سخت کی ترقی کبھی نہیں ہوتی۔ آگ میں جتنی آہوتی ڈالتے باؤکے اتنا ہی وہ بھڑکیلی  
 شانت ہوگی۔ برتر شنا میں شانتی نہیں ہے۔ شانتی صرف بویک سے آتی ہے۔

اعتراض۔ من کا سو بھاد کا منا کرنے ہی کا ہے۔ وہ ویریت ہو کیسے سکتا ہے؟

جواب۔ یہ قصا سن کرنے سے یہ من ایک طرح پر قید ہو جاتا ہے۔ اور پھر کامنا کو  
 نہیں اٹھاتا۔ اور تہیت تہیت ہو جاتا ہے۔ کسی لاپچی راجہ کو قید کر لینے کے بعد اگر  
 چھٹکارا دیکر ایک لاکھ کاٹوں بھی دیدیا جائے۔ تو وہ تہیت ہو جائے گا۔ جینک قید میں نہ  
 آئے گا بیشک۔ وہ چوس کو بڑھاتا ہی رہیگا۔ من راجہ ہے۔ بویک روپی دوسرا راجہ تھا  
 کے قیدخانہ میں اس کو قید کر لیتا ہے۔ اور قید میں آئے سبب اسکی ترقی تھوڑے ہی میں ہوتی  
 ہے۔

چھٹا پرچھید

پراو بدھ کرم

اعتراض۔ مگر پہلے آپ خود ہی کہہ چکے ہیں کہ پراو بدھ کے بس ہو کر گیانی کو

اصلی مطلب یہ ہے۔ درپردہ ایرکشی گیان والا پرش جگت کو متھیا جانتا ہے۔ اس وجہ سے کامنا سے خالی ہو جاتا ہے۔ اور جگت اور جگت کے کامنا کے ایجاد ہونے سے تاپوں کا ایجاد ہو جاتا ہے۔ جیسے تیل کے ایجاد سے ایک نروان (رہنما) ہو جاتا ہے۔

اختصاراً۔ کامنا کے رشتے کے ایجاد سے کامنا کا ایجاد ہو جاتا ہے۔ اس کس طرح سچا یقین ہو۔

جواب۔ باز گیر شعبہ ہائے کاذب جال کے کرتب سے شہر بنایا۔ اور اس میں سب کچھ آدمی۔ گھوڑے۔ گاڑی۔ سامان وغیرہ نظر آتے ہیں۔ دیکھنے والا ان سب کو متھیا جان کر ان میں سے کسی کے ساتھ پریت نہیں کرتا۔ اور دیکھنے کے ساتھ ہی نکلے عیب کو جان کر ان کا تیاگ بنا رہتا ہے۔ اسی طرح جب وشویوں کے متھیا جانا کی پریت ہو جاتی ہے تو خود بخود ان کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ تم جانتے ہو۔ دھن کی ایجاد کرنے سے محنت کرنا۔ سفر میں جانا۔ اور دھن پائے پر چور۔ حاکم۔ راجہ۔ اور رشتہ داروں کا خوف بگاڑ رہتا ہے۔ خرچ کرتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ اس سے کتنا دکھ ہو جاتا ہے۔ ستری کی محنت سے کتنے اُتیات جتے ہیں۔ اس طرح کے دوش جب سمجھ میں آجائے ہیں تو ایک بڑھ جاتا ہے۔ اور ان کی ایجاد کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ وعلیٰ ید القیاس ہو۔

اختصاراً۔ مگر پراریدہ کی وجہ سے گیان دان کو بھی بھوکوں کی ایجاد ہوتی ہے۔

جواب۔ ایجاد ہوا کرتے مگر وہ گیانی کی طرح دکھی نہیں ہوتا۔ اور وہ رشتے کو بھوکتا ہو بھی اس میں لپٹ نہیں ہوتا۔

اختصاراً۔ اگر گیانی کو بھی دکھ ہو جاتا ہے تو گیان پھیل ہی ہوا۔

جواب۔ گیانی کو بھوکوں کی طرف سے دیرالہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو غصا

اعتراف ہے کہ مجھے کو بھی ڈر ہے اور وکٹ کی پراستی ہے۔  
 جواب ہے کہ پھر تم جو چاہو وہ کر دو۔ جو چاہو وہ کر دو۔ کھیتی۔ بیوہ پار سب کر دو۔  
 اعتراف ہے کہ تمہارا تو سنا کر اسار جانتا ہے پھر وہ بیوہ پار کیوں کر ہے؟  
 جواب ہے کہ ہمارا بدھ کرم کے چھوڑنے کے لئے تاکہ اس کا پورا پورا ناش ہو جائے۔  
 اعتراف ہے کہ اگر پرار بدھ کرم اتنا پر بل ہے۔ تو اس کے پس کرنے سے بھی  
 جواب ہے کہ تمہارا کو اتنی پر سنگ کی شکایتیں نہ کرنی چاہئیں۔ پرار بدھ کرم ہی  
 اعتراف ہے کہ اگر پرار بدھ کے پس میں آنے سے بھی تشویشیں اتنی پر سنگ ہوگا۔  
 جواب ہے کہ پرار بدھ سے اتنی پر سنگ ہو کرے۔ پرار بدھ کا دور کرنا حاصل ہے۔  
 اعتراف ہے کہ تب تو گیانی اور الگیاں ایک جیسے ہو گئے۔  
 جواب ہے کہ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ گیانی کو سمجھ رہے۔ الگیاں کو سمجھ نہیں رہے۔  
 اس کو کہہ دو کہ اس کو سمجھو دھیرج نہ ہوگی۔ وہ آؤنی راہ پر پلے جا رہے ہیں۔ ایک کو  
 راہ کا گیانی ہے وہ سترے کو نہیں ہے۔ محنت تو دونوں ہی کو ہوگی۔ مگر اس میں بھی  
 اور اس میں متبر اور اشتغال ہوگا۔ وہ سب سے راہ کو چھتا پھرتے گا۔ اس کو ضرورت نہ  
 رہے گی۔ ہم نے جو رہا رہا ایک اپ نشہ کی تشرنی کے پہلے آدھے حصہ کا بیان کیا تھا  
 اب اس کا دوا ہے پھر سبالی شدہ جب پرمش بیخوار تھے آخر ساکشاں کار کو پرانہ ہو گیا ہے  
 تب اس کو جگت میں مست رہتی رہتی تھی۔ اب کچھلے آدھے حصہ کا مطلب سنو  
 بدھ اور وکٹ آخر ساکشاں کار کو پرانہ ہو گیا پرمش پھر کسی کی راجھا نہیں رکھتا۔ اور نہ  
 کا مٹا کے پس کرنا پڑتا ہے۔ یعنی وہ کا اجمالی دوز ہو جاتا ہے۔ اس آدھے مشرکا

شک شہنا تہے ہوتا ہے۔ اور جگت کو منت جانتا ہی رو پرست ہے۔  
**اعتراف**۔ بدلت ویزجک متو کے بھول جانے سے وشے کا سنگار جاتا ہے  
 اور رو پرست ہو جاتا ہے۔

**جواب**۔ ماں اگر دیر تک بھولے کیوں؟  
**اعتراف**۔ جب بھوجن کے بعد متو کا سمرن ہو جاتا ہے۔ تو پھر نیا رشتہ کے  
 پڑھنے سے کیوں نہ ہوگا۔

**جواب**۔ نیا رشتہ پڑھنے والے کو متو کے سمرن کا موقع نہیں ملتا۔ وہ دیرت  
 میں پھنسا ہوا ہے۔ دھوپ اور چھانہ جیسا حال ہو جاتا ہے۔ ویدانتی اور سیدھا شتی کو  
 نیا اور کاوتید وغیرہ کا تیاگ کر دینا ہی ضروری ہے۔ مگر تک اپ نشد کہتی ہے۔ برہم  
 روجین جو آتا ہے اس کو جانو۔ اور انا تم کھن کو نے دانے کا دیہ۔ ویا کرن وغیرہ کو چھوڑ  
 پر ہمہ گیان ہی موکش کا سادھن ہے۔ ورنہ سنسار ساگر میں ڈوب مرے گے۔ برہمات میں  
 پل اندی کے پا جانے کا سادھن ہے۔ اس کے چھوڑ دینے سے پاؤ کیسے پھنسنے۔ ورنہ  
 آریک اپ نشد کہتی ہے۔ انا تمار تھ کے جانے والے شبد کو برہت نہ پڑھو۔ اور نہ اس کا  
 سمرن کرو۔ نہیں تو بانی اور سن تھک پائیں گے۔

**اعتراف**۔ جب ہم بھوجن کو نہیں تیاگتے تو ان کو کیوں تیاگیں؟  
**جواب**۔ بھوجن کے تیاگ سے جرنے کا در ہے۔ دوسرے شاستروں کے تیاگے  
 کوئی مڑتا نہیں؟

**اعتراف**۔ دوسرے شاستر اگر تو اچھا اس کے بروہی میں تو گیان وان علاج  
 وغیرہ کا کام کیوں کرتے ہیں؟  
**جواب**۔ جنگ وغیرہ جاؤں کو ایروکش گیان پراپت تھا۔ ان کو پوشیدہ کا  
 خوف نہیں تھا۔

گرمین کا روکنا آسان نہیں ہے۔ یہ نہ ہر جہہ ایسی اس سے آپ کوک پاسے گا۔ اس کا کوئی کو  
 نرم نہیں ہے۔ اس اور طرح پر پاسے اس کے لئے یہ تم مقرر ہو۔ جب ہر جہہ کی اچھی ہو  
 تو من کرے۔ جب جی میں آوے اس کا کھن کرے۔ چھتن کی اچھا پر چھتن کرے۔  
 اور جیسے میں تاشے کے دیکھنے سے یوں ہی چت پر تن اور ایک گر ہو جاتا ہے۔ ویسے  
 ہر جہہ ایسی اس سے من ایک گر ہو جائے گا۔ موافق کھیتوں کے ساتھ وچار کھلا دارتا۔  
 وغیرہ کی اچھا ہونے پر اس سے تعلق رکھتے +

اختصار میں۔ مگر کھن کرنے سے ایک پر تا (یعنی وسائیت) میں فرق جو آ  
 جائے گا +

جواب۔ آتا چھتن روپ ہے۔ دیہ روپ نہیں ہے۔ اور جگت بھی ہے  
 مت نہیں ہے۔ اس لئے ایک پر تا میں فرق نہیں آتا۔ یہ بات اس سے ثابت ہے +  
 اختصار میں۔ اگر اتنا میں وغیرہ کی سند قبول کیجے گا تو کھیتی۔ بیو ہار۔ نوکری  
 کا ویہ۔ کوئی۔ دیا کرن۔ نیا۔ میا نیا۔ میا کھیتی وغیرہ کے مطالعہ کو بھی وکشیپ کے  
 کارن نہ ہونا چاہئے +

جواب۔ ان سے بڑھی چھل ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ تھوکی یا نہیں دلاتے +  
 اختصار میں۔ اگر ان سے تھوکی یا دہانی نہیں ہوتی۔ تو بھو جن وغیرہ سے بھی  
 تو تھو کا سرن میں ہوتا۔ اس کو بھی تیاگ دینا چاہئے +

جواب۔ بھو جن کی پرورتی اہنیت ویشپ کا کارن نہیں بنتی۔ اس وقت تھو کا  
 بھول جانا ممکن ہے۔ مگر تھو کا سرن بھی ملید ہی ہو جاتا ہے +

اختصار میں۔ بھو جن کے وقت تھو کا بھول جانا تو ممکن ہے۔ ہندھاسن کیسے  
 ہوگا امن دس میں تو نہیں ہے +

جواب۔ سچ ہے۔ تھو بھول جاتا ہے۔ گرا تھو نہیں ہوتا۔ اترتھو دیر سے یعنی

کے تیر پر لوک کے واسطے ہی ہیں۔ کھانے والا یہ تو نہیں کرتا کہ صرف مقررہ تعداد کے لئے منہ میں ڈالے اجنبی غذا سے میری ہوا اتنا کھالے اس کے لئے کوئی کیا قاعدہ لکھتے ہیں؟ منتر سیدھی وغیرہ کے لئے قاعدہ کی پابندی لازمی ہے۔  
 اعتراض۔ بھوک دکھ ہے۔ اس کی دوا بھو جن ہے۔ مگر رویت بھادونا میں کیا دکھ ہے۔ پھر اس کے دور کرنے کے واسطے برہمہ اچھیا س کا سادھن کیا؟ اس کا اس کا بھل پر لوک میں ہوتا ہے تو پھر نیم کا بھی ہونا ضروری ہے۔

جواب۔ رویت بھادونا بھوک کی طرح پریشیش دکھ ہے اس کے وسیعہ کا علاج اس وجہ سے ضروری ہے۔

اعتراض۔ یا۔ آپ کا کہنا کسی حد تک صحیح ہو کر چت کی ایک گزتا کے لئے تو نیم چاہئے۔

جواب۔ برہمہ اچھیا س خود ایک گزتا روپ ہے۔ اپنے آپ کے واسطے نیم کی پابندی لازمی نہیں ہے۔

اعتراض۔ دھیان (تصور) اور دھے (مقصود تصور) کیلئے تو نیم ہوگا؟

جواب۔ جیسے ایک بوتل سے دوسری بوتل میں تیل ڈالا جائے تو اس کی دھار جو ہوگی دھیان کا روپ ویسا ہی ہوگا۔ من بچل ہے۔ وہ اور طرف چلا جاتا ہے۔ اس کے روکنے کے لئے روک بھام کی ضرورت ہے۔ اس کو کسی مرکز پر قائم کر رکھو گیتا میں بھکوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! من بڑا بچل ہے۔ یہ دھیان کو متحد کر دگا گزتا رہتا ہے اور پرس و باگل ہو جاتا ہے۔ جیسے تنہائی دہی کو گڑا کر دیتی ہے۔ اور یہ من بڑا بچل والا ہے۔ اس کا بزدلہ مشکل سے ہوتا ہے۔ اور جیسے شہد کی مٹی کو شہد سے اڑانا مشکل ہے ویسے ہی دھے بھوک سے اس من کو بھٹانا مشکل ہے۔ دھشت جی کا بچن ہے اسے رام! سمندر کا پی جانا اور سومیر رویت کا اکیلا ناما اور آگنی کا کھالینا آسان ہے



اچھن ہو کر نیرا چھن کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چھت کو چھ میں لگا دے۔ اس  
 ذکر میں اس کی بھاونہ کو دور کر کے اتر و کش کو دور رکھ کر دیکھا ہوں۔ اور بڑا زینک پ تشہ  
 کی ترقی بھی ایسا ہی کتنی ہے۔ یہ سب لکھن پریت بھاونہ کے ناش کے واسطے ہی  
 ہے۔

**اعتراض**۔ وہ کہے کے اٹھا جانے اور جگت کو ختمیہ ماننے میں اور پریت بھاونہ  
 کے ہوتی ہے۔

جواب۔ کسی چیز کے اصل روپ کو نہ جانتا اور اس کو دوسرے روپ سے  
 ماننا اور پریت بھاونہ کہلاتی ہے۔ سبھی کو سبھی نہ جانتا۔ اور اس کو یا نہ جانتا اس کی  
 ایک مثال ہے۔ مال یا پ کو دشمن سمجھنا دوسری مثال ہے۔ آتما وہید سے بھٹن سے  
 جگت است ہے۔ وہ کہے کو آتما اور جگت کو ست ماننا اور پریت بھاونہ ہے۔ یہ تینوں کے بھاونہ  
 ہونے سے دور ہوئی ہے۔ تینوں بھاون وچار سے ہوتا ہے۔

**اعتراض**۔ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی قاعدہ مقرر ہے۔ کیا اس پرچہ کا کوئی  
 مقرر قاعدہ نہیں ہے۔

جواب۔ اس کے لئے کیا قاعدہ ہو سکتا ہے۔ سو تو چاہا۔ گاتیری جاپ وغیرہ  
 کا پھل ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے واسطے نیم اور قاعدہ مقرر ہے۔ وچار  
 کا پھل تو تین کال یعنی اسی وقت ہو چکا ہے کہ اس کے لئے کیا قاعدہ ہوتا  
 ہے۔ جن طرح چاہو کھانا کھا لو اور لیں۔

**اعتراض**۔ مگر بشرتی تو بھوجن وغیرہ کا بھی نیم مقرر کرتی ہیں۔ مثلاً پورب کی طرف  
 جمنہ کر کے کھانا کھائے۔ کسی کوئی کی نگاہ کھانے جو نہ چرسے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ہر  
 اقداس میں کہ بھی کوئی قاعدہ ضرور ہونا چاہئے۔

جواب۔ بھوجن کھانے کا فیصلہ کرنا خود کی اسی وقت میں ہے۔ بشرتی سمجھتی



جواب۔ شتر کے پنے کو جسے قصہ میں "پروکش گیان" اور دوسرے آدھے میں "شوگ کے اچھا" کا لکھن ہے۔ وہ پروکش گیان یہ ہے کہ "میتھرا نند ریت" کو لکھن جانتا ہے۔

اعتراض۔ یہ پروکش گیان جب کیا رگی ہوتا ہے۔ تو وہ یاس جی نے اپنے شتر میں بار بار لکھا ہے کہ شرون من کی کیوں ہاریت کی ہے؟  
جواب۔ اکیہہ رگی نام گوتھ میں شتر اچھا ریت جی کا لکھن ہے۔ کہ "جب تک اچھا ریت آسمی کا گیان خوب چلتا ہے جو یا کے تبت تک شرم دم وغیرہ سادھن کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شرون من کرتے رہنا چاہیے۔"

## پانچوال گوتھ

برہمہ اچھیا س

اعتراض۔ وید یاس کے اس گیان کے ورثہ نہ ہونے کے سبب

کیا ہیں۔  
جواب۔ تین سبب ہیں۔ ایک تو شترتوں کی ایکٹا دوسرے سبب میں اوٹھ  
اچھیا برہمہ کی اپر سہ ہتھ کی ریتھنا ونا تیسرے وپریت ریتھنا ونا۔ ان کی ریت  
سے آدمی اپنے ہی کو کرنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے پروکش گیان میں چھٹی  
لین آتی۔ (۱)۔ شترتوں کی ایکٹا کو سٹو رگ وید کی شترتوں سے کرم کا لکھن  
سے ہوتے نام کرم ہوتا ہے۔ یہ پھر وید سے "اچھیا" نام کرم ہوتا ہے۔ سام وید  
اچھیا نام کرم ہوتا ہے۔ اور کا لکھن کی اچھا سے برہمہ وغیرہ کے لئے شترتوں  
لکھنا جاتا ہے۔ یہ ان کا سبب ہے۔ اسی طرح ایک شترتوں میں برہمہ شتر کے سمجھانے  
میں (ظاہر) اچھیا پر ریت ہوتا ہے۔ غیرت کے آپ لکھن برہمہ کو آندھ دیب بتاتی ہے

برہمہ آپ ہی آپ شو پرکاش ہے۔ اگس کو اس پھل کی احتیاج نہیں ہے۔ چنروں کے دیکھنے کے لئے چرخ اور انگلیہ دونوں کی ضرورت ہے۔ مگر چرخ کے دیکھنے کے لئے صرف ایک انگلیہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح برہمہ کے اکیان کے ناش کرنے کے لئے صرف ایک درتی کی ضرورت ہے۔ اور وہ برہمہ شو کا ش ہے۔ جدا بھاس روپ پھل پرکاش کا محتاج نہیں ہے۔ وہ بھجن ہو کر نہیں بھاستا۔ بلکہ اچھن رہتا ہے۔ جیسے جو چرخ دھوپ میں روشن ہے وہ دھوپ کو نہیں کاٹتا۔ بلکہ دھوپ سے مل کر ایک ہو رہتا ہے۔

اختصاص :- برہمہ پھل کاوشے نہیں بلکہ درتی کاوشے ہے۔ اس کا پران کیا ہے ؟

جواب :- وہ پرمان ہے۔ برہمہ وند کو نام آپ نشد کہتی ہے۔ نروکاپ۔ نہت بنیو۔ اور درشتانت سے نہت۔ ارمیہ۔ انا دی۔ پر م شیو روپ کے جان لینے سے (جیو) برہمہ روپ ہو جاتا ہے۔ اس جگہ ارمیہ شبد استعمال کرنے سے آپ نشد کا مطلب یہ ہے کہ "برہمہ پھل کاوشے نہیں ہے" کٹھولی آپ نشد کہتی ہے۔ برہمہ سچائی ہو جاتی اور شوکت بھید سے کہمت ہے۔ اور من سے جاننے یوکیہ ہے۔ اس قول سے ظاہر ہے کہ "برہمہ درتی کاوشے ہے۔ اور پھل کاوشے نہیں ہے"۔

یہ آپ نشد کا کام ہے۔ برہمہ تجربی درتی کاوشے ہے۔ ان سب پر غور کرنے سے یہ اختصاص ہو رہا ہے۔

سوال :- آپ نے پہلے ورد آریک آپ نشد کا حوالہ دیکر کہا تھا کہ شرتی کا منتر پرورکش گیان اور شوکا بھاو کا بیان کرتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ "پرورکش گیان" منتر کے کتنے انش میں اور شوک کا بھاو منتر کے کتنے انش میں کہے گئے ہیں ؟



جواب - برہمہ آپادھی والا ہے۔ جیو کو جو برہمہ روپتا گیان ہوتا ہے وہی گیان آپادھی سمیت دستوں میں ہے۔ پس اُس گیان کاوشے جو برہمہ ہے وہ بھی آپادھی والا ہے۔ اور جیسے بھی وہ برہمہ مٹی سے پہلے آپادھی دور نہیں ہوتی۔

## چوتھا پرچھید

آپادھی برہمہ کی نشیدہ

اعتراض - پھر جو اور برہمہ کی آپادھی الگ الگ بیان کیجئے۔

جواب - انتہہ کرن کے سمیت ہونا جیو کی آپادھی اور انتہہ کرن سے سمیت ہونا برہمہ کی آپادھی ہے۔

اعتراض - انتہہ کرن کا ہونا بے شک آپادھی کسی جا سکتی ہے۔ مگر انتہہ کرن کا نہ ہونا اور اس کی معدومیت کیسے آپادھی ہو سکتی ہے۔

جواب - جس وقت تک جیو بنا ہے۔ اُس وقت تک انتہہ کرن کی رہنے کی آپادھی ہے۔ اور جس وقت تک برہمہ بنا ہے۔ اُس وقت تک انتہہ کرن کا نہ ہونا ہی آپادھی ہے۔ یہ آپادھی جیو کی درستی سے ہے۔ نہ بخیر تو زنجیر ہی ہے۔ خواہ وہ سونے کی ہو یا لوہے کی ہو۔ شکا چار یہی جی نے برہمہ گیان کے سادھن کے لئے بجاوا۔ ایسا دونوں ہی کو لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ویدانت میں دو طرح پر پرورتی ہوتی ہے۔ پہلی برہمہ کی گھٹنا۔ دوسرے نشیدہ گھٹنا۔ برہمہ کی گھٹنا تو برہمہ کا ستیہ اور جیتن روپ ایش ہے۔ (یہاں تا ہے) اور نشیدہ گھٹنا، نیتی نیتی کہتے ہوئے انا تم پر ہی کا نشیدہ گھٹنا ہے۔ (یہ بھی ہے)۔

اعتراض - جب ویدانت انا تم پر ہی کا نشیدہ گھٹنا تو برہمہ کو گھٹانا ہے تو پھر اہم نشیدہ کا انا تم جو کو نشیدہ ہے۔ اُس کا بھی نشیدہ ہو گیا۔ اور کو نشیدہ کے

اختر اصر - اس اکھنڈ ارتھ کے گیان سے بھل گیا ہوا ؟

جواب - جس وقت دونوں کا باہمی اتحاد امیہ و یکسانیت کا گیان حاصل ہو گیا تب تو تم پدارتھ کی جو بھیم سے برہمہ ڈوبتا پریت ہوتی تھی وہ جاتی رہی۔ اور تم پدارتھ کی جو بھیم بندھی پر کشت تھی وہ بھی ڈور ہو گئی۔ یہی بھل ہوا ؟

اختر اصر - اس بھل سے بھر کیا بھل بلا ؟

جواب - برہمی وغیرہ کا ساکشی جو آتما ہے پورن روپ سے اس کی سمجھ آگئی اور علیحدگی۔ خودیت وغیرہ کا دکھ جانا سنا ؟

اختر اصر - شاستر کی تقریبات یہ ہے کہ اس سے یہ تھارتھ گیان حاصل ہو وہاں اپروکش گیان کا بیان ہی نہیں آتا۔ پھر آپ کیوں ایسا کہتے ہو ؟

جواب - تم کو ریتھانت کی خبر ہی نہیں سنا ہے تم کیا کریں ؟

اختر اصر - ریتھانت اپنے گھر ہے۔ ہم تو دلیل سے بات چیت کرتے ہیں سورگ وغیرہ واکیہ سے سورگ کی پروکشا پریت ہوتی ہے۔ ویسے ہی ہا واکیہ سے بھی پروکش گیان ہوتا ہے۔ اپروکش نہیں ہوتا ؟

جواب - یہ تو ضروری نہیں ہے۔ کہ سب واکیوں سے پروکش ہی گیان ہوتا ہے۔ نو سوین کی مثال سے تو اپروکش گیان کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہی حال ہا واکیہ کا ہے۔ تو تم پدارتھ والا جیو سو بھاو سے تو اپروکش ہی ہے۔ اور جیو برہمن پچھا جو سنے کی وجہ سے اس نے ہا واکیہ سے تو پہلے پروکش گیان ہوا۔ اور پھر ویا کر کے سے وہی اپروکش گیان ہو گیا ؟

اختر اصر - جیو میں انتہہ کرن کی اپادھی ہے۔ اس لئے اس کی پروکشتا نہیں بنتی۔ اور برہمہ میں کوئی اپادھی نہیں ہے۔ اس لئے اس کی بھی اپروکشتا

بنتا نہیں ہوتی ؟

اوپر کوش رہہ گیان کے متعلق ایسا ہی کہنا ہے۔ یہ بنادی ہی گیتی نہیں ہے۔ وہ اس طرح کہتے ہیں: "اسم اور اہم شے سے جو گیان پر تیت ہوتا ہے۔ وہ اختیار کرن۔" یاد دہی سمیت چیتن روپ آکھائے کے "نوم پد کا واجیہ ارتھ ہے۔ اور پروکش روپ دھرم سے سچا جگت کا کارن۔" یا "اپادھی والا سچا تندر روپ آتما ہی تیت پد کا واجیہ ارتھ ہے۔" ان ارتھوں میں بھاگ تیاگ کا کشنا کر کے ابھیدہ کو گرہن کرنا چاہیے۔ "سویم دیوتہ" یہ وہی دیوت ہے۔ اس واقعہ سے بھی وہی ایکیت سدھ ہوتی ہے۔ اس مثال کی پہلے وضاحت ہو چکی ہے۔

**اختصار اعلیٰ**۔ ہا و اکیوں کی بابت کشنا کا کیوں "شر الینا" پائے؟  
**جواب**۔ بغیر ان کی مدد کے ایکتا کا ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بھاگ تیاگ کشنا کا یہ مقصد ہے کہ کوئی رجسٹرہ چھوڑ دیا اور کوئی نے لیا اور اس سے اکھنڈ رویتا اور ایکتا کی سدھ ہی ہو گئی۔ جیسے "ستھرا" کے دیوت اور کاشی کے دیوت میں سے کاشی اور ستھرا کو چھوڑ دیا۔ صرف دیوت رہ گیا۔ اور ایکتا ثابت ہو گئی۔  
**اختصار اعلیٰ**۔ یہ کیا سبب ہے کہ اور و اکیوں (شدوں) کے لئے تو بھاگ تیاگ کشنا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف ہا و اکیہ ہی کے سمجھنے کے لئے کیوں ہوتی ہے؟ جیسے گائے شہ کے کہتے ہی سے گائے کا گیان ہو جاتا ہے۔  
**جواب**۔ گائے پر بیاغفوص رہے۔ مباحثہ دارتھ کے پریشہر سبندھ واقعہ رویتا کو گرہن کرنا پڑتا ہے۔ اور جہاں کہیں ایک چار تھ کو دوسرے چار تھ کے مقابلہ میں گرہن کرنا ہوتا ہے وہاں بھی کشنا کو گرہن ہی کیا کرتے ہیں۔ جیسے اوپر دیوت کی مثال میں دیکھا گیا ہے۔ ہا و اکیہ میں سچائی۔ وچائی۔ اور سوگت بھید کا تیاگ کر کے گیان وان صرف نمودن کو گرہن کرتے ہیں۔ تیت پد کے واجیہ ارتھ اور "نوم پد" کے واجیہ ارتھ کو تراک دیا۔ اور اودو سے آئندہ روپ اکھنڈ ارتھ کو گرہن کر لیا۔



**جواب** - آتما ہی تو برہمہ روپ ہے۔ سو چار کرنے سے اُسی آتمہ کے روپ میں اُپنی استھیتی اور پرے کا رن روپتا اور سوشیتی وغیرہ کا لے ہو جاتا ہے۔  
**اختر ارض** - برہمہ آتمہ کے روپ ہو نہ گرا تا آتمہ کے روپ نہیں پریت ہوتا اس لئے وہ اس سے بھن ہے۔

**جواب** - آتما برہمہ سچا اندر روپ ہیں۔ تیسرے اور چھانڈ وگ آپ نشد و نو ایسا ہی کہتے ہیں۔ پہلے کی گناہا سنادی گئی۔ دو سری یوں کہتی ہے۔ ایک مرتبہ برہمہ جی اپنی بھائی کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہنے لگے۔ آتما کو آپ نہیں چھو سکتا۔ نہ اس کو وکشیب۔ موت اور کھائے پینے کی اچھیا ہوتی ہے۔ وہ سنیہ نام اور سنیہ سنیہ پتے اس کو سن کر اندر کو آتما کا پر وکش گیان ہوا۔ بعد کو چار سے جب شر کے لاشیدہ کیا گیا۔ تو سانشی روپ آتما کا گیان ہوا۔ اس اندر کو برہمہ جی کے پاس اُسی کے سمجھنے کے لئے چار مرتبہ جانے کی ضرورت پڑی تھی۔ ایتھے آپ نشد بھی کہتی ہے۔ کہ پہلے پر وکش اور پھر چار سے پر وکش گیان ہوتا ہے۔ اُپنی سے پہلے یہ جگت آتما روپ ہی تھا۔ اور آتما سے بھن کچھ بھی نہیں تھا۔ برہمہ یہ کہہ پھر لوگوں کی رہائی۔ ان میں سے چارک۔ سوچن۔ سوشیتی۔ تینوں ہی پر مارنے کی درستی سے سچن روپ ہی ہیں۔ پرگٹ ہو کر آتما ہی جگیا سا کرتا ہے۔ اور پھر چار سے اپنی برہمہ روپتا کو جان کر واپاک روپ کا گیان پراپت کرنے کے خیال سے ویراگ وغیرہ کا سادھن کرتا ہے۔ اور آپ نشدوں کو چار کر کے پر وکش گیان کو حاصل کر لیتا ہے۔

**اختر ارض** - مہا واکیوں کی مدد سے گیان کی پراپتی کا یقین آپ ہی اپنی گیتی سے دلاتے ہو۔ پہلے آچار یوں کے نہ پیمان دیتے ہو نہ ان کا بیان کرتے ہو۔ اس لئے آپ کی بات کون مانتے؟

**جواب** - واکیہ ورتی نام گرنجہ میں سوامی شکر اچاریہ نے مہا واکیوں سے

اور دوسرا اپر وکش گیان سے دور ہو جاتا ہے۔ پس پر وکش گیان اور اپر وکش گیان کا  
سادھک اور بدگار ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے اس کو بھرم میں گمنا چاہئے۔ دوسرے  
پُرش کی مثال ایسے ہی موقع کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ اس سے ان دونوں گیانوں  
کا بھٹکار تھ ہونا ثابت ہوتا ہے +

اسٹراض سپر وکش گیان تو واکہ سے ہوتا ہے۔ اپر وکش گیان کس سے ہوتا  
ہے ؟

جواب۔ وچار بہت ہما واکہ سے اپر وکش گیان ہوتا ہے۔ برہم ہے۔ جب  
اس واکہ پر وچار کیا گیا تو پر وکش گیان پر اپت ہوا۔ اور میں برہم ہوں۔ اس واکہ  
پر وچار کرنے سے دوسرے پرش کی طرح اپر وکش گیان ہوتا ہے +  
اسٹراض۔ مگر آپ اس کا یقین کیسے دلا سکتے ہو ؟

جواب۔ یہاں ٹھرتی پر مان ہے۔ تیرے آپ نشہ کنتی ہے۔ ورن نام  
ایک برہمن تھا۔ اس کے لڑکے کا نام پھرگو تھا۔ اس نے جلیا سو کی حیثیت میں اپنے  
باپ سے کہا۔ مجھ کو برہمہ کا پیدائش کرو۔ ورن نے جواب دیا۔ جس سے سب پیدا  
ہوئے۔ جس میں سب کی استھتی ہے۔ اور جس میں سب نے ہو جاتے ہیں وہ برہمہ  
اس سے پھرگو کو پر وکش گیان ہو گیا۔ اور پیچھے جب بیخ کوشوں کا وچار کرتا ہوا اس  
معلوم ہو گیا۔ کہ میں ہی برہم ہوں۔ تب یہی اپر وکش گیان ٹھرا +  
اسٹراض۔ مگر پھرگو کو ورن نے ایسا نہیں کہا۔ کہ تو برہمہ ہے +

جواب۔ یہ سچ ہے۔ اس نے ایسا نہیں کہا۔ مگر بیخ کوش وغیرہ پر وچار کرنے  
سے اس کو آخر ساکتا نکار ہو گیا +

اسٹراض۔ آج کے کوش وغیرہ کے وچار سے آما کا ساکتا نکار تو ہو سکتا ہے  
مگر برہمہ کا ساکتا نکار کیسے ہوتا ہے ؟

کو روئیت میں رہتے ہوئے پوش کو بھڑا کر نکلیں نظر نہیں آتا اس لئے اس کو بھڑا  
کا بھرم نہیں ہے۔ مگر اس کو بھڑا کا پروکش گیان ہے۔ اور وہ بھڑا رقتہ ہے۔ جیسے  
سورگ نظر نہ آتا تھا بھی پروکش گیان کی روشنی سے بھڑا رقتہ ہے۔ تیسرے اگر برہم  
کے پروکش گیان کے پر تیت کو نہ مانا جائے تو پھر چوتھے اجا پروکش گیان برہم کا  
ہوگا وہ کیسے ہوگا۔ برہم یہ پروکش گیان ہے۔ اور برہم میں ہوں۔ یہ پروکش گیان  
ہے اس وجہ سے برہم گیان کو پروکش تاسہ ہے۔

اعتراف۔ تین سیوں سے گیان کو بھرم روپتا ہو۔ مگر چوتھے کارن کی وجہ سے  
پروکش برہم گیان بھرم روپ بتا ہے۔ کیونکہ اس سے آتم انش گرہن نہیں ہوتا۔ صرف  
برہم انش کا گرہن ہوتا ہے۔ اس سے ایک انش کا گرہن ہوتا۔ اور دوسرے انش کا  
گرہن نہیں ہوتا ثابت ہوتا ہے اس وجہ سے پروکش گیان بھرم روپ ثابت  
ہوتا ہے۔

جواب۔ تم غور کرو۔ گھٹ پٹ کا گیان بھی سرب انش سے گرہن نہیں ہوتا۔  
کوئی انش گرہن ہوتا ہے اور کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ گھٹ پٹ کے انش و روشنی میں جاتی۔  
اس حالت میں تم گھٹ گیان کو کیا کہو گے۔

اعتراف۔ گھٹ پٹ میں جھٹکے ہیں۔ اس لئے اس کا کوئی انش گرہن ہوتا ہے  
اور کوئی نہیں ہوتا۔ مگر برہم تو ذرا انش ہے۔ یہ مثال انش کے متعلق کیسے صحیح ہو  
سکتی ہے۔

جواب۔ دیکھو اس نظر سے تو برہم میں بھی روشنی کا ایک انش رہا دکھارن  
آدمیوں کو پر تیت ہی ہوا کرتا ہے۔ وہ دوسرے جاسنے کے قابل ہے۔ برہم میں دور  
کرنے کے قابل وہ انش ہیں۔ ایک استایاد۔ دوسرا بھیا ناما پاد۔ برہم کا نہ ہونے کا  
بھاواستہ۔ اور برہم کے بھاسنے کا بھاوا بھیا ناما ہے۔ پہلا تو پروکش گیان ہے۔

بدلتی کی مدد سے سویر کا شتا کا علم حاصل کرنا۔ اس لئے پروکش گیان کے وقت آتما کے سویر کا ش ر دینا کا بھی بھان نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے تمہارا یہ اعتراض غلط ہو رہا ہے +

اعتراض۔ آتما اور برہمہ ایک ہی ہیں۔ پھر پروکش کی گنجائش کہاں رہتی ہے +

جواب۔ محض آتم روپ سے برہمہ کا گیان نہیں ہوتا۔ برہمہ روپ تارہی سے برہمہ گیان ہے۔ اس لئے برہم گیان کی پروکش تہ ہے۔

### تیسرا پرچہ

## برہمہ کا پروکش اور اپروکش گیان

اعتراض۔ آتما برہمہ ہمیشہ پروکش ہے۔ اس لئے اس کا پروکش گیان کیا ہو وہ تو بھرم ہو گا +

جواب۔ تم جو پروکش گیان کو بھرم بتاتے ہو تو ایسا کیوں کہتے ہو۔ گیان اسکے بھرم کے متعلق یا رہائش ہوتی ہیں۔ اول بھرم گیان دور ہو گیا کرتا ہے۔ جیسے سیپ میں چاندی کا بھرم۔ دوسرے گیان کے دے کا پرتیکش نہ نظر آتا۔ تیسرے پروکش روپ سے گرہن کئے جاتے کے قابل پادوق کا پروکش روپ سے گرہن کرنا۔ چوتھے گیان کے دے کسی نہ کسی انش کا پرتیک ہو نا +

اگر یہ کہو کہ ایسا نہیں ہوتا۔ تو تم خود سمجھ سکتے ہو۔ کہ سیپ میں چاندی نہیں ہے۔ ایسے منقولوں سے سیپ سے چاندی کے بھرم بننے کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ برہمہ نہیں ہے۔ تو برہمہ کی ہستی کو بھی دودھ جودانا چاہئے۔ مگر وہ نہیں ہوتی۔ اس لئے برہمہ ہستی ہے۔ یہ پروکش گیان دوز نہیں ہوتا۔ دوسرے کیش میں بھی دیکھو

تھا تھا ہے۔ اور جو یہی ماننا ہے۔ کہ برہمہ نہیں ہے۔ اور نہ لفظ آتا ہے۔ یہی تو کرن

اعتراف ہے۔ اگر اکیان اور آدرن جیو کی اوستھا میں ہیں۔ تو پہلے آپاریوں نے  
ان کو برہمہ کے آشرے کیوں بیان کیا ہے ؟

جواب ہے۔ کیونکہ برہمہ اوستھا میں روپ ہے۔ اس لئے سب کچھ اسی کے آشرے  
ہے۔ مگر برہمہ اکیان اور آدرن کا ابھائی نہیں ہے۔ اکیان کا ابھائی جیو ہے۔ اس لئے  
یہ اسی کی اوستھا میں ہیں۔ اس نظر سے پہلے آپاریوں نے ایسا کہا تھا۔ اس میں اعتراف  
کی گنجائش کہاں رہتی ہے ؟

اعتراف ہے۔ پہلے تو آپ و برہمہ آپ نشد کی شرعی بیان کرتے کرتے رک  
گئے تھے۔ اور ان سیات اوستھاؤں میں آپڑے۔ کیا یہ آفتاب کے سلسلہ میں ہو گئی ؟  
جواب۔ شرعی کے مطالب کے ظاہر کرنے کے لئے اس کے رنگ واپے کا تھا  
کا ذکر نہ ضروری تھا۔ اس میں یہ سلسلہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ شرعی۔ اپروکش  
کیان۔ اور شو کا بھار روپ و اوستھاؤں کو خود بیان کرتی ہے۔ ممکن ہے کوئی جلیا  
ہو جس سے کہ جیو کی وہی اوستھا میں ہیں۔ اس لئے باقی پانچ اوستھاؤں کا ذکر کیا نا  
ضروری تھا۔ مثلاً کسی نے اپنے کسی ذکر کو کسی کے کھانے کے کھانے کا حکم دیا۔ اب  
اگر اس کا ذکر جان کے پائوں و دھوئے کو پانی دے۔ آسین دے۔ پتل دے۔ تو یہ  
جو اوستھا میں ہے۔ اس وچھ ہم نے ان باقی پانچ اوستھاؤں کا بیان کر دیا ؟

اعتراف ہے۔ پہلے آپ کہہ چکے ہیں۔ کہ اتنا تصویر کاش ہونے کی وجہ سے ہمیشہ  
اپروکش ہے۔ اس وجہ سے وہ اپروکش کیان کا وہ شے تو ہے۔ پر وکش کیان کا وہ شے

نہیں ہے۔  
جواب۔ آٹا کی اپروکش اتنا و قسم کی ہے۔ ایک سو پر کاش روپ کا ہونا تو

گر چہ بھاس بطور خود اگیان آورن اور وکشیپ سے پہلے ہے۔ اور چہ بھاس وکشیپ  
انتر گت ہے۔ اس لئے یہ اُسی کی دستھا کیے ہوئیں؟

جواب۔ جو چہ بھاس بطور خود اگیان آورن اور وکشیپ سے پہلے میدہ ہے  
پھر بھی یہ اُسی کی دستھا کیے ہیں۔ آتما کی نہیں ہیں۔ کیونکہ آتما انس ہے +

اعتراف۔ وکشیپ کے پیدا ہونے سے پہلے وکشیپ نہیں تھا۔ پھر اگیان  
اور آورن کیے گئے، جب دستھا والے ہی کا ایجاد تھا تو دستھا کس میں آورن کی  
جائے گی۔ جب یہ کہا ہی نہیں ہے تو اُسی کی جوالی بھی دے گئے آورن اور وکشیپ چہ  
بھاس کی دستھا نہیں بنتیں +

جواب۔ ستھول روپ سے اُپتی نہ ہوں۔ مگر سوکشم روپ سے تو وکشیپ تھا ہی  
اس لئے آورن اور وکشیپ کو چہ بھاس کی دستھا مانتے ہیں کوئی دوش نہیں آتا +

اعتراف۔ سوکشم روپ اگیان اور نیز آورن کو وکشیپ کی دستھا مانتے ہیں  
تو بہتر یہ تھا کہ اسدھادھشتان روپ برہمہ کی دستھا کو آورن اور اگیان بتایا جاتا  
جواب۔ پر میدہادھشتان برہمہ کے آدھار پر تو سب ہی رہتا ہے مگر اگیان  
اور آورن ہی کو کیوں برہمہ کی دستھا کہتے ہو +

اعتراف۔ مگر کہ برہمہادھشتان میں سب کلیت ہیں۔ تاہم وکشیپ کے بعد  
ہونے والی چار دستھائیں جو میں انجو ہوتی ہیں۔ برہمہ میں انجو نہیں ہوتیں۔ جیو  
کتا ہے "میں سناری ہوں" "میں گیان وان ہوں" "میں شوک سے رہت ہوں"  
اور "میں ہرث میں ہوں" "ان جملوں سے چاروں دستھائوں کا اظہار ہوتا ہے یہ جو  
میں انجو ہوتی ہیں +

جواب۔ جب تم جو کی چار دستھائوں کو مانتے ہو۔ تو آورن اور اگیان کو بھی  
جو کی دستھائوں میں نہیں مانتے۔ جیو ہی تو کتا ہے "میں اگیان ہی ہے" اگیان جیو ہی میں

جواب - سنو جیو نام ہے لنگ شریہ چدا بھاس اور کوٹھتہ جیتن کی ملی  
 جی جاٹوں کا یہ اس میں تین گروپ ہیں - اور دوسرے منہ چدا بھاس اور ستھا گائی  
 ہے - اس لئے اوستھا اور اوستھا والے میں یہ بقید ہے - جب گیان ہو جاتا ہے  
 تو کوٹھتہ کی شامات کا گیان ہو جاتا ہے - اس کا نام (دھم) پر وکش گیان ہے -  
 اور جی جیو کی چوتھی اوستھا ہے - اور (۵) - جب یہ شروں - من - بدھیا سن سے  
 پرکھ ہو جاتا ہے - کہ میں خود ہی کوٹھتہ برہم ہوں - تو یہ پانچویں اوستھا اور  
 اچروکش گیان ہے - اور (۶) - اس گیان سے جب بھوگتا پنے سے بے کر تمام شوک  
 اور دکھ دور ہو جاتے ہیں - تو اس کا نام شوکاجد ہو جاتا ہے - یہ چھٹی اوستھا ہے - اور  
 (۷) - جب غم - نشے - ہوش ہو جاتا ہے - کہ جو کچھ کر پاتا تھا وہ سب میں نئے کر لیا - اور  
 پراپت ہونے والی دستو پر اپت ہو گئی - تو اس سب باتوں اور ستھا کا نام ہریش ہو جاتا ہے  
 ہے - ہریش خوشی اور شانتی کو کہتے ہیں - اور اس کے آگے ہی چدا بھاس کا جہرم  
 پیشہ کے لئے چلا جاتا ہے +

اعتراف - یہ ساتوں اوستھائیں فنول ہیں - ان کا کوئی بھل تو نظر  
 آتا نہیں +

جواب - یہ ساتوں بندھ موکش ردیکے بھل کو جاتی ہیں - اور بندھ موکش  
 کا گیان ہی ان کے زورین کا بھل ہے - یہ پچھل نہیں ہیں +

اعتراف - یہ ساتوں اوستھائیں بندھ کے کارن ہیں - سیا موکش کے  
 کسی آدھ کے +

جواب - ان میں سے پہلی تین تو تھو کی کارن ہیں - اتمان - آدرن -  
 وکشیپ یہ بندھ ہیں - دو گیان کے کارن ہیں - اور دو اس گیان کے بھل ہیں -  
 اعتراف - آیت نے یہ اوستھائیں آگائی نہیں بلکہ چدا بھاس کی مانی ہیں +

اور یہ بتانا کہ "دسواں موجود ہے" پر وکش گیان ہے۔ اور پھر یہ بتا دینا کہ دسواں  
 تو خود ہے۔ اور پر وکش گیان ہے۔ گیان صرف و کشیب کی وجہ سے نکلا۔ اور وہ  
 بھرم ہی تو تھا۔ اسی طرح وپارے گیان کا استیاد اورن چلا جاتا ہے۔ دسویں پرکھ  
 میں پر وکش گیان تو پہلے ہی سے موجود تھا۔ صرف اس پر پرودہ پڑا ہوا تھا۔ اس  
 پر وکش روپ دسویں میں سات اور سخا میں چیں۔ (۱)۔ گیان۔ (۲)۔ اورن۔ (۳)۔  
 (۴)۔ کشیب۔ (۵)۔ (۶)۔ پر وکش گیان۔ (۷)۔ پر وکش گیان۔ (۸)۔  
 (۹)۔ کشیب۔ (۱۰)۔ ہرش (خوشی اور اطمینان)۔

دسواں پرکھ

Acc. No.

۱۵۹۶۵

ساتواں پرکھ

جواب۔ (۱)۔ میرانی چلا بھاس کے بھوگوں میں آسکتا ہو کہ اپنے روپ کو نہ جان  
 سکا۔ اور نہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ میں برہم ہوں۔ اس کا نام گیان ہے۔ یہ  
 پہلی اور سخا ہے۔ (۲)۔ اور پھر کسی سے کوٹھہ آنا کا ذکر نہ کر وہ یوں کہتا ہے۔ کہ آتا  
 نہیں ہے۔ کیونکہ نظر نہیں آتا۔ اس کا نام اورن پرودہ ہے۔ اس کی یہ قسمیں ہیں۔  
 ایک استا اور دوسرا بھان۔ استا نام ہے نہ ہونے کا۔ اور بھان نام ہے بھان یعنی  
 پرکھ نہ ہونے کا۔ یعنی آتا نہیں ہے۔ یہ استا۔ اور آتا نظر نہیں آتا۔ یہ بھان ہے  
 (۳)۔ اور اپنے آپ کو بھوگنا بھان اور وہ کہہ گا بھانی ہو رہنا کشیب ہے۔ کشیب چلا  
 بھاس کے جزم میں رہنے سے ہوتا ہے۔ یہی اصل میں کشیب ہے۔  
 اعتراض۔ آپ شری شری ہندو مت چلا بھاس کو کشیب روپ کہتے ہو اور سلف  
 ہی چلا بھاس کو کشیب روپ اور سخا بتاتے ہو۔ یہ دونوں باتیں ہیں سچ ہیں



اعتراض۔ اگر یہ گیان بھی متھیا ٹھہرے تو پھر اس سے جگت کی تورتی کیا

فائدہ ہوگی ؟

جواب۔ سنسار بھی تو متھیا ہی ہے۔ اس لئے متھیا سنسار کی تورتی متھیا گیان ہی سے ممکن ہے۔ سین کا متھیا رنگ سین کی متھیا دوا سے دور ہوتا ہے اور سین سین کا متھیا سیرین کی توار سے مارا جاتا ہے ویسے ہی اس جگت کی تورتی کا کیا حال ہے اس اعتراض کا جواب یہی ہے۔ شرعی یعنی ایسا ہی کہتی ہے۔ نشانی بد سے اپنے خدا جاس کو کوٹھ سے بچت سمجھ کر کوٹھ کے بھاؤ کو بھین کر لیا جاتا ہے۔ اور اس بھاؤ کی درخت سے جب وہ متھیا پر نیت ہو جاتا ہے تب جگت کی تورتی ہو جاتی ہے۔ اور سنسار سے روپی شکاک کے دور ہونے سے دیہ کا بھرم چلا جاتا ہے۔ تم دیکھو۔ جب دیہ کا بھرم درخت ہوتا ہے۔ تو کوٹھ کا گیان نہیں رہتا۔ اسی طرح جب کوٹھ کا گیان پانی کو دوتا ہے۔ تب دیہ کا بھرم نہیں رہتا۔ سوامی سکرا پارہ نے اپنی آیدیش ہمسری اتی گرتھ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ اور یہ سوپر کاش آتما کے درخت کا کارن اور سادھن بتا ہے۔ اور اپر وکش گیان بتا ہے۔

اعتراض۔ جب چین سوپر کاش ہے۔ تو آتما کو ہمیشہ ہی اپر وکش ہونا چاہئے اس کے اثر سے گیان اور گیان دونوں کا ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب۔ دونوں پرش کی طرح سب ہی کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جس آدمی دریلے پار گئے۔ ایک شخص ان میں سے ان کو گئے لگا۔ اور وہ اپنے کو چھوڑ کر صرف نو آدمیوں کو بھرم کی وجہ سے گیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ آئے دشواں ڈوب گیا۔ جب کسی نے اس کو بھیا۔ کہ دشواں تو تو آپ ہے۔ تب یہ گیان درخت ہو گیا۔ اور بھرم مٹ گیا۔ ویسے ہی ت اپر وکش آتما کے اثر سے گیان۔ پر وکش گیان اور اپر وکش گیان سب ہی رہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں کسی اور پرش کا یہ کہنا۔ کہ دشواں نہیں ہے۔ گیان ہے۔

ایک روپ مانتا نور کھول کا اہنکار ہے۔ اور بیوہ میں اہم کا بیابار کرنا جیسے کھانا پینا وغیرہ ہے۔ یہ شریر سہت چدا بھاس کا ہے۔ یہ دوسرا اہنکار ہے۔ گیانی صرف کو شستہ کی طرف نگاہ رکھ کر لگشتا کے سد سے کو شستہ ہی کو اپنا روپ جانتا ہے۔ یہ تیسرا ہے۔ اور آسی تیسرے میں گیان ہے +

اعتراف۔ یہ گیان کو شستہ کو ہوتا ہے یا چدا بھاس کو؟ گیان سے نور تپتی ہوتی ہے۔ مگر گیان کو شستہ میں نہیں ہے۔ جیسے سورج میں اندھکار نہیں ہوتا۔ اس لئے کو شستہ میں گیان اور اگیان نہیں بنتے۔ اگر یہ کہو کہ چدا بھاس کا اگیان دور ہوتا ہے سو غلط ہے۔ کیونکہ وہ بھرم مارتا ہے۔ کنگال لاکھ واجا بنا کرے۔ مگر وہ راجہ تو نہیں ہوتا +

جواب۔ چدا بھاس بھرم روپ تو ہے۔ مگر وہ کو شستہ سے بھرت بھرتی تو نہیں ہے۔ اچاس کے جانے کی وجہ سے وہ بھرتیا ہے۔ جیسے وزین میں منہ کا عکس ہے منہ اور منہ کا عکس اصل میں دو نہیں ہیں۔ عکس کی کلپنا کر کے اس کو بھرت مانا ہے۔ اور جہاں تک کلپنا کا دویت بھرم ہے وہ بھرتیا ہے۔ اس کلپنا کے دور ہوتے ہی جو باتی بھرتا ہے اور بیش رہتا ہے وہ سب ہی ہے۔ ایسا جانتا +

اعتراف۔ آپ چدا بھاس کو بھرتیا کہتے ہیں۔ اس لئے کو شستہ جی (یعنی میں کو شستہ ہوں) ایسا گیان جو چدا بھاس کے آشرے رہا۔ وہ بھی بھرتیا ہی بھرتا +

جواب۔ یہ سچ ہے کہ اس نظر سے کو شستہ سے بھرت مانا ہوا چدا بھاس بھرتیا ہے۔ رستی میں کلپنا کیا ہوا اساتپ اور اس سانپ کا کلپنا پھر نا سب بھرتیا ہی ہیں۔ اس لئے چدا بھاس کے آشرے جو اسگو سی (یعنی میں اساتپ ہوں) ایسا گیان بھی کلپتا ہی ہے +

جوتی ہے۔ اور اس میں در پر آئینک اب نشہ کی شرتی کاو یا کھیاں ہوگا۔ جس کا یہ آرتھ  
 ہے کہ ایک جنوں کے سخت پانچ پتیہ کے پر تاب سے پرش شو پر کا ش آتا کو کو شتہ  
 کو شتہ پانچ پتیہ جان سے کہ وہ میں ہی ہوں کہ تب بھر اس کو کوئی تاب نہ ہوگا  
 دو شتہ پرش۔ پرش دو قسم کے ہیں۔ ایک جیوہ سرالیشور۔ اور دیا میں جو چین کا  
 بل برب ہے وہ جیت ہے۔ اور با میں جو چین کا پرتی برب ہے وہ ایشور ہے۔ شو پت  
 شو تارت نشہ میں ایسا آیت ہے۔ پیر دونوں ہی کلیت ہیں۔ اور ان کی نظر سے یہ  
 شو تارت کلیت کلیا ہوتا ہے۔ ایشور ایک ہوتا ہوا ایک روپ میں دیا پت ہے۔  
 اور جاگرت سے لیکر موکش تک کا کپنا کرنے والا جیوہ ہے۔ اصل میں یہ جیو چین ہی ہیں  
 ان دونوں کے تدارم اوتھاس سے سنگ کے بھرم کو پاپت ہوئے ہیں۔  
 اعتراجن۔ شرتی تو جیو ایتھاس روپ جیو ہی کو پرش کرتی ہے۔ آپ اوتھان  
 روپ کو شتہ چین سہت چدا ایتھاس روپ کا کیوں پرش نام رکھتے ہو۔  
 جواب۔ جو موکش کو پاپت ہو اور موکش جس کا پرتا رہ ہے۔ وہ پرتی ہے۔  
 چدا ایتھاس تو کلیت ہے۔ اس کو موکش کہی ہے اس لئے صرف چدا ایتھاس کو پرش ہونا  
 غلطی ہے۔ اس کے کو شتہ چین سہت چدا ایتھاس پرش ہے۔ اور یہی سو رنگ  
 اور موکش کا اوتھکاری بھی ہے۔ چدا ایتھاس تو بھرم روپ ہے۔ اور بھرم ہمیشہ اوتھ  
 کے پہاڑ سے رہتا ہے۔ اس سے بہ ثابت ہوا کہ شرتی دھا ہی چدا ایتھاس سہت  
 کو شتہ کا ایتھان کرنے والا شرتی ہے۔ وہ چدا ایتھاس اور شرتی کو شتہ جان کہ ہم جی  
 کا تارک کر دیتا ہے۔ اور اوتھان چین کو اپنا روپ مان کر یہ جیو بھنے لگتا ہے۔  
 کہ میں سنگ ہوں۔

اعتراجن۔ مگر چین اور سنگ جاننا کو شتہ میں نہیں بھاتا۔

جواب۔ آپکا تارک پرکار کا ہے۔ اوتھاس سے کو شتہ اور چدا ایتھاس کو

کتنی کا کارن ہے

جو اب ہڈاگ و دیش وغیرہ تو بیماریوں کی طرح پراریدہ کرم کے پھل میں ہے۔  
موش کے پوتی بندہ نہیں ہیں۔ تھو ویتاؤں میں مختلف قسم کے پراریدہ کرم ہوتے  
ہیں۔ اور انھیں کے موافق ان میں اختلافات نظر آتے ہیں۔ یکساںیت تو ہم پر ہم  
آسمی روپی اصول کی پختگی میں ہے۔ ایسے قسطل اعتراض نہ اٹھایا کرو۔  
پرکرن کا خلاصہ چیتن آتا میں یہ جگت ویسا ہی بھاشا ہے جسے کپڑے میں  
بانتی ٹھوٹے وغیرہ کی تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔ جگت اور جگت کی تصویروں  
کو پایا نے برہم روپی بستر پر کاپنا کیا ہے۔ باقی جو جیتن ہے وہی سار ہے۔ اور یہ  
جگت و جگت اسار ہے۔ جو ایسا سمجھیں گے ان کو جگت کے مٹھیا ہونے کی پر جگت  
ہو جائے گی۔



نوٹ۔ ختم ہوا پنجہ شی کا پشچا چروپ پرکرن جس میں ۹۰ شلوک ہیں۔ اور  
ہم نے آج پر چھیدوں اور ۱۱۵ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔



## ساتواں پرکرن ترقی دیہ



برہما برہم

پیشہ

پیشہ

تیسرے اس پرکرن میں ترقی امیری کا بیان ہے۔ جو حیون ملک دشمن پر

سودھی کا سادھن ہے۔ چیت کا رزودھ اور بڑو کا پسا دھنی اس کا رُپ ہے ہونا اور  
کا اچھا دھن کا بھل ہے۔ اور رُکوشیتی کی طرح ہر شے کی یادداشت بھٹکا دینا اس کی  
صفت ہے۔

اعتراض۔ یہ سب ایک جیسے ہیں۔ پالکی کے اٹھانے کے لئے کنا روں میں  
سے ایک خاص اور باقی دو عام ہیں۔ جیسے بارات میں دو کمرہ لکھیا اور باراتی گون  
میں

جواب۔ یہاں پر دھانا یعنی لکھیا بنا تو متو گیان کی سہے جن سے موکش  
کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور ویراگ اور اُپر اُمتا صرف گون اور مدگار ہیں۔ شرتی کے  
تو اس پیر گیان کے گنتی نہیں ملتی۔

اعتراض۔ بڑے فنیہ اور تپ کے یہ تینوں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پاپ سے لے کر  
عبائی ہوتی ہے۔ اس سے بھی متو گیان کے پر تپ بندھت ہوئے سے پُرش کو  
موکش کی پراپتی نہیں ہوگی۔ ایسی حالت میں تو پھر ویراگ اور اُپر اُمتا دونوں ہی  
نشپل ہوئے۔

جواب۔ نشپل نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان سے برہمہ لوک تک کے سکھ کی پراپتی  
تو ہوگی۔ پھر برہمہ لوک میں جا کر نیشکام ہونے سے پُرش کو گیان کمتی مل جائے گی۔  
بھگوان بھی گیتا کے چھٹے ادھیائے میں ایسا ہی کہتے ہیں۔ اس لئے نیشپل نہیں  
ہیں۔ جس پُرش کے ویراگ اور اُپر اُمتا میں پر تپ بندھ (پر وہ) پڑ گیا ہے اور گیان  
پورا ہے۔ اس کو گنتی تو ضرور ہوگی۔ ایسا شک و شبہ کرنا فضول ہے۔ تم خود سوچ سمجھ کر  
نتیجہ نکال سکتے ہو۔

اعتراض۔ کسی کسی گانی میں داک دیش ہوتے ہیں۔ اور کسی کسی میں نہیں  
ہوتے۔ ان کی حالت میں کیا نیت نظر نہیں آتی۔ اس لئے کیسے یقین کیا جائے۔ کہ گیان

جواب :- پوزان ادا سینتا کا بیان کرتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ  
شریر رکھتے ہوئے اور شریر کا بیوا کر کرتے ہوئے بھی گناہ میں اہم جانیں ہونا گناہ  
پتھر تو نہیں بن جاتا +

اعتراف :- پھر جبرست نے کیوں تنگ دوش کا تیاگ کیا ؟  
جواب :- اس لئے کہ اس کے دھکے ہوتا ہے۔ اور اس کے رہنے سے سکھائی  
پڑاتی ہوتی ہے +

اعتراف :- پوزانوں کے موافق تو تنگ کا تیاگ پر تیت ہوتا ہے۔ اور شریر کے  
موافق تنگ والوں میں شریر کا اہم جان نہیں رہتا۔ اس کا کیا مطلب ہے ؟  
جواب :- جنہوں نے شامتر کا مطلب نہیں سمجھا ہے ایسی لئے کہ اس کرتے ہیں  
شامتر کا یہ تعانیت ہمارے موافق ہے۔ ابراہم۔ گیارہ۔ اور ویراگ یہ ایک دوسرے  
کے دو گار ہیں۔ یہ ساتھ ساتھ بھی رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی جدا بھی ہو جاتے ہیں +  
اعتراف :- بغیر ویراگ کے ابراہم دیکھی نہیں جاتی۔ اور ویراگ اور ابراہم کے  
بغیر گیارہ نہیں دیکھا جاتا۔ یہ تینوں ایک روپ ہیں ؟

جواب :- ان میں سے ہر ایک کے کارن۔ حد۔ اور پھل الگ الگ ہیں۔ اس  
لئے یہ بھی جدا جدا ہیں۔ مٹو۔ رنا۔ وشیوں کی طرف سے نفرت ویراگ کا کارن ہے۔  
وشیوں کا تیاگ ویراگ کا روپ ہے۔ اور وشیوں کو چھوڑ کر پھر اس کی طرف مائل نہ ہونا  
اس کا پھل ہے۔ اور ویراگ کو کہ تمہاری خواہش نہ کرنا اس کی صفت ہے۔ مٹو۔ گیارہ  
کا کارن شردن۔ من۔ یہ تھیا من ہے۔ تھو اور تھیا کو جدا جدا جانا اس کا روپ ہے  
تھو اور تھیا اس روپ کے چیتن کی گرتھی کا پھل جانا اس کا روپ ہے۔ اور پھر اس  
اور تھیا کا نہ ہونا اس کا پھل ہے۔ دیہ سے اہم پڑھی کو ہٹا کر برہمن لگنا اس کی  
حد ہے۔ (۳)۔ ابراہم کا کارن۔ تیم۔ تیم۔ آسن۔ پرا آنا یا م۔ پرتیا کار۔ وعتارنا۔ دھیان

رہت ہوگی۔ اگیا نی اور گیا نی میں اتنا ہی تو فرق ہے اور کیا فرق ہوتا ہے؟ کھانا میں اور جگت کا بیوہ مار کر تادونوں میں کیساں ہے۔ دونوں کو اچھی چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اگت پانی کا اثر دونوں ہی کو ہوتا ہے۔ بھگوان گیتا کے چودھویں ادھیاء میں کہتے ہیں: اسے آرجن باؤکھ کو راپت ہو اگیا نی دوش نہیں کرتا۔ اور سکھوں کے دور ہونے سے ان کی اچھا نہیں اٹھاتا۔

اعتراف۔ اس کلام سے تو اداستیا پائی جاتی ہے جڑ جیتن کی گرتی کا بھید تو اس میں نہیں ہے؟

جواب۔ اس واگہ سے اداستیا نہیں بلکہ گیا نی کے لکشن کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور گیا نی اس کو کہتے ہیں جس کے جڑ جیتن کی گانٹھی کھل گئی ہے +

اعتراف۔ گیا نی میں شریر اور بادیوں کے کام کرنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے سکھ کی پڑائی اور وکھ کی پورتی سے لئے اس میں پرورتی نہیں ہوتی؟

جواب۔ مذاق میں تب تو گیا نی تب وق کا مرض ہوا +

اعتراف۔ پھر اس تب وق سے مرع ہی کیا ہے؟

جواب۔ مذاق میں اچھا ہی عقل بھی خوب ہے۔ تب وق بدلا ہے۔ اگر گئے نا ہے تو نادان ہی اس کا سادھن کرے گا +

اعتراف۔ آپ تو ہنسی کہتے ہیں کیا جڑ جیتن میں پرورتی کا اچھا نہیں ہو گیا تھا؟

جواب۔ چونکہ تم کو شہ تی کا کہاں نہیں ہے۔ اس سبب سے دلیل سنسی کی پیش کرتے ہو۔ یوں یہ ایسا پانی ہے۔ جو جگت کا بیوہ نہیں کرتا۔ وہ ہشتا بولتا اور مذاق بھی کرتا ہے۔

اعتراف۔ اگر گیا نی میں بھی بردی رہی تو پھر پورا پورا گیا نی کہاں تھا؟

اودھیاں کا کہنا  
اعتراف میں کہتا ہوں کہ تو کام ہی لیا اچھا کرتے ہیں۔ تم کام نہ کر گئے تھے۔

جواب۔ اودھیاں کہتے ہیں کہ تم نے صرف اچھا مقرر کو نہیں کرتے  
ابنکار اور چدا تم کے اچھے ہونے سے جو اچھا ہوئی ہے وہ کام ہے +  
اعتراف میں کہتا ہوں کہ تو اودھیاں کہتے ہیں کہ تم نے صرف اچھا مقرر کو نہیں کرتے  
جواب۔ اس میں کوئی عیب تو ہے نہیں۔ ابنکار سے چدا تم کو الگ کر کے  
پھر چاہے کہ وہ وہ چیزوں کی اچھا کر دے اس سے تو کچھ نہیں کوئی نقص نہ آتا  
کیونکہ پھر وہ وہاں کے لئے ابنکار اور چدا تم اودھیاں اس روپی کر گئے تھے (گناہ) کا  
خوف نہ رہیگا +

اعتراف میں کہتا ہوں کہ تو اودھیاں کے دور ہونے پر تو پھر کام نہ ہونی چاہئے +  
جواب۔ تاہم اودھیاں کی گنتی کے کھل جانے پر بھی پورا پورا کرم کے  
دوش سے اچھا پیدا ہو سکتی ہے۔ جیسے اس وقت پاپ کی زیادتی کی وجہ سے تو  
جانے پر بھی تم کو شانتی نہیں آتی۔ مگر یہ کام ابنکار میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کا کو  
کوئی دوش نہیں لگتا۔ سائنشی جیوں کا تیل رہتا ہے +

اعتراف میں کہتا ہوں کہ تو اودھیاں کے  
پہلے بھی وہ ایسی ہی تھی۔ اور بعد کو بھی ویسے ہی رہے گی۔ پھر اس وجہ کا پھل  
کیا ہوا ہے +

جواب۔ تاہم اودھیاں کا ناش ہی پھل ہے۔ اور اتنا کہ ایک دن جان  
لینے سے جو شانتی ملتی ہے۔ وہی پھل ہے۔ اور پھل کیا ہونا تھا۔ چھوٹے یعنی جو  
چیتن کی گنتی جو تاہم اودھیاں روپ تھی جاتی رہی۔ اور گینا ہی بھید داسے



میں کہ میں نہیں کیا جاسکتا۔ اور پر مئیہ کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے۔ اور  
 پڑا اس کے بغیر اور کوئی بھی پڑا تا وغیرہ روپ دودیت کے اچھا و کوگر ہن نہیں کر سکتا  
 جواب۔ دودیت کے اچھا و کو جین گہن کرتا ہے۔ شو شیتی میں جاگرت اور  
 سوون کے دودیت کا اچھا و کا انجیو سا کشتی کو ہوتا ہے۔ شو شیتی میں پڑا تا (یعنی میں)  
 نہیں ہوتا۔ پڑا تا نام انتہ کرن و سٹ چین کا ہے۔ پڑا تا نام انتہ کرن دینی  
 و سٹ چین کا ہے۔ اور پر مئیہ وہ ہے جو جاگرت اور سوون میں برتیت ہو۔ ان  
 سٹ کا انجیو سا کشتی کو ہوتا ہے۔ شرتی کا ایسا ہی مت ہے۔ آتا اگیاں کا سا کشتی  
 اور سٹ کا سا کشتی ہے۔ اس لئے دودیت پر تیج اپتی والا۔ اور اجنت رچیا روپ  
 والا ہوتا ہوا بھی رچیا ہی ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہی کھٹ پٹ وغیرہ دودیت  
 اپتی والے ہیں۔ ان کی رچنا کا چنن نہیں ہوتا۔ اندر جال کے رچے ہوئے  
 مندر کی طرح یہ رچیا ہیں۔ مگر جین سو پکا ش ہے۔ اور اجنت مٹھا ہے۔ جی ہی  
 اور یہ کہتا کہ ادویت جین اپروکش نہیں ہے بے دلیل ہے \*  
 اعتراض۔ جب یہ جال ہے۔ تو خود ویاتھوں میں کیوں اختلاف

ہیں

جواب۔ جس طرح وہ آتم وادی اپنی عقل کے نقص سے دہیہ ہی کو آتماں  
 پہنچے ہیں۔ ویسے ہی بعض بعض ویاتھوں میں پٹی وپا را اور پٹھی کی کمی ہے۔  
 تم تو شرتی کو مٹھتے سمجھ کر اس کا مطلب گہن کرتے ہیں۔ شرتی کہتی ہے شرتی کے  
 ہر دے کی کا مٹا تا امید ادھیاں سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اچھا ہی ہے۔ اور  
 پٹی تو جیروپ تو گیان کے ادھیاں کے دور ہونے پر موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔  
 پٹی پر پٹی روپ ہو جاتا ہے۔ یہ تو گیان کا پھل ہے۔ کامنا کی پوری ہی گرتی  
 کی پوری ہے۔ یہاں جو یہ ہے۔ مگر بھی نام ہے افکار اور جیروپ کے

جواب :- دھیت کی اچنت رچنا روپ تو تمہارے ہی انجھوٹے سے ہے  
اچنت رچنا روپ پنا متھیا و سٹو کا لکشن ہے +

اعتراض :- رتھیا پار تھ کا لکشن تو اچنت رچنا روپ نہیں ہے۔ آتما بھی تو  
اچنت رچنا روپ ہے۔ کوئی بھی آتما کی رچنا روپ چنا کو نہیں جان سکتا۔ آتما رتھ سے  
اس لئے آتما کی رچنا نہیں ہے +

جواب :- جو رتھ اپنی والی ہو۔ اور اس کی اپنی کے پرکار کا چھین نہ کیا جائے  
وہ رتھیا ہوتی ہے۔ آتما اپنی والا نہیں ہے۔ اس لئے اس کی اپنی کے پرکار کی  
چھین کے ابھاوت سے وہ ست روپ ہے +

اعتراض :- آپ نے جو رتھیا و سٹو کا لکشن بتایا ہے وہ اوویا میں نہیں لکھتا۔  
کیونکہ اوویا اپنی والی نہیں ہے +

جواب :- اپنی والی۔ ناش والی۔ اور اچنت رچنا روپ والی سب رتھیا ہی ہیں  
گو اوویا اپنی والی تہی گرناش والی تو ہے۔ اس لئے وہ رتھیا ہے۔ آتما بیشک  
ناش اور اپنی والا نہیں ہے۔ اس لئے اچنت رچنا والا ہوتے ہوئے بھی ستھ  
ہے۔ اپنی پاک ابھاو والے کی ہوتی ہے۔ چھین کا پاک ابھاو نہیں ہے۔  
چھین کی اپنی اور ناش کی پر تیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اپنی اور ناش اسی کے اسے  
ہے۔ جو بریا ہو کر مرتا ہے وہ چر ہے اس لئے چھین آتما ہی رتھ ہے +

اعتراض :- انا تانا اور آتما دونوں کی اپنی اور ناش پر تیت نہیں ہوتی۔ اس  
لئے انا تانا نام پرانا تھیا مانا۔ اور پر تیتہ کا ہے۔ جو رتھ گرن ہوتی ہے اس کو  
پرمانائے پرمان سے گرن کیا ہے۔ پس پرمانا اپنے ابھاو کیسے گرن کر سکتا ہے۔  
موجودہ وقت میں تو وہ آپ موجود ہے۔ اور پرمانائے ابھاو و تھیا گرن گرن  
کرنے والا نہیں ہے۔ اس طرح پرمان کا ابھاو پھان کی موجودگی و غلام موجودگی

کتاب ہے۔ جانتے تو رہتے ہیں۔ جب یہ سمجھ لیا گیا۔ تو آپ ادویت کا  
بھان ہو گیا۔

اعتراف۔ ادویت کے رشتے ہوتے ہیں۔ ہمارے پہلی باتوں کی وجہ  
سے ادویت کی اشارت ہوئی۔

جواب۔ ادویت کی شادور کرنے ہی کے لئے تو ادویت کے رشتے پنا کا دیا  
لایا جاتا ہے۔ دینا تک کہ ادویت کے پرکش اور پارکس ہوتے ہیں۔ اس  
وجہ سے تعلق رہتا ہے۔ جب یہ وہاں رہتا ہے۔ تب انہوں  
کتاب ایجاد ہو جاتا ہے۔

اعتراف۔ مگر ایسے دور دورے ہیں۔ چاروں کے میں بھی جھوک پیاس کا اثر ہے  
دیکھ رہا ہوں۔

جواب۔ یہ سب اثرات ہنگامہ میں ہیں۔ ہم تو ساری میں اثرات کا بہ ہونا  
مانتے ہیں۔ ہنگامہ میں ہے۔ اور اسی ہنگامہ کے دور کرنے کا سامنا ہوتا ہے۔  
اعتراف۔ جیت میں جھوک پیاس نہیں ہے۔ مگر ہنگامہ کے ساتھ تا دلیہ  
ادھیاس کی وجہ سے تو جھوک پیاس پر تیت ہونے لگے۔

جواب۔ تب اس ادھیاس کے دور کرنے کے لئے وہاں کرتے رہنا چاہئے۔  
اعتراف۔ مگر اسانا ناوہی کال سے ہے۔ اس سے سب سے ادھیاس  
پر تیت ہوتا ہے۔

جواب۔ اس مرض کا علاج بویک ہے۔ جیسے آن سے جھوک مر جاتی ہے  
ویسے ہی بویک ابھیاس سے ادھیاس جانا رہیگا۔  
اعتراف۔ ادویت کا رشتہ بویک کی جگہ سے بدلتا ہے تو ہوگا۔  
جیسے تو نہیں۔

ایک ماں رہے ہیں۔ اُن کو بھی تو سنہار بھائی ہے۔ اس سے تو گیان کی بزرگی کیا ثابت ہوتی ہے؟

جواب۔ گیانی کی صرف کریموں کے بیواں بڑا استغنی ہے۔ اس میں راج دولین نہیں ہوتا۔ اس لئے تو گیان کی بزرگی تسلیم کرنی چاہئے۔ بھرم تو اس سے چلا جاتا ہے۔ اگیان بناؤں ہو جاتا ہے۔ اگیانی تو اُن اولاد گھرنار لوک پر لوک سب کا اچھائی بنا رہتا ہے۔ مگر گیانی کو یہ اچھان نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ دودیت کو ست بھتی ہے۔ بلکہ وہ اپروکش اوریت برہمہ کو ساکشا نکار کر لیتا ہے۔  
 اعتراض۔ گیانی کا یہ دعویٰ کہ اویت اپروکش بھائی ہے صرف شاستر کے بل ہے۔ اچھو سے نہیں ہے۔

جواب۔ جیتن روپتا کی نظر سے اچھو بھتی ہے۔  
 اعتراض۔ جیتن روپتا کی نظر سے بھی سب کی اویت روپتا کی پریت نہیں ہوتی۔

جواب۔ مگر سب کی دودیت روپتا بھی تو نہیں بھاتی۔ جیسے کسی کو دودیت بھاتی ہے۔ ویسے ہی کسی کو اویت بھی بھاتی ہے۔ دودیت کے شے کی طرح اویت کا بھی شے ہوتا ہے۔

اعتراض۔ اویت نام ہے دودیت کے نہ ہونے کا پس دودیت کے گیان رہنے سے اویت کا شے کیسے آئے۔ دونوں ایک دوسرے کے برودھی ہیں۔  
 جواب۔ جیسے دودیت اویت کا برودھی ہے۔ ویسے ہی اویت بھی دودیت کا برودھی ہے۔ اس لئے جیتن روپتا سے اویت کی پراتی ہوتی ہے تم ایسا کہے ہو مگر اصل میں اویت دودیت کا برودھی نہیں ہے۔ یا یا نہ اویت روپتا کے شے کو مانی نہیں پہنچتی۔ ماں جب دودیت بھتی ہے تو اویت اپ بھاتی ہے۔

جواب :- تم کا یہ کہنا وہی ایتنا ہے کہ یہ ممکن کو غیر ممکن اور غیر ممکن کو ممکن

بناتی رہتی ہے۔  
اعتراف :- بندھ تو اوڑھنا کی وجہ سے ہے۔ موکش کے مست مان لینے سے

موکش ہوگی۔  
جواب :- بندھ کی تودہ ہی کا نام موکش ہے۔ بندھ اور موکش دونوں ہی

مستیا ہیں۔ بشری ایسا ہی کہتی ہے۔ اپنی پرستے سب ہی مستیا ہیں۔ ان میں سے

مست کوئی نہیں ہے۔ یہ نسبت بھرم ہیں۔ اور بھرم ہی سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے۔

جان بھرم کا خیال من میں آیا۔ بھرنی ہونے لگتی ہے۔ ابن بھرم کی جڑ نایا ہے۔

یہ پایا گئے ہیں۔ جس کے جیو اور ایشور دونوں کچھ سے ہیں۔ اور وہ دیت دودھ

پلائی ہے۔ جب تک اس کی استاد قبول کی جائے گی تب تک ناندہ ہی کیا ہوا!

## اسٹھوال پر چھید

کوئی مستیہ اور برہمہ  
اعتراف :- جیو اور ایشور مستیا ہیں۔ مگر کوئی مستیہ اور برہمہ تو مست ہیں۔ ان کا

بھید مانو گئے کہ نہیں؟  
جواب :- کوئی مستیہ اور برہمہ کا بھید صرف سمجھانے بھجھانے اور کئے سننے

ہی کے لئے ہے۔ نہ مزوہ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ آکاش کے مثال سے یہ

ہم بے ثابت کر آئے ہیں۔ اور موکش کی مستیا میں بھی کوئی بھید نہیں تھا۔ یہ بھی

مایا کی لیلہ ہے۔ جو تم کو مستیہ اور برہمہ میں بھجھد مان رہے ہو۔ ہم نے بار بار بھجھایا

کہ جو کوئی مستیہ ہے تو ہی برہمہ ہے مگر تم نہیں سمجھتے۔  
اعتراف :- تم مشکل تو رہتے۔ کہ جو لوگ پہنچ کر مستیا کئے اور آتما کو

جواب۔ خوب! انت تو پروے کے گورھ مقصد کے جان لینے سے پھول  
چندن وغیرہ سنا کر ہی کی ایتنا ہو گئی۔ جوئے سنگت گیان ہی کی کیا ضرورت ہے!  
(مذاقہ پر)

اعتراض۔ پھول اور چندن تو انت ہیں پیدا ہو کر ناش ہو جاتے ہیں۔ جو  
کا تو یہ حال نہیں ہے۔

جواب۔ جب پھول اور چندن انت ہیں۔ اسی وجہ سے تو ادویت گیان  
کی ضرورت ہے۔ ورنہ انت انت کا بھید کیسے سمجھیں! ایک گا۔ اور اگر الیشور اور جیو کا  
بھید نہ دور کیا جائے گا۔ تو پھر پادھیننا بنی رہے گی۔ اور ماتحتی میں کشی کی آزادی  
کیسی! اور اگر پرکرتی کو مست مانا جائے گا۔ تو وہ جیو کو پریرنا کر کے پتیہ پاب میں لگا رکھیگی  
وہ گنت کہاں سے ہوگا!

اعتراض۔ سنگت اور پریرنا تو ایو یک (رگیاں) سے ہیں۔ ایو یک کے ناش ہو  
جانے سے پریرنا کا بھی ناش ہو جائے گا۔

جواب۔ یہ سنا کھدیکہ کا منت یا قص ہے نہ اگر سنا کھدیکہ اس کو مان لے تو اس کا  
بندھانت غلط اور ویدانت کا بندھانت صحیح ٹھہرے گا۔ ویدانت پر مہر کے سوا  
سب کو مہیجا مانتا ہے۔ سنگ وغیرہ سب ایو یک ہے۔ ایو یک جاتا رہا تو پھر رہ گیا  
گیا! اتنا تیری مات کے دور ہو جانے سے وحدت ثابت ہو گئی +

اعتراض۔ اگر ویدانت کو نہ مانا جائے۔ تو پھر بندھ موکش کیسے! اس لئے  
اتما کا بھیدنا سنا ضروری ہے۔

جواب۔ اتما کی ایتنا ان لینے پر بھی نایالی وجہ سے بندھ موکش کی بندھ ہی ہوئی  
ہے۔ یہ پایا ہی تو اصلی دویت کا کارن ہے +

اعتراض۔ گر نایا ایک ہی میں بندھ موکش کیسے کر دے گی۔

اور تو تم پر بار بھ کا فرق مانتے ہو۔

**جواب**۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں کسی کی غرض یہ ہے۔ کہ جیو اور ایشور کا بھید دونوں سے  
 دور ہو جائے۔ ہم دونوں کو ا بھید مانتے ہیں۔ عام پرانی بھرم میں چسکے ہوئے جو کو کرنا  
 چھوٹا اور ایشور کو سڑو گیتہ مانتے ہیں۔ یہ ماننا صحیح بھی ہے۔ مگر ہم بھی ایسا ہی سمجھانے کے  
 واسطے کہتے ہیں۔ تاکہ مضمون صاف ہو جائے۔ مگر ہم کہتی ہیں۔ کہ دونوں کو دھاکاش میگھا  
 کاش وغیرہ کی مثال سے ا بھید ثابت کرتے ہیں۔ اور بھید کو اپنا دھمی کی وجہ سے بتاتے  
 ہیں۔ ایشور ایشور کے کو تو مایا کی اپنا دھمی کی ہوئی ہے۔ اور جو کو انتہہ کر کے اپنا دھمی  
 ہے۔ اپنا دھمیوں کی طرف سے نظر مثالی جائے۔ تو پھر دونوں ا بھید ہیں۔ یہ  
 ہمارا نیا بیان ہے۔

**اعتراف**۔ تو تم پر بار بھ کے سمجھنے کے لئے سا بھید کی اور تہ پر بار بھ  
 کے سمجھنے کے لئے اور بھیدوں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ یوگ شاستر بھی ایسا  
 ہی کہتا ہے۔ اس لئے وہ فصول تو نہیں ہیں۔

**جواب**۔ اگر تم سا بھید اور یوگ شاستر کو قبول کر لے تو تو اور شاستر دن نے کیا  
 تصور کیا ہے۔ ان کو بھی صحیح تسلیم کر لو۔ ان کے صحیح مانتے سے پھر تو وہ یہ ا بھم وادلوں کے  
 جہان کے موافق اسی دیکھ کو اتنا ماننا پڑے۔ جو بالکل غلط ہے۔

**اعتراف**۔ ویدانت کا جو بروہہ دھم ا بھم وادلوں کے ساتھ ہے۔ وہ سا بھید  
 اور یوگ کے ساتھ نظر نہیں آتا۔

**جواب**۔ اگر یہ دونوں جیو کا بھید۔ ایشور جیو کا بھید۔ اور ایشور جیو  
 اور بھکت کا بھید چھوڑ دیں۔ تو پھر ویدانت کو ان کے ساتھ کوئی اعتراف پڑے۔  
**اعتراف**۔ جیو اننگ ہے۔ صرف اتنے ہی گیان سے کہتی رہتی ہے۔ ا بھ  
 گیان کی پھر ضرورت کہاں پڑی۔

جواب میں بھانے سے قائلہ کیا ہے۔ اجن میں متوشیوا نہیں ہے۔ وہ  
 اکیانی ہیں۔ ان سے جھگڑا کیوں مول لیا جائے۔ پتھر پونے والوں سے لیکر یوگیوں  
 سانکھیہ مت والوں تک سب اکیانی ہیں۔ یہ بھرم میں گرے ہوئے ہیں۔ یہ سسار کا  
 پس۔ سسار کا شکے جانتے ہیں۔ اور وہ بھی پراپت نہیں ہے۔ یہ موکش کے ارہکار  
 تو نہیں ہیں۔

اعتراف۔ ماما یہ برہمہ دویا کو نہیں جانتے۔ مگر اور دویا تو جانتے ہیں۔  
 ان میں بھی اچھے بڑے ہیں۔ کیسے تسلیم کیا جائے۔ کہ ان کو سسار کا شکہ نہیں

جواب۔ ان کو پٹنے جیسے راج کا شکہ ہوا کرے۔ مگر موشو تو ایشور۔ جیو  
 وغیرہ تک کے کسی پد کی خواہش نہیں رکھتا۔ سب کو مہتیا مانتا ہے۔ اکیانی اور گیانی  
 میں یہ بھی ہے۔

اعتراف۔ جیو ایشور کا جھگڑا چھوڑنے کے قابل ہے۔ مگر یوگ ان کے رُوب  
 کے جانے ہوئے یہ ممکن نہیں۔ اُس کا جانا ضروری ہے۔

جواب۔ گیانی ایسی تمام عقل اس مہتیا واد میں نہیں خرچ کرتے ان کو صرف  
 برہمہ کے غم سے کام رہتا ہے۔

اعتراف۔ سانکھیہ کا کتھن کیا ہوا جیو اور یوگ کا کتھن کیا ہوا ایشور۔ دونوں  
 ہی جیتن رُوب سے ایک ہیں۔ اور جب آپ خود ایسا بان رہے ہو۔ تو پھر اعتراف کس

جواب۔ دونوں جیتن تو ضرور ہیں۔ مگر سانکھیہ جیو کا جیو مانتا ہے۔ اور  
 یوگ ایشور جیو کا جیو مانتا ہے۔ اس کو یہ انت صیحیح نہیں تسلیم کرتا۔  
 اعتراف۔ پھر اس سے کیا ہوا آپ بھی تو خدا جیتن کو کتھن کرتے ہیں۔



**جواب**۔ کہتی تو صرف برہمہ گیان سے ہوتی ہے۔ اور کسی سے بھی ہر اپت نہیں آتی۔ ایسا یقین اپنے جانگے ہوئے بغیر دور نہیں ہوتا۔ اس لئے جب تک اپنا خواہ برہمہ کا گیان نہ ہو تب تک کبھی کیسی!

**اعتراف**۔ سچ کا اور شانہ نہ ملتا ہے۔ دویت کا پرتھ جو جاگرت میں ہے وہ سچ سے مشابہ نہیں ہے؟

**جواب**۔ یہ سچ ہے۔ مگر پرتھ دویتوں ہی میں۔ سوچن کا پرتھ سچ میں اور جاگرت کا جانگے میں پرتھ ہوتا ہے۔ دویت دویتوں میں۔ اور دویتوں ہی اکیان میں۔ جاگرت سوچن اور سوچتی تینوں کو شری مٹھا کہتی ہے۔ اوتھیر ایشور میں یہ جو روپنا جڑ چین جگت سے ہی کی طرح ہے؟

**اعتراف**۔ جیو تو برہمہ سے بھق نہیں ہے۔ پچرائس کے جگت کا فرق کیسے ملتا ہے؟

**جواب**۔ ایشور راندے اور جیو و گیان کے ہے۔ دونوں ہی مایہ سے جگت جگتے ہیں۔ اور دونوں ہی نے اپنی اپنی باری پراپے اپنے جگت گگت کے میں ایشور نے تو اچھا سے لیکر شری تک جگت کی کلپنا کی ہے۔ اور جیو نے جاگرت اور سٹھا سے لیکر گتی تک جگت کی کلپنا کی ہے؟

**اعتراف**۔ جب جیو ایشور روپ یہ موجودہ جڑ چین والا جگت مٹھا ہے اور ایک برہمہ ہی سٹھ ہے۔ تو پچرائس کے ایشور ایشور کے جگتے ہیں؟

**جواب**۔ یہ اعتراف فصول ہیں۔ اور شری کے نہ جاننے کی وجہ سے ہیں۔ معترضوں کو برہمہ تو کی سمجھ نہیں ہے؟

**اعتراف**۔ اگر یہ اعتراف اکیان کے سبب سے ہیں۔ تو معترضوں کو سمجھا دینا چاہئے۔ کہ ان کے اعتراف میں اکیان کی وجہ سے ہیں۔

سودر آتا بھی ادھ پر روت ہو کر قریا پرت رہا ہے۔ یہ تمام چیزوں کے بیچنی سوکھم شری  
 اُپادھی کو اپنے میں لئے ہوئے سٹشی روپ ہے۔ اس میں اچھیا کر بار گیان  
 سب ہی ہے۔ سب میں پرت کر بھ میں جگت پر تیکش روپ سے ویسا ہی نظر نہیں آتا  
 جس طرح صبح شام کے وقت کمزور اندھیرے میں ستار کے پدارتھ لین ہوتے  
 ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ اور جیسے بستر میں کمزور یا ہی کے نقش و نگار نہیں دکھائی  
 دیتے ویسے ہی اس میں سوکھم جگت کا بھان نہیں ہوتا۔ گیوں پے کے انھوں سے ہمار  
 ہوتے ہیں ویسے ہی اترتے کر بھ میں یہ جگت مایم روپ سے استھت رہتا ہے۔  
 کیونکہ یہ اس وقت تک ابھی کرت ہوتا ہے۔ مگر وراثت چو کہ سبھول شری والا ہے  
 اس میں۔ سبھول جگت پر تیکش پریت سے پریت ہوتا ہے۔ اور وہ بیکش کی بھی ہوتی  
 موی تصویروں کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے۔ جسے کھیت کے پھل اور بیج صاف  
 نظر آتے ہیں۔ ویسے ہی اس ہزار سوڈ روپ والے وراثت میں ہمارے لیکر سبھو  
 ہمارے سب صاف صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ایشور۔ سودر  
 آتا۔ وراث۔ برہما۔ وشو۔ اندر۔ گیش۔ الٹی۔ ریکش۔ راکشش۔ برہمن۔ شودر۔  
 متی۔ درخت۔ کدالی۔ وغیرہ وغیرہ سب ہی ایشور روپ ہیں۔ اور جو اس کے جس  
 روپ سے آپا سنا کرتا ہے۔ اس کو وہ ویسا ہی پریت اور پراپت ہوتا ہے۔ شری بھی  
 ایسا ہی کہتی ہے۔

اعتراف۔ جب سب ہی ایشور روپ ہے۔ تو پوچھا کرتے سے چھل کی  
 کئی بیشی کیوں ہوتی ہے؟  
 جواب۔ پوچھائے اوتھٹان کی چیزوں میں مین گوں سٹ۔ رچ۔ تم کا بھوا  
 ہوتا ہے۔ سبھول میں کئی بیشی ہوا کرتی ہے۔  
 اعتراف۔ سنا کر کے چھل کا یہ حال ہو۔ مگر کئی کس کی آپا سنا سے ہوتی ہے؟

یہاں سے بہت دور تھا۔ اسی کے سبب سے یہاں سے اور بہت دور تھا۔

**سوال**۔ کس سوکھ ویاہ سے ایشور اور بہت دور تھا۔

**جواب**۔ (۱)۔ آپ کو مر آپ سنا رہا ہے۔ (۲)۔ آپ کو مر آپ سنا رہا ہے۔

(۳)۔ بھل۔ (۴)۔ آپ کو مر آپ سنا رہا ہے۔ (۵)۔ آپ کو مر آپ سنا رہا ہے۔

کرائے۔ کر لینے سے بہت دور تھا۔ اور مر آپ سنا رہا ہے۔

کا کارن۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔

ایسی۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔

ایک۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔

جگت۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔

جوت۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔

کو پراپت۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔ مر آپ سنا رہا ہے۔

**اختصار**۔ کوئی خبر جگت کی اپنی آتما سے قاعدہ کے ساتھ بتاتی ہے۔

اور آتما سے آکاش سے جو اور جو ہے۔ آگ پانی پر بخوبی کی پیدایش کھڑا ہے۔

ہے۔ اور بہت سی خبریں یکبارگی ہی جگت کی اپنی تسلیم راتی ہیں۔ (ایسا فرق

کہوں گے۔)

**جواب**۔ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اور دونوں ہی دلیل سے صحیح ثابت ہوتی

ہیں۔ زمین میں کبھی باقاعدہ رچنا ہوتی ہے۔ کبھی یکبارگی ہو جاتی ہے۔ ایشور کا

اور یہ نام داد میں نہ پرینہ تم تبدیلی کو کہتے ہیں۔ اور آریہ پنچہ اند کو کہتے ہیں۔  
 - اعتراض - آپ ایسٹ کو کیا شکنی دلا مانتے ہیں۔ مگر ریشور ایسا دینا  
 نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں۔ ایلان پر دھان پر اترا اچیتن یا ریشور کا کارن ہے۔ نہ  
 سندھ۔ کیا ان کے نور کرم۔ ان قدوں سے یا ہوا چیتن پر دھان پر اترا جیوں کا کہتے  
 ہیں۔ آپ کی اور ان کی باتوں میں اختلاف ہو گیا۔  
 جواب - جیسے تو مرنے والے ارکھ میں کو شتھ اور دھان جھاس میں الونہ دھاس  
 (اختلاف کا بچہ نم ہے)۔ ویسے ہی شتہ (وہ) پدارکھ میں جڑہ کا اور ایشور کا الونہ  
 دھان ہے۔ اس سے ایشور ہی جگت کا کارن کھڑا ہے۔ اور برہمنہ میں  
 اس کا جھاس ہوتا ہے۔ یہ مگر ریشور چارینہ کے کہنے کا مطلب ہے۔ اس میں اختلاف  
 کہاں ہے۔

اعتراض - مگر ریشور چارینہ کا یہ مطلب آپ نے کیسے سمجھا ہے۔  
 جواب - ہم نے شرتی کے ارتھ کا دھار کر کے ریشور چارینہ کا مطلب سمجھ  
 لیا ہے۔ شرتی کہتی ہے۔ برہمنہ سٹیہ ہے۔ چیتن ہے اور اننت ہے اسی سے کاش  
 ہوا۔ اگنی۔ جل۔ پریشوری۔ ان او شدیعاں اور شریہ پیدایہ میں۔ سامانیہ ورشٹی  
 سے بھی ان شرتیوں سے بڑگن برہمنہ ہی جگت کا کارن کھڑا ہے۔ اور مایا کے  
 آدھین چار جھاسن روتھ ایشور میں سٹیہ تا پریت ہوتی ہے۔ وہ اینو نادھاس  
 کے بغیر سمجھ میں نہیں آتا۔ ایشور اور برہمنہ میں اینو نادھاس ہے۔ جیسے شہ بدتر  
 اور رنگین بستر کے درمیان اینو نادھاس (اختلاف کا بچہ) ہے۔ اور وہ بھرتی  
 کے باعث ہوتے ہیں۔ ویسے ہی بڑگن برہمنہ بھی ایشور کے ساتھ ایکٹ رکھتا ہوا  
 بھرتی کا باعث ہوتا ہے۔ اس وجہ سے شہ برہمنہ میں ایشور کے جگت کی کارشا  
 کے سبب سے بھرتی پریت ہوتی ہے۔ میگھا کاش اور ماکاش کو نادان مختلف

شکاری اور شکاری دونوں ایسا ہی ہوتی ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے  
شکاریوں کو کہتے ہیں۔

شکاریوں کے لئے شکاریوں کو کہتے ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے

شکاریوں کو کہتے ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے

شکاریوں کو کہتے ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے

شکاریوں کو کہتے ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے

شکاریوں کو کہتے ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے

شکاریوں کو کہتے ہیں۔ اور سب کو ایشور کے خوف کے ماتحت  
بتاتی ہیں کہ ایسی باتوں کے خوف سے جو چاہتی ہے۔ اور اسی پر قائلے کے لئے

ایک پر کرک ہے۔ جو انتر سے، انتر ہر دسے میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ شریر ہے۔ اور اس کے اندر وگیان سے اپادان کو پ سے انتر برامی پر بیان (حد) کو پراپت ہوئے شریر کا اجماعی ہونا شریر میں بیٹھا ہے۔ اور اسی شریر میں پٹھیا پاپ کی پر دتی ہے۔ اور وہی وگیان سے روپتائی نظر سے بھرم ہے۔ ایشور اپنی مایا شکتی کے سبب سے (ظاہر) وکار کو پراپت ہوا ہوا نظر آتا ہے۔ کیتا میں جو بھرماد نے کالفا آیا ہے شریر نے بھی اسی کو اسی طرح کہا ہے۔ اس کا ارتھ پر برت ہے۔ اور وہی بدھشی کا پر کرک ہے۔ یہ سارا ملک اسی کی پریناس سے ہے۔ مایا جانت میں بھی ایک جگہ ایسا ہی کہا گیا ہے۔ وریو دھن کی زبان سے "میں دھرم کو جانتا ہوں۔ مگر دھرم میں میری پر دتی نہیں ہے۔ میں اُدھرم کو بھی جانتا ہوں۔ مگر دھرم سے میرا من نہیں جلتا۔" اس سے ثابت ہے کہ کوئی دیو میرے ہر دے میں بیٹھا ہوا شریر پر برتا رہا ہے اور میں دیتا ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہوں۔ مایا جانت کے اس کلام سے بھی ایشور کا انتر برامی ہونا ثابت ہے۔

اعتراف۔ جب ایشور ہی جیوں کے پٹھیا پاپ کا پر کرک ہوا۔ تو پھر شریر شارد کرنا فضولی ہے۔

جواب۔ چونکہ شریر شارد ایشور کو پ ہے۔ اس لئے وہ بھی فضول نہیں ہے۔ اعتراف۔ اگر شریر شارد ایشور کو پ ہے۔ تو ایشور ہی بھرا یا کرتا ہے۔ اس لئے وہ فضول کیوں نہیں ہوا؟

جواب۔ ایشور پر برتا ہے ایشور بھرا ہوا ہے۔ اس گیان سے آنا کی اس شکتا ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ انتر برامی اور سب کا آتا ہے۔ شاستروں کا ایسا کنا فضول نہیں ہے۔ ایشور ہی پر شارد کو پ ہو کر سمجھتا ہے۔ اسی ایک بات کو دھرم نہیں کر رہا ہے جس میں آجائے۔ کہ وہ آنا انگ اور انتر برامی ہے۔ اسی گیان سے ملتی ملتی ہے



جواب :- ہر تمکاری غلطی ہے۔ یہ نہ از خود وادیا سستی نہیں بلکہ ہتکار تھکتے ہیں۔  
 کیونکہ سوسپنٹی سے سوپن اور سوپن سے جاگرت پیدا ہوتا ہے۔ ان کو الگ الگ کرنا  
 مشکل ہے۔ سوپن اور جاگرت کی اُتیتی پر گیا ہی سے ہے۔ اسی طرح یہ جاگرت بھی  
 اُتیتی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تھرت اُتیتی پر گیا ہی کو ایشور تپاتی ہے۔ اسی پر گیا  
 سے تمام پرائیوں کی بدھتی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی میں لے ہو جاتی ہے۔ پرانی اُتیتی  
 بدھتی سے جاگرت کو جانتے ہیں۔ اس لئے وہ پر اگیہ سروگیہ ہوا۔ سب کا جاننا سروگیہ  
 ہے۔ یہ پر اگیہ اکیان اپادھی والا ہے۔ پر اگیہ سب کو جانتا ہے۔ اور سوسپنٹی اور سوسپنٹی  
 لے ہوتا ہے۔ چنانچہ جاننے کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ تاہم سروگیہ تا کا مسئلہ ختم نہیں ہوتا  
 بلکہ وہ ہمیشہ نارہتا ہے +  
 آخر اخص :- مگر جب پر اگیہ سروگیہ ہے۔ تب سروگیہ ناک پر تپت کیوں نہیں  
 ہوتی ؟

جواب :- بدھتی کی پائنائیں پر اگیہ کی اپادھی روپ بنی ہیں۔ اس وجہ سے سروگیہ  
 پر دکش رہتی ہے۔ پر دکش نہیں ہوتی۔ صرف انوان سے جانی جاتی ہے کہ تمام بدھتیوں  
 میں سروگیہ تا کو دیکھ کر سروگیہ تا کا انجو کیا جاتا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں آتی ہے۔ کوئی  
 سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کا علم انوان سے کیا جاتا ہے۔ کرن سی خیر اُتیتی ہے جس میں  
 بدھتی نہیں ہے۔ سب اُتیتی سے اور اس کی پائنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ سروگیہ  
 ہے۔ سوسپنٹی کے دھماکے جس طرح کپڑے میں چھڑا رہتے ہیں۔ ویسے ہی یہ پائنائیں  
 بدھتی بھی ہے۔ اس سے آندے پر اگیہ سروگیہ تا بت ہو گیا۔ اور یہی پر اگیہ سروگیہ تا  
 ہے۔ کیونکہ وکیان سے لے لیکر سب کو شوش میں بری پورن ہے۔ اور پر دھتی و تھو  
 کے استریک میں وہی دیا کپ ہے۔ اس کا استریک برائمن کرنجہ پران ہے۔ اور اُتیتی  
 میں اس طرح اس کا بیان آیا ہے۔ جو بدھتی میں قائم ہے۔ بدھتی جس کو میں دیکھ سکتی



ایمان ہے۔ ایمین جیتن کا پرتی پنجب ایٹھو اور ادرائیں جیتن کا پرتی پنجب جیو ہے۔ شوہتا  
شوہتا پرتی شہ کی شرتی ایسا ہی کتی ہے۔ ہیشہ کایا کے تحت چیا جیو اس کا نام ہے  
ایٹھو ایٹھو شرتی۔ سروگیہ اور رگیت کا کارن ہے۔

اعتراض۔ اس طرح برتھی باساہ غیو میں جیتن کی چھایا کا نام شرتی نے کب کیا  
ہے۔ یہ ترحض آپ کی کلیت اور من گھڑت بات معلوم ہوتی ہے۔

جواب۔ ساندوک آپ شہ۔ اور شہ تاپنی آپ نقد میں پٹھی کی باساہوں  
میں جو جیتن کا پرتی پنجب بتایا گیا ہے۔ اسی کا نام آندہ ہے۔ اور اسی کو سروگیہ۔  
ایٹھو وغیرہ بتایا گیا ہے۔ جس کا استھان شو شیتی ہے۔ جو برہمہ کے ساتھ ایتنا کو پراپت  
ہوتا ہے۔ یہ سچیتو گھن آندہ ہے۔ اور شو شیتی میں وہی آندہ کو بھوگتا ہے۔ لیکن  
وہ میں جیتن کا پرتی پنجب روپ نگہیہ کر کے پرگیا تھا گیا ہے۔ مہی پرگیا آتا کا تیرا  
بادا دیا ہے۔ شو شیتی کیا ہے؟ جاگرتہ کے پدارتھ کی کامنا اور سوپن کے پدارتھ کا  
شوہتا ہی شو شیتی ہے۔ یہی پرگیا۔ یہی ایٹھو۔ یہی سروگیہ۔ اور یہی کارن ہے۔ اسی  
کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور اسی سے تمام پھوتوں کی اُپتی ہوتی ہے۔ اور سب اسی میں نے  
ہو جاتے ہیں۔ وہ۔

اعتراض۔ پراگیہ آندہ ضرور ہے۔ مگر اس میں سروگیہ تاکی پرتیت نہیں  
ہوتی۔

جواب۔ آندہ پراگیہ کی سروگیہ تا پراعتراض اٹھا نا غلطی ہے۔ کیونکہ وہ  
شرتی سے نہایت ہے۔ یا ایمین ہر شے کا امکان ہے۔  
اعتراض۔ سروگیہ سروگیہ وغیرہ کو شرتی نے آندہ پراگیہ بتایا ہے۔ مگر  
صرف ارتھ واد ہے۔ اور وہ دلیل اور یکتی سے خالی ہے۔ جیسے یہ کہنا۔ کہ پتھر تر جاتا ہے  
الکھ واد ہے۔ اور یہ ارتھ واد صرف متنی ہے۔ اس کو یکتی سے کیا کام ہے!

جواب سدھانتی کا۔ یہ کہنا ہی کہنا ہے۔ نہ کبھی نومن تیل پڑا نہ رگھو  
ناچی۔ شری ہریش مشر وغیرہ نے اس بارہ میں تیاگوں کو جواب کر دیا ہے۔ یہ جگت  
چنتن کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کوئی کو سفید کرنے کی کوشش اگر فضول نہیں تو  
کیا ہے! ۲۰

اعتراض۔ جگت کا چنتن فضول ہی سمجھ لیا کہ چنتن تو ہو سکتا ہے!  
جواب۔ جگت کی رچنا کا کارن مایا ہے۔ یہ مایا شو شپتی میں اودیا روپ پر تیت  
ہوتی ہے۔ جو باسنا کا مول کارن ہے۔ اس اودیا میں چیتن کا پرتی بپ پڑا ہے۔ اسی  
کا نام چا بھاس ہے۔ اور وہ ظاہر طور پر تیت نہیں ہوتا۔ صرف انومان سے جانا  
جاتا ہے +

اعتراض۔ گھرے کے پانی میں قریب تر ہوتے ہوئے آکاش کا جب عکس  
پڑتا ہے۔ اور اسی کے اندر بادلوں والے میگھ آکاش کا بھی پرتی بپ پڑتا ہے کیا جاتا ہے  
پھر کیا جہ ہے۔ کہ پڑھی کے واسطے کے پردوں پر چیتن کے پرتی بپ کی پرتی نہیں ہوتی  
اور نہ انومان ہوتا ہے +

جواب۔ پڑھی میں ظاہر طور پر چا بھاس یعنی چیتن کا پرتی بپ پر تیت ہوتا ہے  
یہ جو بھتی میں شاہ ہے وہ چیتن ہی کی ہے۔ جیسے دیوار پر سورج کی روشنی منعکس ہو کر  
اُس سے ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ویسے ہی پڑھی کا حال ہے۔ پڑھی کے اندر جو  
چیتن کا بھاس ہے وہی ایشور ہے۔ اور اودیا روپ پڑھی کے واسطوں میں جو چیتن کا  
عکس پڑا ہے۔ وہی جیو ہے۔ یہ ایشور اور جیو عاکاش اور میگھا کاش کی طرح قائم ہیں جیسے  
میگھا کاش اور جل آکاش کے پرتی بپ ہونے کا انومان ہوتا ہے۔ بلکہ وہ صاف لکھا  
دیتا ہے۔ اور جیسے بدل اور گھرے کی اُپادھی کی پھٹنا عاکاش میں پر تیت ہوتی ہے  
ایشور اور جیو کی اُپادھی بھی ہمہ میں پر تیت ہوتی ہے۔ پڑھی ہی کی باسنا

میں یہی مایا کا دانا یا کئے جگت کو بٹا جاتا ہے۔  
**سوال**۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرج کا سو بھاؤ دیہ اور اندریوں کو  
 پیدا کر رہا ہے؟

**جواب** سو بھاؤ واوی کا۔ میں نے انوسے و تریک سے ایسا جان لیا اگر میرج  
 نہ ہو تو دیہ اور اندریاں بھی نہیں۔

**جواب** سدا رہا تھی کا۔ انوسے و تریک سے یہ سو بھاؤ سدا رہا نہیں ہوتا۔  
 کیونکہ اکثر سوتے وقت خواب میں میرج اٹل جاتا ہے۔ مگر اس سے شریا و اندریاں  
 نہیں بنتیں۔ اور یا پھر استری کے اندر میرج کے داخل ہونے پر بھی دیہ اور اندریاں  
 نہیں بنتیں۔ اس لئے انوسے و تریک کا عمل غلط ٹھہرا اس کے سوا (ظاہری) میرج  
 کے بغیر جو کہ وہ خیر پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کا ٹھکانے پاس کیا جواب ہے۔ اس کا  
 جواب سو بھاؤ واوی کے پاس کوئی نہیں ہے۔ اس لئے ان سوالوں سے کوئی نتیجہ

نہیں نکلتا۔ یہی وجہ ہے کہ کیا جانی اس جگت کو ماری کا کھیل کہتے ہیں۔ اور پھر  
 تم یہ بھی جانتے ہو کہ میرج اس خسر میں ایک روپ سے گرگٹ ہوتا ہے۔ وہی روپ کا  
 جوان اور بوڑھا بنتا ہے۔ اسی سے جسے چکنے وغیرہ کی طاقت آتی ہے۔ اسی کی  
 مدد سے آنا جانا ہوتا ہے۔ جب شریک کا دیوین قابل اطمینان طریقہ میں نہیں ہوتا  
 تو جگت کا کئے ہو گا۔ بڑے چھوٹے بیج کو دیکھو کہ وہ رالی کے دانہ سے بھی چھوٹا ہے  
 اور کیڑے اس کو کھا جاتے ہیں۔ اور وہی بیج درخت کی صورت میں پلوں یا کھئی گھوڑے  
 اور آدمیوں کو اپنے سایہ میں پناہ دیتا ہے۔ یہ مایا ہے۔ اس کا دیوین کیا کیا جائے؟

یہ بیج ماری کا کھیل ہے؟  
**نیات** کا آخر ارض ہم جگت کا دیوین نہیں کر سکتے۔ مگر ہمارے آچار یہ آدینا  
 چار یہ دیوہ تو کر سکتے تھے۔

**اعتراف**۔ گوٹھہ پنے کے ناش کے بغیر اس میں جگت جو اور ایشور دکھانا  
غیر ممکن ہے +

**جواب**۔ مایا کی تعریف ہی یہ ہے کہ غیر ممکن کو ممکن اور ممکن کو غیر ممکن بنا  
دیتی ہے۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ سیپ کے آدھار کے ناش کئے ہوئے بغیر  
ایسا ہی میں تو چاندی کا بھرم اور ریت کو بگاڑے ہوئے بغیر اس میں مرگ جل (مراب)  
کا دھوکا پیدا کرتی رہتی ہے۔ پتھر میں سختی اور آگ میں گرمی رہتی ہے۔ یہ ان کا سوا  
ہے۔ ویسے ہی مایا کا بھی یہ سوا ہوتا ہے۔ جب تک اس مایا کی اصیبت کا گیان نہیں  
ہوتا تب تک بھاشی ہے۔ جہاں اس کا روپ سمجھ میں آگیا پھر وہ غائب ہو جاتی ہے  
مایا کے بارے میں کیا شک کرنا لہذا یہ تو خود ہی شکا روپ ہے۔ کوئلے کا گن ہی کالا ہے  
تم کو اس کا روپ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ دور ہو اور بس +

**اعتراف**۔ جب مایا کے روپ کا نقشہ ہو جائے تب یہ دو پہلو گر اس کے  
روپ کا تو آج تک نقشہ نہیں ہوا۔ یہ دور کیسے ہوگی +

**جواب**۔ مداری کے کھیل ایک وقت میں ہوتے ہیں۔ دوسرے وقت میں نہیں  
ایسے ہی مایا کا روپ ہے۔ مداری کا کھیل ظاہر طور نظر آتا ہے۔ وہ لکڑی کے ٹکڑے  
کو روپیہ اور ایشور بنا دیتا ہے۔ اور آپ کوڑیوں کا متاج بنا رہتا ہے جیسے وہ نظر  
بندی کرتا ہے۔ ویسے ہی مایا انکھوں کی پڑھا دیتی ہے۔ یہ جگت ایسا ہی ہے۔ جب  
اس کی کوئی اصیبت ہو تو اس کا روپ دکھایا جائے +

**اعتراف**۔ جگت کا زون (سندھ کرنا) کیسے غیر ممکن ہے +

**جواب**۔ کوئی بھی آج تک جگت کا زون نہیں کر سکا۔ اور جنہوں نے کوشش  
کی ان کو سوا آگیا ان کے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ سو بھادادی کہتے ہیں۔ کہ پیرج سے  
خود بخود اذریاں۔ دیہر وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسا اس کا سوا بھادادی ہے۔

خود بخود دور ہو جاتا ہے۔

**سوال۔** جلوت کے آپادان کارن مایا کا کیا روپ ہے؟

**جواب۔** مایا تم روپ ہے۔ نہایت کم پائی آپ نشہ لے اُس کو ایسا ہی بتایا ہے  
 اچھوتے جی ہی سندھ ہو لے۔ شرتی بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ مایا کے انت روپ  
 ہیں۔ چین سے بھی جوتے وہ جوتے جیوت کو اسی جوتے بھر جوتے ہے۔ اور وہ مایا  
 کے موہ روپ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور ان کی بد جیوتہ ہو جاتی ہے۔ مایا کے روپ  
 کو بہت ہیں۔ گھر گھر روپ اور موہ روپ پھیلے ہیں۔ یہ مایا است اس وجہ سے کہتی جاتی  
 ہے کہ بھاشتی ہے۔ اور است اس وجہ سے ہے کہ وہ لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہے۔ اور  
 گیان سے نابل ہو جاتی ہے۔ ویدانت اس کو انرو جیوتہ بتاتا ہے۔ اور سنت است دو دو  
 سے وکشن پھرتا ہے۔ یعنی ناس کو سنت ہی کہہ سکتے ہیں نہ است ہی کہہ سکتے ہیں۔  
 کوئی اس کا روپ کیا بتائے۔ یہ حرکت کی سینگ ہے۔ گیانی اس کو پتھر اور است  
 سمجھتے ہیں۔ اگیانی اس کو بہت سمجھتے ہیں۔ اور گیانی کی درشتی سے یہ انرو جیوتہ یعنی  
 ناقابل بیان پھرتی ہے۔ یہ اسی طرح جلوت کی ستا کو دکھایا کرتی ہے۔ جیسے نقش و نگا  
 سے سیا یا بھلا بستر پھلتی گھولے وغیرہ کی تصویریں پیش کرتا رہتا ہے۔ یہ مایا  
 خود نما رہتی ہے۔ کیونکہ چین کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ اور یہ ایک معنی میں خود نما بھی  
 کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اس کو سنگ والا بنا دیتی ہے۔ اور روکاری کو کشتہ میں ایشور۔  
 جیو۔ اور جلوت کا تماشا دکھاتی رہتی ہے۔

**اعتراض۔** اگر بابا میں یہ طاقت ہے۔ کہ آتا کو جیو ایشور اور جلوت بنا دیتی ہے  
 تو پھر کون کشتہ پئے کا تو نابل ہو گیا۔

**جواب۔** کون کشتہ پنا کا نابل تو نہیں ہوتا مایا اسی کے آدھار پر ان تینوں کے  
 نظاروں کی کلپنا کرتی رہتی ہے۔

ہے۔ اور یہ روپ برہما دی ہے۔ آپ لکھا سی کو سہسہ لاکھ یعنی ہزار سرور لاکھ  
ہیں۔ اس کا اتنی روپ ایک شریر ہر نیگر کہہ ہے۔ بعض لوگ پتھر کہہ برہما ہی  
کو ایشور کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کو یہ اعتراض ہے۔ کہ اگر ایشور بے شمار پاتوں والا  
ہو۔ تو کیڑے وغیرہ بھی ایشور ٹھہریں گے۔ سب کا رچنے والا برہما پتی برہما ہے۔ اس  
لئے ذہنی ایشور ہے۔ اور بیٹے کے واسطے اسی کی پاستائی جاتی ہے۔ اس پر بھگت  
کا جواب ہے۔ کہ چونکہ برہما و شتو کی تاب بھی سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ایشور  
نہیں ہے۔ و شتو ہی ایشور ہے۔ پھر شیو کے آپاسکوں کا عقیدہ ہے۔ کہ و شتو  
تے شیو کے چرن کی پراچتی کے لئے بڑے بڑے تپے کئے ہیں۔ اس لئے و شتو  
ایشور نہیں ہیں۔ بلکہ شیو ہی ایشور ٹھہرتے ہیں۔ اس مت کا لکھن گنیش جی  
کے ماتے والے کرتے ہوسے گنیش کو ایشور کہتے ہیں۔ الغرض یہ مت متاثر کے  
جھگڑے ہیں۔ تم کو تو صرف سارگرہن کرنا چاہئے +

سوال۔ ایشور کے ماتے والوں کے کتنے مت ہیں ؟

جواب۔ سب ہی ایشور کو ایک روپ سے مان لیتے ہیں۔ یہاں تک  
کہ پیل وغیرہ درختوں کو بھی لوگ ایشور مانتے ہیں۔ ان کی تعداد بتانا بہت  
مشکل ہے +

اعتراض۔ اگر درختوں تک کو لوگ ایشور مانتے ہیں۔ تو پھر ایشور ان باتوں  
سے بدھ کہاں ہوتا ہے ؟

جواب۔ یہ مانا کریں۔ دنیا میں ہر جگہ اختلافات ہیں۔ بدھ مت میں  
کوئی بھید نہیں آتا +

اعتراض۔ پھر گنیا سوکس مت کو اختیار کرے +

جواب۔ شرتیوں کے بتائے ہوئے جگہتوں کے وچار کرنے سے یہ میر

تو ان صرف جیوں سے ہے +

**اعتراض** - مگر آپ تو جیوں کو بھی ایشور کی طرح اسٹک مانتے ہو۔ پھر ایشور میں بڑائی کیا ہوئی؟

**جواب** - ایشور میں اور جیوں میں یہ فرق ہے کہ ایشور میں کرم کلش نہیں ہے۔ جیوں میں ہیں۔ ایشور آیا کا پر رک ہے۔ جیوں میں ہے۔ یہ لوگ شامتر کی تعمیر ہے۔ نیارو والے کچھ اور بھی جتے ہیں۔ اسٹک کی پریرکتا نہیں بنتی۔ مگر اگر ایشور ایتھیر گیان والا ہے۔ اس وجہ سے پریرکتا ہے۔ اس میں بقیہ اچھیا ایتھیر گیان اور بقیہ پریرکتا ہے۔ پریرکتا نام ہے آساہ کا۔ جیوں میں بھی اچھیا گیان اور پریرکتا ہے۔ مگر وہ ایتھیر (عارضی) ہیں۔ بشرتی بھی ایشور کو ستیہ شکلب اور ستیہ کام بتاتی ہے۔ مگر ہر تھیر گریہ کے اُپاسنا کرنے والے نیا کام اس طرح بھی مانتے ہیں۔ کہ "ایشور ایتھیر گیان"۔ اور بقیہ اچھیا والا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہوتا تو پھر سرشتی کا خاتمہ بھی بند ہونے پر نہ آتا۔ اس وجہ سے ایشور لنگ شریر کے ساتھ سریر گریہ کا نام ہے۔ اور وہی ایشور ہے۔ یہاں تک کہ آیا دھی والا ہے۔ اور اپنے شیشی شریر کے ابھان سے وہ ہر تھیر گریہ کو روپ کر دھالان کرتا ہے۔ اور بقیہ پریرکتا نامی گرتھ میں اس ہر تھیر گریہ کا نام تفصیل کے ساتھ آیا ہے +

**اعتراض** - مگر جب ہر تھیر گریہ لنگ شریر والا ہوا۔ تو پھر وہ ایشور کیسے کلش؟ وہ تو پھر جیو ہو گیا +

**جواب** - لنگ شریر سے بندھے ہوئے ہوئے پر بھی ہر تھیر گریہ جیو نہیں ہے۔ کیونکہ جیو میں اوڈیا کی وجہ سے کامیہ کرم ہیں۔ ہر تھیر گریہ میں نہیں ہے۔ اس لئے وہ ایشور ہے۔ بعض لوگ وراث کی اُپاسنا کرتے ہیں جو سب کے شیشا پریرکتا کو نامت یا لوگ وغیرہ کی مجموعی صورت ہے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ وراث ایشور کا مستحق ہے۔

جیو اور آتما کا پیچید سمجھ لیا جائے۔ تو یہ دھوکا دہند ہو جائے۔ ایشور جو پر کرتی  
ان سب کا روپ سمجھ لینا شروع شروع میں بہت ضروری ہے۔

## ساتواں پرچھید

ایشور۔ جیو۔ پر کرتی

سوال۔ آپ ان تینوں کی صراحت کر دیجئے؟

جواب۔ پر کرتی صحت تو کے پر کے ہے۔ اس پر کرتی کا پریرنا کرنے والا  
ایشور ہے۔ یوگ شاستر نے ایشور کو جیوں کے پر کے بتایا ہے۔ اور آپ تشہل نے  
بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ایشور پر دھان (پر کرتی) اور کشیدر گیارہ جیوں کا سوا می  
ہے۔ پر دھان تین گن ست۔ راج۔ تم کی سامیہ (دلی جلی ہونی) اور ستھا کا نام ہے  
ایشور کشیدر گیارہ گن ہے۔ ایشور انتریا می ہے۔ اور یوگ شاستر کے موافق (۱) ایشور  
(۲) ساو دیا۔ (۳) استھا۔ (۴) راگ۔ (۵) دیش۔ (۶) ابھان۔ اور پاپ  
پنیہ۔ اور پاپ پنیہ سے ملے جگے ہوئے کروں سے وہمت (آنا داپ)۔ جیوں کو  
کرم دوانا۔ جاتی۔ آریہ۔ اور بھوک کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایشور میں ان میں سے کوئی  
بھی نہیں ہے۔ ایشور ریش و شیش ہے۔ اور اسٹک جین ہے۔ گو ایشور کے  
اسٹک ہوئے سے پریرکنا پنا نہیں بنتا۔ مگر ریش و شیش ہونی کی وجہ سے دیا کے  
میل سے پریرکنا بنتی ہے۔ ایشور اگر دیا کا پریرنا کرنے والا نہ ہو۔ تو بندھ اور  
موت کش کی نیو ستھا نشٹ ہو جائے۔ اور گت بدھ ہو جائیں۔ اور بدھ گت ہو جائیں  
متر سے آپ نشد اس بات کو یوں کہتی ہے۔ پر ماتا ہی کے دڑ سے ہوا جلتی۔ اور  
سورج تپتا ہے۔ دیا کے پریرک ہوئے سے ایشور میں (۱) کرم۔ (۲) کلش۔ (۳)  
کرموں کے پھل۔ اور (۴)۔ پھلوں کے سنسکار۔ یہ چاروں نہیں ہوتے۔ ان کا



جواب پہلو کی سانکھیہ شاستر والے کہتے ہیں کہ شو شتی میں جو پڑش پر تیریت  
ہوتی ہے وہ پر کرتی کا رگوپ پہنا ہوا نہیں ہے۔ پر کرتی و کاری ہے۔ اور ست  
برج۔ تم شین انوں دوا و اوہ پر پرج کو پڑش کے بھوگ اور موکش کے لئے پیدا کرتی  
ہوتی ہے۔ اپنے واسطے نہیں۔ اس لئے پر کرتی کی جڑ نا کو آتما میں نکلت کرنا  
بھرم ہے +

اعتراف سہ پڑش اگر اسنگ ہے۔ اور پر کرتی کی وجہ سے پر کرتی کا جگت اُپن  
کرنا مانا جائے۔ تو بھوگ اور موکش دونوں نہیں بنتے بلکہ اگر پڑش اسنگ ہے تو کس کا  
بھوگ اور کس کی موکش اور اگر کوہ پڑش میں بھوگ اور موکش کی صرف پر تیرتی  
ہوتی ہے۔ تو بھی نہیں جو سکتا۔ کیونکہ پڑش اور پر کرتی اپنے اپنے سو بھاو سے جو جگت  
ہیں۔ پھول کی لالی شیشہ میں بھاستی ہے۔ اُن کی قوت کی وجہ سے۔ ایسے ہی  
آپ کے خیال میں پر کرتی کی قوت سے اُس کا بھوگ اور موکش پڑش میں پر تیرتی ہوتا  
ہے۔ مگر جب پڑش بالکل اسنگ ہی مانا گیا ہے۔ تو اُس میں ایسا خیال کرنا بھی غلطی  
میں داخل ہے +

جواب۔ حقیقت میں تو آتما میں بھوگ اور موکش دونوں نہیں ہیں۔ جب تک  
پر کرتی اور پڑش کے روپ کا بھان اور بھان نہیں ہوتا۔ تب ہی تک یہ بھرم رہتا  
ہے۔ سانکھیہ کہتا ہے۔ ”پڑش جتن کھی ہیں۔ اگر ایک ہی پڑش ہوتا۔ تو ایک کے  
بندھن سے سب بندھا اور ایک کے چھوٹے سے سب کا ٹھنکا مار رہتا۔ بلکہ جو  
بندھا ہے وہ بندھا ہے۔ اور جو نکلت ہے وہ نکلت ہے۔ یہ سانکھیہ کا منہ ہے۔  
اِس کو ہم صرف بیوہ رنی سیدھی کے لئے مانتے ہیں۔ اسی طرح نیا ایک اور میاں لک  
ویدول کا حوالہ دے دے کر آتما کا بھید مانتے ہیں۔ مگر یہ بھید وغیرہ آتما کے نہیں بلکہ  
جیو کے ہیں۔ آتما اور جیو میں بھید ہے۔ اس وجہ سے اُن کو دھوکا ہوتا ہے۔ اگر

میں پرودھ ہے +

جواب : آتا حقیقت میں آتندے ہی ہے۔ جو شوشتی کال میں سب کے لئے ہو جانے پر باقی رہ جاتا ہے۔ اس شوشتی میں چیتنا۔ پشت نہیں ہوتی۔ جاگرت اور ستیا میں اچھیا وغیرہ تو کُن اس میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے آتما اچھیا والا کہلاتا ہے۔ اور وہ اچھیا وغیرہ سے پرے بھی ہے۔ کیونکہ اچھیا وغیرہ اسی کے اثر سے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے اگلی اور پچھلی باتوں میں پرودھ نہیں ہے۔ یہاں مختلف میانسک بھٹ وغیرہ آتما کو جڑ اور چین دونوں مانتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ کہ شوشتی سے اٹھنے پر پانی کتا ہے۔ کہ میں ایسا سو یا جیسا جڑ روپ تھا۔ سنو۔ اس کا یہ کتا سمن ریاہ داشت (روپ گیان کے اثر سے ہے۔ اس بخبری تک کا علم بغیر گیان اور انجھو کے نہیں ہوتا۔ اس لئے شوشتی میں بھی شوشتی گیان کے انجھو ہونے اور اس کی یاد رہنے کی وجہ سے آتما گیان وان ہی ٹھہرتا ہے۔ اس حالت میں بھی وہ جڑ نہیں رہتا۔ اس کی گیان روپا تو تینوں کال۔ جاگرت۔ سوپن اور شوشتی میں بنی ہی رہتی ہے۔ گیان کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اس سے آتما چین ہی ہے۔ جڑ نہیں ہے۔ اور میانسکوں کا آتما کو جڑ اور چین دونوں ماننا اور جگنو کی طرح پرکاش اور اپرکاش والا جانتا غلطی اور بھرم ہے +

## چھٹا پرکرن چھوٹ

### آتما کا جڑ اور چین پنا

اعتراف : یہاں ایک آتما کو جڑ اور چین دونوں مانتے ہیں۔ میں نے بھی اسی انٹرکھی ورتی دانا ایسا ہی وچار کیا ہے۔ اور ایسا ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ اس لئے آپ کی باتوں میں فرق معلوم ہوتا ہے +

خیر میں یہ تو گن نہیں ہوتے۔ اور یہ تو گن پیدا ہونے والے اور ناش ہونے والے ہیں۔ اس نیا رنگے مت میں دھرم اور مہم کا نام اور شٹ ہے۔ آپ اپنے اور شٹ نے آتما کا من کے ساتھ سبھوگ ہوتا ہے۔ اور آتما اور من کے سبھوگ سے ہر تو گن پیدا ہونے ہیں۔ اور سبھوگ اور سبھوگ اور شٹ کے ناش ہونے سے تب کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور سبھوگ اور سبھوگ والا ہونے سے آتما جیتن ہے۔ اور جو جو ہوتے ہیں ان میں جیتن کا گن نہیں ہوتا۔ اور آتما میں اچھیا۔ دولش۔ اور کین وغیرہ بھی ہیں۔ جو ہیں یہ گن نہیں ہوتے۔ اور یہ آتما ایو سے مختلف ہے۔ اور دھرم اور شٹ کے گنا ہونے کے سبب سے شکھ وکھ کا بھل بھوگتا ہے۔ یہ آتما کے پر بیان اور گن وغیرہ کے متعلق مختلف مت متا متروں کی رائیں ہیں۔

**اختصر اخص**۔ اگر آتما ویکھو (دیا پکت) ہوتا۔ تو لوک تو کا من میں اس کا آتما ۱۰ غیر گن ہوتا۔ کیونکہ آتما کا نیکر یا والوں میں ہوتا ہے۔ اور ویکھو میں کر یا نہیں ہو سکتی۔

**جواب**۔ جیسے ویکھو کا آتما جانا نہیں ہو سکتا ویسے ہی ویکھو کی اس شمر میں استعفی بھی نہیں ہو سکتی۔ اور جیسے اس شمر میں کر م کے بس اچھیا وغیرہ کے پیدا ہونے سے آتما کا بیوہ ہوتا ہے ویسے ہی شمر کے ناش ہو جانے پر اصل کا لوک کا متروں جانا بھی ہوتا ہے۔ اصل میں تو آتما نہ کہیں جاتا ہے نہ آتما جیتن۔ آتما جانا نہیں ہوتی اپادھی کے سبب سے ہے۔ کھٹے کے چھنے سے جیسے گھٹا آگ کا چلنا دھرم ہے ویسے ہی آتما کا کرنا بھوگتا پنا بھی دھرم ہے۔ اس پر بہت باتیں آگے چل کر ہوتی ہیں گی۔

**اختصر اخص**۔ آپ یہ پیلہ کہہ چکے ہیں کہ دیگان سے سے پر سے آتما آتما ہے۔ اور اب کہتے ہو۔ کرنا اچھیا وغیرہ دھرم والا آتما ہے۔ ان کی اور بھل بھوگتا

جواب۔ مدیم پر بیان کا تو مطلب ہی یہی ہے۔ کہ آتما شری کے پر بیان

کا ہے۔ <sup>۳۵</sup> **اعتراف**۔ اگر آتما مدیم پر بیان ہے۔ تو اتمی کا آتما چھت میں اور چھت کا آتما اتمی میں کیسے آسکتا ہے؟

**جواب**۔ کمروں کے دیس پر کر اتمی کے شری کے آتما کے اوپر جدا امت (بڑھ جاتے ہیں۔ جیسے چھوٹا بچہ بڑے ہونے پر بڑا بن جاتا ہے۔ اور جیسے ایک شنب کے روگ سے تمام شری پر روگی ہو جاتا ہے ویسے ہی اتم شری میں آتما کا حال ہے۔ ہر کمروں کے دیس اتمی اور چھت کی یونی کو پر اپت ہو گیا ہے۔ یہ مدیم پر بیان والوں کا مت ہے۔ یہاں پر بیان مدد والے کہتے ہیں کہ "اگر آتما کا مدیم پر بیان آتما جاسے تو وہ ساکار ہوگا۔ اور ساکار و ستو ناش ہو جاتی ہے۔ اور اگر آتما کا ناش مان لیا جائے تو پھر پاب نہیں کرول کے پھیل کا بھونگنے والا کون ہوگا۔ اور پنیہ کرم کرنے اور پاب کرم نہ کرنے کا آئینہ نشیل جاسے گا۔ اور شکھ دکھ کا بھوگ شری کو غیر کرم کے ہی ماننا پڑے گا۔ اس لئے آتما نہ مدیم ہے نہ انہی ہے بلکہ وہ جہاں ہے۔ اور آکاش کی طرح وہاں تک اور جہاں ہے۔ اور نہ ان کا ہے۔ اور نہ ان سے رہیت ہے یہ ایک مت والوں کی رائیں ہیں۔ ان میں سے کوئی تو آتما کو جتن بتاتا ہے۔ اور کوئی جہت بتاتا ہے۔ کوئی جڑ چیتن کی ملی ہوئی دشاتنا ہے۔ ہے۔ آتما کو جڑ بتانے والے پر بھا کر میاں تک ہے۔ اور تیا یک بھی ایسا ہی کہتا ہے۔ تیا یکوں کا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ آتما اور تیا ہے۔ اور جتن اس کا اند ہے۔ جیسے آکاش و رہتیا اور شیدائش کا گن ہے۔ تیار کے مت میں آتما میں جو شیدائش گن رہتے ہیں وہ (۱)۔ ایچیا۔ (۲)۔ دولش۔ (۳)۔ پرتین۔ (۴)۔ وھرم۔ (۵)۔ اورھرم۔ (۶)۔ اسٹھ (۷)۔ دکھ۔ اور (۸)۔ شکھ دکھ کے منسکار۔ (۹)۔ چیتنا۔ یہ آتما کے گن تیا یک مانے ہیں۔ اور ان نو گنوں کے ذریعہ آتما کا بر تقویٰ وغیرہ سے بھید قائم کیا گیا ہے۔ بر تقویٰ



لڑتے جھگڑتے دیکھا ہے ساس وجہ سے یہ آکا میں دیکھ کر حقیقتاً صدمہ آتا کہ کاشچ ہے  
 ہر شے کر بعد کے آپا تک پران آتروادی کہتے ہیں۔ مگر اندریاں آتما نہیں صرف پران تھا  
 ہے۔ کیونکہ تمام اندریوں کی زندگی پران کے اوپر منحصر ہے۔ اور شوہنقی اور ستیا میں یہ  
 سب اندریاں پران ہی میں ہیں ہوتی ہیں۔ یہ سب تو سہ جاتی ہیں پران ہاگتا رہتا ہے  
 آپ تشد میں بھی پران کی زندگی تسلیم کی گئی ہے۔ روکھتا اس میں ہوتا ہے۔ وہ شہر  
 سے یکے بعد دیگرے ایک ایک اندری نکل گئی۔ کر شرر بھی تو ہم رہا۔ آخر میں جب  
 پران نکلنے لگا تب شرر بے کام ہونے لگا۔ تب سب اندریوں سے پران کی زندگی  
 تسلیم کی۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ پران آتما ہے۔ پھر ایک مقرر میں یوں کہتا ہے۔  
 کہ پران جڑ ہے جو جھوٹا نہیں ہے۔ اس کے رہتے ہوئے بھی گہری فین میں چور  
 چوری کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے جھوٹا من بھی نکلتا ہے۔ اس مثال سے من بھی آتما  
 ٹھہرتا ہے۔ مگر وگیاں وادی من کو آتما نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں۔ انتہہ کرن میں دو  
 ورتیاں ہوتی ہیں۔ ایک اہم (میں پہنے) کی ورتی۔ دوسرے اوم دیسپنے کی ورتی  
 اس اہم ورتی کا نام وگیاں ہے۔ اور اوم ورتی من ہے۔ اور یہ من وگیاں سے پیدا  
 ہوتا ہے۔ اور اس لئے وگیاں ایسی بُدیہی ہی آتما ہے۔ اور وہ بھی وگیاں کو آتما بتاتا ہے  
 جو اور کچھ نہیں وگیاں کے کوش ہے۔ مگر یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ یہ وگیاں اپنی  
 بڑھی چھن چھن پڑنے والی ہے۔ اور اینھو اُس کو ایسا ہی ثابت کر سکتا ہے۔ یہ مدت  
 مادھیاک شونہ وادیوں کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو شے لمحہ لمحہ تبدیل ہوتی رہے وہ  
 کبھی آتما نہیں ہے۔ آتما تو صرف شونہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہی شونہ رچنا کی  
 سرشتی سے پہلے تھا۔ اور اسی میں گے۔ گیا آتما گیاں کی شریلی کلیت ہے۔ اس مدت  
 کا کھنڈن بدعتا سنی (وید انتی) کرتے ہیں۔ اُن کا یہ دعویٰ ہے کہ جو شے شونہ ہے  
 اُس کا کوئی رُوب نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ کسی کا اوشٹان بنا رہے۔ اس لئے است و ستو

پرمان (اندریوں ہی کے علم کو مانتے ہیں۔ یہ نادان کو شہد حین سے ایک شہر تک  
 کے تمام اجزاء کے مجموعہ کو آتما مان بیٹھے ہیں۔ حالانکہ خود پریش پران سے یہ شہر رانا  
 سے شہر کی کے متعلق چلیا سکوئے وٹھو کا دینے کے لئے یہ اپنے مت کو شہر کی کے  
 مت کو بتایا کرتے ہیں۔ اور ایسے پران دیتے ہیں کہ چھاندوگ اب نشد میں اسی ان  
 نے کوش کو آتما بتایا گیا ہے۔ اور برہما جی نے وردھن کو اسی شہول دیہ کی یو یا کا حکم  
 دیا ہے۔ اور یہی دیہ آتما ہے۔ ان پر کوئی شخص یہ اعتراض کرتا ہے کہ "مرنے  
 وقت جب آتما دیہ سے نکل جاتا ہے۔ تو وہ یہ مر جاتا ہے۔ اس لئے یہ دیہ آتما نہیں  
 ہے۔"

## چوتھا پرچھید

### آتما کا سروپ

سوال۔ دیہ سے بہن آتما کا سروپ کیا ہے؟

جواب۔ میں دیکھتا ہوں۔ میں سنتا ہوں۔ اس پر تیت سے اندریاں آتما ہیں  
 لیونکہ جاپنکا (ہاتھ بنایا) سے جانا جاتا ہے۔ وہ آتما ہے۔

اعتراض۔ اندریاں تو اچیتن ہیں۔ آتما حیتن ہے۔ اندریاں آتما نہیں ہیں؟

جواب۔ اندریاں اچیتن نہیں بلکہ حیتن ہی ہیں۔ اب نشد میں ایک کتھا آئی  
 ہے۔ کئی وقت اندریاں آپس میں مل کر لڑنے جھگڑنے لگیں۔ بانی نے کہا میں  
 سب سے سرشٹ ہوں۔ آنکھ بولی۔ بزرگی مجھ میں ہے۔ کان نے بتایا۔ گرفت  
 کا غاتمہ مجھ پر ہے۔ کدو علی ہذا القیاس۔ اسی طرح سب اندریاں ایک ایک کر کے جھگڑ  
 کرتے لگیں۔ جب کسی طرح اس جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ تو یہ سب کی سب بننا  
 کے پاس گئیں۔ کیا اس سے شہ نہیں ہوتا۔ کہ اندریاں حیتن ہیں۔ اچیتن کہہ گئے۔

گیا بی کو اس وقت تک وید یہ گنتی میں دیر ہوتی ہے۔ جب تک اس کے پر اردہ کرم کا ناش نہیں ہو جاتا اس شرعی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گیان سے گیان کے ناش ہونے پر بھی پر اردہ کرم کی وجہ سے شرعی کی استھتی رہتی ہے۔ اور دلیل نام ہے ورثانت کا۔ ورثانت سنو۔ کھارنے لکھنا بنانے کے لئے چکر کو گردش دیا گھڑا بن گیا۔ مگر گردش کے سنکار سے چکر اس کے بعد بھی کچھ دیر تک گھومتا رہتا ہے۔ یہی حال گیان کے ناش ہونے پر اس شریر رُوپی چکر کا بھی ہوا کرتا ہے۔ اور گیانی کے اچھو سے بھی شریر کی استھتی کچھ دیر کے لئے رہتی ہے۔

نیا کیوں کی یہ بات بے دلیل ہے۔ کج بجھی کو چھوڑو۔ اصل مطلب پر آؤ۔ سویم دت ہی کو کوشٹھ کہتے ہیں اس کو کوشٹھ کی اور اہم شبد کی ایکتا نہیں بنتی۔ رزوکاری کو کوشٹھ اور جدا بھاس کی ایکتا نا بنی بھرم ہے۔

اعتراف۔ اگر کوشٹھ اور جیو کی ایکتا بھرم سے سدھ ہے تو تمام شاستر اور لوگ اس کو اس طرح کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ تمام شاستر اور تمام لوگ تو مودکھ ہیں۔ یہ زبردستی اپنے آپ کو پنڈت مان رہے ہیں۔ اور شریوں کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ اور اس وجہ سے بھرم میں پڑے ہوئے ہیں۔

اعتراف۔ ان شاستروں میں سے ہتھون نے شریوں کا ارتھ اور طرح پر کیا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟

جواب۔ سنو۔ کوشٹھ اور جدا بھاس کی ایکتا بھرم سدھ ہے۔ جو لوگ اس طرح نہیں مانتے۔ ان کو شرع سے آخر تک شریوں کا سچا علم نہیں ہوتا۔ یہ صرف اپنے اپنے مت کے کش کو ورثہ کیا کرتے ہیں۔ گیان والوں کے مت ہمیشہ ایک ہوا کرتے ہیں۔ ان میں دیہہ آتم وادی (یعنی شریر کو آتما مانتے والے) صرف ایک پریش



نہیں رہتا۔ اور گیان کے پیدا ہونے کے وقت سے لے کر کر م کئے وقت تک جیون  
حکمت کی دشا پر اپت ہوتی ہے۔

**اعتراف**۔ پراریدہ تو اس شریر کا رمت کارن ہے اپادان کارن نہیں ہے  
اپادان کارن تو اودیا ہی ہے۔ جیسے گھڑے کا اپادان کارن مٹی ہے اور رمت کارن  
گھڑا ہے۔ گھڑا گھڑا رکے رہتے ہوئے ناش ہو جاتا ہے۔ سخت نہیں رہتا۔ ویسے  
ہی پراریدہ رکے رہتے ہوئے اور اودیا کے ناش ہوئے اس شریر کا بھی ناش  
ہونا چاہیے۔

**جواب**۔ نیا رمت والے اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ اپادان کارن کے ناش  
ہونا چاہیے پر بھی جین اتز کے لئے اس کے کارج کی استغنی رہتی ہے۔ اسی طرح اودیا کے  
ناش ہوئے پر بھی کچھ دیر یہ شریر سخت رہتا ہے۔  
**اعتراف**۔ کیا ایک اپادان کارن کے ناش چھ پر صرف ایک لمحہ ہی کے لئے اپادان  
کارن کے کارج کی استغنی مانتے ہیں۔ اور آپ تو زیادہ عرصہ کے لئے شریر کی استغنی مان  
رہے ہو دیے ہو کیسے سکتے؟

**جواب**۔ سیکڑے کا اپادان کارن ٹوٹتا ہے۔ ٹوٹ کے ناش ہوئے پر جین  
اتز ہی کے لئے کپڑے کی استغنی رہتی ہے۔ گر سناور کا جھم تو کپڑا کپڑوں سے  
انادی جلا آتا ہے۔ اس لئے اسی کے موافق اس کا جین اتز بھی تو ہونا چاہیے۔  
**اعتراف**۔ نیا کیوں نے جو اپادان کے ناش ہوئے پر اس کے کارج کی جین اتز  
کی استغنی مانی ہے وہ بھی بے دلیل ہے۔ اسی طرح اودیا کے ناش ہوئے پر جھارا شریر  
کی استغنی کا ماننا بھی بے دلیل ہے۔

**جواب**۔ نیا کیوں نے جو مانا ہے وہ بے شک بے دلیل ہے۔ گر ہم مانتے  
ہیں وہ شریروں اور گنہگاروں کے ساتھ ہے۔ مگر جو خدا کو آپ نشہ کی شرک ہے۔

برودستی ہیں۔ گریباں اتنا سمجھنا چاہئے۔ کہ جس کو ہم سویم (ایٹا پ) مانا ہے اس  
وہی کو شستہ ہے۔ اس میں اہم (میں ہا) صرف کلیتہً اصل نہیں ہے۔ اور  
جب یہ کلیتہً سمجھتی جاتی ہے تو پھر ہجرم نہیں ہوتا۔ اہم ہا اور سویم ہا میں اس نظر  
سے پردہ ہے۔ مگر کوئی کوئی اگلیانی ان کی ایک بھی مانتے ہیں۔ ان کی قبول ہے

## تیسرا پرچہ

### جیوا اور کو شستہ

سوال۔ جیوا اور کو شستہ کی ابتدا کے ہجرم کا سبب کیا ہے ؟

جواب۔ ہجرم کا سبب مادا تم ادھیاس ہے۔ اور وہ ادھیاس اور دیا کے  
سبب سے ہے۔ یہ اوڈیا اوک روپ ہے۔ اور جب اوک سے اوڈیا کی پوری پوری  
ہے۔ تو یہ ادھیاس بھی جانا رہتا ہے +

توضیح۔ مادا تم ادھیاس کی پوری کیسے ہوگی۔ کیونکہ برہمہ (دھیو کی ایکتا کا  
گیان پاکر اور اوڈیا کے ناش ہوئے پر بھی گلیانی کا شریر جو اوڈیا کا کارج ہے بنا ہی رہتا  
ہے۔ اور اگر اوڈیا کے ناش ہوئے پر اوڈیا کے کارج کا ناش ہو جاتا ہے۔ تو گلیانی کے  
شریر کا بھی ناش ہو جانا چاہئے۔ اور جب شریر کا ناش ہو گیا۔ تو پھر جیون کت دشا  
کیس کو ملے گی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مادا مہ ادھیاس گلیان سے دور نہیں  
ہوتا +

جواب۔ اور ن ادھا مہ ادھیاس گلیان سے دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ  
دونوں ایک اوڈیا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے چونکہ شریر کی پیدائش و نشیب روپ  
تجدد اچھاں اور کرم سے ہوئی ہے۔ اس لئے جب تک کرم کا جگہ رہتا ہے تب تک  
شریر کا ناش نہیں ہوتا۔ اور جب پرار بدھ کرم بالکل ناش ہو جاتا ہے۔ تب یہ شریر بھی

ویا یک ہے۔ اس میں جیتن اور اچیتن کی تقسیم و تفریق نہیں ہے +  
**اختصاص**۔ اگر کوئی شخص آتما جیتن اور اچیتن کی تقسیم و تفریق کا باعث  
 نہیں ہے۔ اور پختی سہت جدا جیاس کا ہونا اور نہ ہونا ہی جیتن اور اچیتن بجاگ  
 کا باعث ہے۔ تو پھر جیتن میں کوئی شخصہ کا انگی کار (قبول) کرنا فضول ہی ہوا +  
**جواب**۔ اچیتن کے متعلق ہم جو کوئی شخصہ آتما کو مانتے ہیں سو وہ جیتن اور  
 اچیتن بجاگ کے کارن کی نظر سے نہیں مانتے بلکہ اچیتن کی کلپنا کا اس کو ادھتھا  
 روپ کر کے مانتے ہیں۔ جو جدا جیاس ہم مانتے ہیں۔ اور جس سے جیتن کا پر تیت کہتے  
 ہیں۔ اس کو پھر م کر کے کوئی شخصہ میں کلپت مانتے ہیں۔ اسی طرح کوئی شخصہ میں گھٹ  
 وغیرہ بھی صورت بھرم سے کلپت ہیں +

**اختصاص**۔ جیسے سویم شبہ کے قوم (نہ) اور اہم (میں) گھٹ وغیرہ کے سبب  
 میں ویا یک ہونے کی وجہ سے آتما ہے۔ ویسے ہی تہ شبہ (وہ) اور اہم شبہ (میں)  
 کی بھی ہر وقت اور ہر جگہ آتما ہونی چاہئے +

**جواب**۔ ویا یک تو تہ (وہ) اور اہم (میں) بھی سویم (ذات) شبہ کی طرح  
 ہیں۔ مگر یہ صرف نسبتی الفاظ ہیں۔ اور نسبتی الفاظ کا بیوا ر عارضی ہونا ہے۔  
 اس لئے آتما کو کہتے ہوئے بھی ان میں سامانیہ آتما نہیں بنتی۔ آتما دو طرح کی ہوتی  
 ہے۔ ایک سینگ اور دوسری اسمیک۔ یا ان کو سامانیہ اور ویشیش کہہ لو۔ آتما سامانیہ  
 یعنی سے پورن ویا یک ہے۔ ویشیش آتما کا بیوا و شریر وغیرہ میں ہے۔ جب بیوا ر  
 میں تہ (وہ) اور اہم (میں) مختلف ہیں۔ تو ہم لوگ بیوا ر میں اختلاف دیکھو گے  
 جہاں اہم (میں) ہے۔ وہاں قوم (نہ) نہیں ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے  
 برودھی ہیں۔ اسی طرح سویم اور اتیہ کا بھی پسریر و وہ ہے۔ سویم نام ہے ذات  
 کا۔ اپنے آپ کو سویم کہتے ہیں۔ اور اتیہ نام ہے غیر کا۔ یہ دونوں شبہ بھی آپس میں

**اعترض**۔ سویم روپ دھرم تو اختلاف اور بھید کا مٹانے والا ہے۔ مگر کوٹھنے کا گلاب تو وہ نہیں دے سکتا +

**جواب**۔ یہ سچ ہے۔ اختلاف اور بھید کا مٹنا ہی سویم پنا (ذات پنا) ہے۔ بھاری ہی دلیل سے کوٹھ کا ہونا ثابت ہو گیا +

**اعترض**۔ سویم شید اور آتما شید پرورتی کے تحت بھن بھن ہیں۔ ان کے درمیان یکسانیت کیسے آسکتی ہے۔ جیسے گائے شید گھوڑے شید سے مختلف ہے۔ ان کے درمیان کوٹھ کی آتما کیسے آسکتی ہے +

**جواب**۔ سویم شید اور آتما شید میں پرورتی کی نظر سے بھی بھینتا اختلاف نہیں ہے۔ دونوں ہم معنی اور مرادف الفاظ ہیں۔ ان میں تم بھید کیسے مانتے ہو۔ کوئی مانتا ہے۔ کوئی اسی کو کر اور بہت بولتا ہے۔ بات تو ایک ہی ہے +

**اعترض**۔ گھٹ (گھڑا) خود نہیں جانتا۔ گھٹ کا جاننے والا کوئی اور چیتن ہے۔ اس لئے سویم پنا (ذات) اور آتما پنا میں بھید ضرور ہے +

**جواب**۔ اچیتن گھڑے میں بھی سویم پنا روپ سے آتما کی جیتنا موجود ہے اس لئے سویم شید کا اس کی نسبت استعمال کرنے سے بھید نہیں آتا +

**اعترض**۔ اگر یہ حال ہے تو پھر گھڑے وغیرہ میں اچیتن بیوہ کیوں ہے۔ جو چیتن بیوہ کرتا ہے۔ مگر گھڑے میں وہ بات نہیں نظر آتی۔ پھر فرق آیا کہ نہیں آیا +

**جواب**۔ چیتن اور اچیتن کا جو بھید ہے وہ بڑھی میں ہے۔ جہاں بڑھی چھاپا بھاس کے ساتھ ہے وہاں چیتن بیوہ ہے۔ اور جہاں بڑھی بہت چھاپا بھاس نہیں ہے وہاں اچیتن بیوہ ہے۔ مگر کوٹھ بذات خود سامانہ روپ سے

کو کوئی شک نہ ہو کہ میں اور اسی کے منہ سے چاندی کے پیر کی ہستی اور  
 حقیقت نظر آتی ہے۔ جیسے سیپ اس چاندی روپے سے مختلف ہے۔ ویسے ہی کوئی  
 بھی اکیان اور آدم سے جدا ہے۔ جیسے چاندی روپے سیپ میں گھلتا ہے ویسے  
 ہی کوئی پیر میں اکیان اور آدم میں گھلتا ہے۔

آخر اخص۔ آپ نے سیپ کی مثال دی ہے۔ سیپ کا آٹھ سو کے ساتھ  
 لائق ہے۔ اور اس تعلق کی وجہ سے جوں کو ابھان پیدا ہوتا ہے۔ گزشتہ پیر کوئی  
 دست نہیں ہے۔ اس لئے یہ مثال غلط ہے۔ وہاں اس طرح کا ابھان نہ ہونا  
 چاہیے۔

جو اس سے۔ آٹھ سو آپ پر کاش والا ہے۔ مگر اکیان کو اس میں اس میں ہیں (پنا)  
 کا ابھان ہوتا ہے۔ اس کے مثال میں کوئی نقص نہیں آیا۔ سیپ میں جو یہ مینا آدم  
 (پنا) ہے۔ وہ سامانیہ ہے۔ اور چاندی پناوشیش ہے۔ یہ مینے اور روپ پنے کی  
 ایکتا نہیں ہے۔ ویسے ہی سویم (ذات) اور لہم (میں پنے) کی ایکتا نہیں ہے۔ سویم  
 سامانیہ ہے۔ لہم ویش ہے۔ سامانیہ اس کو کہتے ہیں جو ہوو پاپ (پناوشیش کل) ہو اور  
 لہم اس کو کہتے ہیں۔ جو محدود اور ایکش میں ہے۔ جیسے تم نے دیودت کو کور کشیر میں  
 دیکھا۔ دیودت، کور کشیر اور تم میں سامانیہ روپ سے جو سویم چلتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ مگر ان کو  
 ایک ایک دیکھا اور مانا گیا تو پختہ آگئی اور محدودیت ہو گئی۔ سویم (ذات) و پاپ  
 اور غلط ہے۔ اور سامانیہ ہے۔ آدم (یہ پنا) ویش۔ محدود اور ناقص ہے۔ یہی حال  
 سویم اور پاپ کا بھی ہے۔

آخر اخص۔ لوگ (دُنیا) کی بابت تو سویم اور آدم کا بھید مانا جاتا تھا ہے مگر  
 کوئی شک نہ ہو کہ میں اور اسی کے منہ سے چاندی کے پیر کی ہستی اور  
 حقیقت نظر آتی ہے۔ جیسے سیپ اس چاندی روپے سے مختلف ہے۔ ویسے ہی کوئی  
 بھی اکیان اور آدم سے جدا ہے۔ جیسے چاندی روپے سیپ میں گھلتا ہے ویسے  
 ہی کوئی پیر میں اکیان اور آدم میں گھلتا ہے۔

اعتراف۔ محض انجھو سے مقصد کی کامیابی نہیں ہوتی۔ اگر انجھو ہی سب  
کچھ ہوتا۔ تو پھر محض انجھو ہی کے کر لینے سے سورج پیدا ہو جاتا۔ لگایا نہیں  
ہوتا۔

جواب۔ تم کو اب تک انجھو کی پر تیت نہیں ہے۔ اور نہ وشوا اس ہے۔ اس  
لئے تو فی سمجھ کا انا شکل ہے۔ اس طرح بحث کرنے سے ہزاروں دلیلیں پیدا ہوتی  
رہیں گی۔ اور ابھی کچھ نہ آئے گا۔  
اعتراف۔ گو انجھو تو کئی نشی ہونے کا کارن تو ہے۔ پھر بھی انجھو کا ویشے  
جو پار تھ ہے جب تک وہ بدھ ہی میں نہ آوے تب تک بحث کرنے اور دلیل لانے  
سے ہرج ہی کیا ہوتا ہے۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ اپنے انجھو کے موافق دلیل لانے میں کوئی مضائقہ  
نہیں۔ اس انجھو کے برخلاف بحث کرنے میں نقصان ہے۔ تم یہ خیال رکھو کہ کوٹھ  
چین میں آدھا روڈیا میں باہمی مخالفت نہیں ہوتی۔ آدھا رچین اور آدھا کبھی پرودھی  
نہیں ہیں۔ جیسے جو آگ کہ لکڑی کے اندر سامانیہ روپ سے موجود ہے اس کا اندھکا  
کے ساتھ ڈرا بھی پرودھ نہیں۔ اگر کوٹھ چین کا اگیان اور آدھن کے ساتھ پرودھ  
ہوتا۔ تو یہ دونوں کس کے آدھا رہ رہتے۔ اور ان کی پر تیت کیسے ہوتی! اس قسم کا  
ترک اٹھاؤ۔ پہلے ان کی حیثیت سمجھ لو تب تم کو بھرم نہ ہوگا۔ اب اگر تم یہ سوال کرو۔  
کہ پھر اگیان کا پرودھی کون ہے؟ تو ہم تم کو بتائیں گے۔ کہ اگیان کا پرودھی تو یک (یعنی  
قوت تیرا) ہے۔ جہاں ہو یک ہوتا ہے وہاں آدھا اور آدھن نہیں رہ سکتے۔ کیا  
میں جو آدھن کی وجہ سے آدھن ہے۔ وہ آدھن کا شریر دونوں کوٹھ کے جدا کھاس  
میں قائم ہیں۔ یہ وکشیپ اکیاس کہلاتا ہے۔ سیپ میں جیسے چاندی کا بھرم سخت  
رہتا ہے۔ ویسے ہی کوٹھ کے آدھا پر اگیان ہوا کرتا ہے۔ سیپ کے ہونے میں

میں آیا ہے۔ اس کو وہاں اینوٹا دھیاس کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ ہماری طرف  
جکتی نہیں ہے۔

سوال۔ اس ادھیاس یعنی بھرم کا سبب کیا ہے؟

جواب۔ اس کا کارن اوڈیا ہے۔ اور اوڈیا کے دو روپ ہیں ایک وکشیپ  
(جیل پتا) اور دوسرا اورن (پردہ) کو کشتہ نہیں ہے۔ اور کو کشتہ پر تیت نہیں ہوتا  
اس طرح کے انکار میں اوڈیا کے دونوں روپ موجود ہیں۔

سوال۔ اوڈیا اور اوڈیا کے کارج روپ اورن کی تشریح کیجئے۔

جواب۔ کسی گیانی نے کسی گیانی سے پوچھا۔ کیا تو کو کشتہ کو جانتا ہے؟  
اس نے جواب دیا۔ میں نہیں جانتا۔ یہ اگیان اور اوڈیا ہے۔ اگیانی یہ کہہ  
چکے نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ کو کشتہ نہیں ہے۔ اس لئے نظر نہیں آتا،  
اس لئے میں دو اورن (پردے) ہیں۔ ایک اشتیاد (فعلی انکار) اور دوسرا ایہا ناپاد  
یعنی اس کا نظر نہ آتا۔ یہ دونوں اورن اگیانی کے غلط انجوس رہتے ہیں۔ جس کو اگیان  
کہا جاتا ہے۔

اگر اخص۔ آپ کہتے ہو کہ آتما سو پرکاش یعنی بذات خود پرکاش والا ہے۔ اگر  
اس کی یہ حیثیت ہے تو پھر اوڈیا کیسے رہ سکتی ہے۔ سورج کی روشنی میں اندھکار کا رہنا  
مشکل ہے۔ جب اندھکار روپ اوڈیا نہیں رہ سکتی۔ تو پھر اورن (پردے) کہاں سے  
رہنے اس لئے ویدانت کا سدھانت غلط ہو گیا۔ اور پھر شاستری کی ضرورت گیان حاصل  
کرنے کے لئے باقی نہیں رہی۔

جواب۔ تمہارا یہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ جب اگیانی کو اوڈیا کا خود انجوس ہو رہا ہے  
تو پھر کیسے مانا جائے کہ اوڈیا نہیں ہے۔ اور اس لئے اس اوڈیا کے دور کرنے کی تدبیر شاستری  
اور ویدانت ہی ثابت ہوئے۔

ہے۔ اسی طرح چیتن روپ پر انا برہمہ کی بار صورتیں فرض کر لی گئی ہیں۔ ایک کو تسقہ  
برہمہ جو سب کو سنا دے رہا ہے۔ اور جس طرح کو تسقہ کے ادھار پر لوہے وغیرہ گھڑے  
جاتے ہیں اور اس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ویسے ہی یہ سب کا ادھار ہے۔ دوسرا یاسیل برہمہ  
ہے۔ جو اپنے اندر کو تسقہ برہمہ کا عکس رکھتا ہے۔ تیسرا جو اس یاسیل کے اندر چیتن برہمہ کا  
عکس ہے۔ وہ ایشور برہمہ ہے۔ اور اس ایشور برہمہ کے انترگت یاسیل کے اندر جو جزوی  
عکس کو ساتھ لئے ہوئے محدود صورتوں میں نظر آتا ہے وہ جو برہمہ ہے۔ یہ سب کثرت  
ہیں۔ یہ رہیں ان سے اصلی اودھشتان (ادھار) برہمہ کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ یہ

وہ ہے۔

اعتراف۔ ایک منڈل میں جل پر تیت نہیں ہوتا۔ پھر اس میں آکاش کا  
عکس کیا اور کیسے پڑے گا؟

جواب۔ پانی بادلوں سے ہی برتا ہے۔ بادل بھاپ سے بنتے ہیں بلکہ بھاپ  
کی مجموعی صورت ہی کا نام بادل ہے۔ اور جب اس کی یہ کیفیت ہے تو پھر اس میں  
آکاش کا عکس کیوں نہ پڑے گا؟

اعتراف۔ پران دھاری جو نظر آتے ہیں۔ مگر ادھار والا کو تسقہ برہمہ  
نہیں ہوتا۔

جواب۔ جو نے کو تسقہ کو گھیر رکھا ہے۔ اس وجہ سے وہ برہمہ نہیں ہوتا  
جیسے جل آکاش سے گھرا ہوا گھٹ آکاش برہمہ نہیں ہوتا۔

اعتراف۔ آپ کا یہ کتاب جو سے گھرے ہوئے کو تسقہ کا بیان آج تک کسی  
شاعر میں نہیں آیا۔ یہ بالکل آپ کی نئی گھڑی ہوئی بات ہے۔ اور اس لئے وہ اعتنا  
کے قابل نہیں ہے۔

جواب۔ چنا بھاس سے کو تسقہ کے گھرے ہوئے کا بیان شاعر پرک بھاشیہ



جواب: جب تک آپ روش گیان نہ پراپت ہو جائے تب تک برابر چاروں میں  
 لگا کر رہنا چاہئے۔ گیان دور کار کا ہے۔ ایک پوروش (ظاہری) دوسرا پوروش (باطنی) برہم  
 کو گھٹ کا کارن جھٹکاروش گیان اور اپنے آپ کو سب کچھ اور سب کا کارن مان لینا جان  
 لینا اور بچان لینا آپ روش گیان نہیں۔ اس گیان سے بھرم کا ناش۔ اوڈیا کا ناش اور ہندو  
 کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور یہی گنتی ہے۔ اس وچار کے چار روپ ہیں۔ مثال سے اس کو  
 واضح کیا جائے۔ آکاش جو عین کل ہے۔ اس میں چار روپ ہیں۔ ایک گھٹا آکاش۔  
 وہ سرائل آکاش۔ قیسر میکھا آکاش۔ چوتھا آکاش۔ آکاش نیط ہے۔ اور ہر جگہ  
 وایک ہے۔ اسی میں اسی کے اندر بادلوں نے جس قدر وسعت کو گھیر رکھا ہے۔ وہ  
 میکھا آکاش ہے۔ اور جس قدر رقبہ گلے گھیرا ہے وہ گل آکاش۔ اور جس قدر جگہ  
 گھڑے نے بے رکھی ہے وہ گھٹ آکاش ہے۔ یہ سب چاروں حالتیں آکاش کے  
 اشک اور اسی میں ہیں۔ اور یہ سب کلپت اور مانی ہوئی ہیں۔ ان کے کلپت کرنے اور ان  
 دینے سے آکاش کا کچھ بڑا اور کچھ بڑا ہوتا ہے۔ وہ جیسا ہے۔ جیسا ہی ہوتا ہے۔ وہ  
 گھڑا تو دو۔ گھٹ آکاش غائب ہے۔ جل کو دور کر دو۔ جل آکاش معدوم ہو گیا۔  
 میکھا کو چھین چھین ہو جانے دو۔ میکھا آکاش لاپتہ ہو گیا۔ اب آکاش رہ گیا۔ جو پہلے بھی  
 تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اس کی متحی میں پہلے فرق تھا اور نہ اب ہے۔ اس کی اور  
 وضاحت بھی کئے دیتے ہیں۔ گھڑے کے اندر گھڑے سے گھڑا ہوا گھٹ آکاش ہے  
 اور یہ گھڑا جل میں (کسی مٹی کے اندر) ہے۔ جل نے جتنی جگہ سے رکھی ہے اور اسی میں  
 بادلوں۔ تاروں وغیرہ کے جو عکس پر تیت ہوتے ہیں وہ جل آکاش ہے۔ اور میکھا کے  
 اندر جو آکاش گھڑا ہوا ہے۔ وہ آکاش کے پر تیب وغیرہ کے وہ میکھا آکاش ہے۔  
 جو ہوا آکاش سے علیحدہ نہیں ہے۔ بہہ ہوا آکاش ہی آکاش ہے۔ جو عین ہے۔ اور سب کا  
 آکاش ہے۔ اس کے اندر جڑی حور میں ٹایم ہوا کرین ان سے اس کو کیا نقصان پہنچتا

## دوسرا پرچھید

وچار

اعتراض۔ پر ماتما کا وچار تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ پر ماتما وچار کا پھل ہو کر موکش میں بھی رہتا ہے۔ مگر جو اور جگت متھیا ہیں۔ ان کا وچار کوئی کیوں کرے؟  
 جواب۔ جب جو اور جگت کا تشید کیا جاتا ہے تب ہی تو ادویت روپ برہم کی مدھی ہوتی ہے۔ بنیہ جو اور جگت کے وچار کے یہ کیسے پر اپت ہو گا جب یہ دونوں متھیا پریت ہوتے ہیں تب ہی ادویت روپ کا تشیہ ہوتا ہے۔ جگت اور جو کے وچار سے ہی یہ دونوں متھیا ممیم میں آویں گے۔

اعتراض۔ جب جگت بنا اور جو بنا دونوں متھیا ہو گئے تو پھر تو گیانی بیوہ کیسے اور کس کا کرے گا؟ ان کے دور ہونے سے ان کی پریت جاتی رہے گی۔

جواب۔ دور ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پریت جاتی ہے۔ بلکہ اس کا اصلی مطلب صرف متھیا جان لینا ہے۔ اور اگر تم ایسا ہڈ کر دو۔ کہ پریت نہ ہونے ہو تو کو ان کا دور ہونا مانا جائے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ بیوشی یا سوشیتی میں جو کو جگت پسنے کی پریت نہیں رہتی۔ پھر اسی کو موکش مانو۔ مگر یہ موکش نہیں ہے۔ اگر یہ موکش ہوتی۔ تو پھر کوئی کیوں برہم گیان کا سادھن کرتا۔ اس لئے یہ اعتراض غلط ہے۔ موکش صرف برہم گیان سے ہوتا ہے۔ اور پر ماتما کے ست روپ بنا کا کال یقین کر لینے سے وہی باقی رہ جاتا ہے۔ جگت کے پھول جانے سے اس باقی رہنے والے روپ پر برہم گیان نہیں ہوتا۔ اگر پھول نا ہی سب کچھ ہے تو پھر چون گتی کو کیا کوئے اور کیا کوئے کہاں وہ وہی گتی میں بیشک جگت کلا نکل اچھا ہو جاتا ہے۔

اعتراض۔ کیا وچار سے آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ آخر وقت تک وچار ہو رہا ہے؟

ہیں یہاں پر بت وغیرہ جڑ یہ سب کچھ اسی برہمہ میں استھت پر ثبت ہونے لگتے ہیں  
جیسے کپڑے میں لکھے ہوئے جو انسان وغیرہ میں مولیٰ بستر ایسا اس آدھار چھوٹ بستر کے  
طرح کلیت کے ہوتے ہیں ویسے ہی اس برہمہ پر ماما برہما وغیرہ پرانی۔ مختلف جیو جنف  
نشیہ۔ حیوان جرم۔ پرندہ شریر دھاری اس میں کلیت اور بسنے ہوئے ہیں۔ یہ  
سب بھن بھن ہیں مگر برہمہ میں بھننا کا نام بھی نہیں۔ چتر الگ الگ ہیں مگر بستر میں  
کوئی ہی علیحدگی ہے۔ یہی بھن بھن بھاتے ہوئے جو جیو جنم مرن کو پراپت ہوتے  
ہیں۔ یہ برہمہ پر ماما میں جنم مرن کیسا!

بھرم نہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ نہرو کار پر ماما ہی جنم مرن کو پراپت ہوتا ہے وہ  
بھرم میں پڑ گئے ہیں۔ ان کو پر ماما کی سمجھ ہی نہیں ہے۔ بستر کی تصویریں بستر کے  
آدھار پر رہتی ہوئی زاگ برنگی اور بد رنگی کو رنگی میں آتی رہتی ہیں۔ اسی طرح بھرم  
مرن صرف سنسار چھا چھا میں ہی ہے۔ اگیا فی اس کو ناحق برہمہ میں کلیت  
کرتے ہیں۔ یہ کلیت سنسار جو برہمہ میں مان لیا گیا ہے برہمہ گیان سے دور ہوتا  
ہے۔ پر ماما میں سنسار کی کلیت بھرم ہے۔ اور اسی بھرم کے دو سرے نام او دیا  
اور اگیان ہیں۔ اگیان کی فوسلی گیان ہی سے ہوتی ہے  
گیان کو چار۔ پر ماما کو شتھ کی طرح سنگ ہے۔ کو ٹھتہ کہتے ہیں نہالی کو  
جس پر لہار لوہے کو گھڑتے او پٹتے ہیں۔ یہ آدھا لہار ہے۔ اسی طرح پر ماما  
بھی صرف آدھار اور آدھ شٹان ہے۔ اس میں راگ اور دویش نہیں ہے۔  
اس طرح کی درشتی کو بودھ۔ اور برہمہ و دیا کہتے ہیں۔ یہ برہمہ و دیا چارے پراپت  
ہوتی ہے۔ اس لئے ویدانت کا حکم یہ ہے۔ کہ موشو جیو۔ جلتا اور برہمہ کا  
ویار کیا کرے۔

# چھٹا پر کرن خیردپ

## ہملا پر تجھد

مقابلہ۔ کپڑے میں چار حالتیں ہیں۔ اور وہی حالتیں پر ماتما برہمہ میں بھی ہیں۔ کپڑے کی چار حالتیں یہ ہیں۔ اول و موت۔ دوسری گھٹت۔ تیسری لاچھت۔ چوتھی رنجت۔ پر ماتما کی چار حالتیں یہ ہیں۔ اول چیت۔ دوسری انتراہی۔ تیسری سواما۔ چوتھی وراث۔

چار اوستھائیں۔ (۱)۔ کپڑا سوجھا مے اصل میں شدھ اور پاک ہے۔ اسی شدھائی اور پاک کا نام دھو ہے۔ (۲)۔ گھٹت نام ہے لین اور لیپ کا کپڑے پر لیپ لگا رہتا ہے۔ (۳)۔ کپڑے میں شوکشم اور کوکشم آکار ہوتے ہیں۔ وہ لاچھت ہے۔ اور جس میں کالے پیلے رنچ سفید رنگوں کی تصویریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ وہ رنجت ہے۔ اسی طرح پر ماتما کا سروپ اصل میں شدھ ہے۔ سنا یا کے سمبندھ سے رنجت ہونے سے وہ چیت ہے۔ اور سنا یا کے سمبندھ سے وہی انتراہی کہلاتا ہے۔ پھر تیسری کرت ماچھو توں اور مٹشی شوکشم شریروں کے ساتھ وہی برہمہ چناتما کا نام سوترا آتا جو جاتا ہے۔ اور کپڑوں کے موت موت آکار کی طرح اس میں بھی بحید پر تیت ہوتا ہے۔ اور اسٹھول پنچ کے میل سے وہی برہمہ پر ماتما وراث پ والا سمجھا جاتا ہے۔ اور جیسے کسی تصویر کے پٹ میں دوتا۔ آدنی۔ گائے۔ گھوڑے وغیرہ کی صورتیں لکھی رہتی ہیں۔ ویسے ہی پر ماتما سے لیکر تمام پران دھاری۔ اور

را اجزا والے (جھینڈے) آزاد رہ کر قائم ہے۔ اور ایک رس ہے۔ یہ وقت شہد کا ارتھ ہے۔ گوڑ و برہمہ و دیانے گلیا کو تھاتے ہیں۔ کہ تیرا سروپ جاگرتے سنوں۔ اور شوشی تینوں اوستھاؤں کا پرکاش کر دینا لائے۔ مگر ان تینوں سے بالکل جدا ہے۔ اور یہ برہمہ جگت کی اُپتی۔ استھتی اور پرے سے ہمیشہ بڑھتا رہا اور ایک رہ رہے۔ تو اپنے سروپ کو برہمہ چھ۔ جو لوہے وہی وہ ہے۔ اس برہمہ میں جو برہمہ میں نام کے لئے بھی جھینڈ نہیں ہے۔

جو تھاجا و الیہ۔ جو تھاجا و الیہ۔ ایم۔ اتنا۔ برہمہ ہے۔ یہ اتھرو وید کے اُپتھ و کیہ آپ نشد میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ یہ اتنا برہمہ ہے۔ یہ شہد شہد پرکاش ہونے سے پریشک ہے۔ اہنکار سے لے کر دیہ وغیرہ تک یہ شہد سا کشی۔ ان سے مختلف۔ اور آکاش وغیرہ سب کا ادھار اور اُدیشان ہے۔ جب جگت نہیں رہتا۔ تو یہی باقی رہتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر کے کے اندر سا کشی پرکاشان ہے۔ وہی سا کشی اپر و کش۔ (پریشک) بھاؤ سے تمام کائیت جگت کا اُدیشان ہے۔ اور جگت کے لئے اور اچھا وہ ہوجانے پر وہی رہتا ہے۔

نوٹ۔ ختم ہوا پنچیشی کا پانچواں ما و الیہ یو یک پر کرن۔ جس میں آٹھ شاوک ہیں۔ اور ہم نے ایک پر جھینڈ اور چار پیرا گراؤں میں اس کو بیان کیا ہے۔

ایک شے آپ نشہ میں آ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جیتن سے نشہ  
 سپیش۔ روپ۔ دس۔ گندہ وغیرہ وشیوں (بھوک) کو کان۔ چرم۔ آنکھ۔  
 زبان۔ مہا ورناک کے ذریعہ سے جانا جاتا ہے۔ اور جس جیتن سے انیک پر کار  
 کے نشہ۔ دل کا کھن اور تمام ہو مار گرتی ہیں۔ نیاگ۔ گن وغیرہ کا بیوپار کیا جاتا  
 ہے۔ اور جس جیتن سے انتہہ کرن کی وریکل سنگلپ وکلیپ شے وغیرہ کا بیوپار ہوتا  
 ہے۔ اس جیتن کو برہمہ پتیا پر گرن کہتے ہیں۔ وہی جیتن برہمہ کاروب ومارن  
 کہتے استھت ہوتا۔ وہی نشہ روپ بنا۔ وہی گھوڑوں وغیرہ میں پرگٹ ہوتا۔  
 وہی پانچ بھوت کارن اور پانچ بھوتوں کا کارج ہے۔ وہ ایک روپ جیتن ہے  
 اور وہی سب میں ہے۔ اس نظر سے وہی جیتن برہمہ مجھ میں بھی ہے۔  
 دوسرا مہا واکلیہ۔ دوسرا مہا واکلیہ "اہم برہمہ اسمی" بحر وید کے وید پر گرن  
 آپ نشہ کہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ جو برہما محیط گل۔ گل۔ دیش۔ کال  
 اور دست تو کی عدیت سے آزاد ہے وہی برہما برہمہ۔ برہمہ وویا کے ادھکاری  
 شرم و غیرہ کئے ہوئے سادھن سپن جلیا شو کے شریر میں استھت (قائم) ہے  
 اور من بدھی وغیرہ کے سانشی (دیکھنے والے) کے وکار کو نہ پراپت ہو کر پرکاشا  
 ہے۔ وہ میں اہم ہوں۔ میں برہمہ ہوں (اہم برہمہ اسمی) اس واکلیہ سے جیو  
 برہمہ کی ایکتا شدہ ہوتی ہے۔ اور اسی واکلیہ (اہم برہمہ اسمی) سے ایک ہی ارتھ  
 یعنی وحدت کی مراد پرگٹ ہوتی ہے۔

تیسرا مہا واکلیہ۔ تیسرا مہا واکلیہ "توم۔ اسی ہے۔ یہ تمام وید کے  
 چھانڈوگ آپ نشہ میں آیا ہے۔ "توم۔ وہ تو اسی ہے۔ وہ تو ہے۔  
 یہ اس کا حقیقی ترجمہ ہے۔ مطلب یہ ہے۔ جگت کی اُتیتی سے پہلے اویشہ برہمہ  
 تھا۔ اور وہ برہمہ آپ بھی سجاتی (مجنسیت) وجاتی (غیر مجنسیت) اور شوکت

سوال۔ چت سے ورتیاں اگر دو بھی ہو جائیں تو پرار بدھ کرموں کے وکشیپ  
(بچھٹنا) کا اچھا دیکھ ہو گا؟

جواب۔ ابھی اس کے ورژدھ کرتے نہ پنے سے اس کا اپنا ہو گا۔ اور جاہ  
ہی وکشیپ سے بجات مل جائے گی۔ ایسے برہمہ گیانی کو برہمہ ویتار برہمہ کا جائے والا  
نہیں کہتے۔ وہ آپ برہمہ نہروپ ہے۔ ویرانت کے جاننے والے کسیتھوروں کے  
خیال کے موافق شیوجی مہانج وکشیپ جی کو اس طرح سمجھاتے ہیں۔ "اے برہمن  
جو پرش مجھ برہمہ کو جانتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بھی برہمہ جانتا ہے۔ ان دونوں  
بیواؤں کو چھوڑ کر ادوبے حقیقہ درر روپ ہو کر ستھت ہوتا ہے۔ وہ برہمہ گیانی  
نہیں کہلاتا۔ بلکہ خود برہمہ روپ ہے۔" تم بھی جیودویت اور ایشور دویت کو چھوڑ  
جیون کتی کے بد کو پرانت کر۔ یہی سنسار کے دوگ کی دوا ہے +  
نوٹ۔ ختم ہوا پنچدشی کا چھٹا ادویت پرکرن جس میں ۶۹ شلوک ہیں۔ اور  
ختم نے مین پرچھید اور ۲ پیرا گرافل میں بیان کیا ہے +

## پانچواں پرکرن مہاواکیہ لوبک

پہلا پرچھید

چار مہاواکیہ

پہلا مہاواکیہ۔ موکش کیے پرکش کے اصلی سادھن جیو برہمہ کی ایتنا کی نظر سے  
مہاواکیوں کا اب بیان کیا جا رہا ہے۔ پہلا مہاواکیہ پڑ گیا تم برہمہ ہے۔ یہ رنگ ویا کے

اعتراض - کام کرو دھچھوڑ دیا۔ منور اچیر من کی نظریا سے نو کوئی دوش نہیں ہوتا۔ پھر منور اچیر کو کیوں چھوڑا جائے؟

جواب - منور اچیر ہی تو ارنجہ کا مول کارن ہے۔ من کے ترنگ میں پہنے سے پر مارنے کا ناش ہو جاتا ہے۔ گیتا کے دوسرے اذھیاد میں بھگوان تہری کرشن جی اس طرح ارجن کو سمجھاتے ہیں۔ "منور اچیر کرنے والا کرشن راگ کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ براگ سے کامنا۔ اور کامنا سے وطن اپن ہوتے ہیں۔ وطن سے کرودھ آتا ہے۔ اس وجہ سے منور اچیر سب ارنجھوں کو پیدا کر لیتا ہے۔ اس منور کو برزکلب سادھی سے دور کیا جاتا ہے۔ اور برزکلب سادھی سوکھت سادھی کے آہستہ آہستہ کرنے سے سیدھ ہوتی ہے۔"

اعتراض - یہ سادھی ایشانگ لوگ کے اچھا بن سے ہوتی ہے۔ جو لوگ کا سادھن نہیں کرنا چاہتے وہ منور اچیر پر کیسے غالب آئیں؟

جواب - گمانی کام کرو دھ سے بھرا ایک انت میں بیٹھے۔ اوم پر تو کا دیر گھانا کرے۔ دیر گھ پر تو کھٹ مارتا۔ دواوش مارتا کے ساتھ کیا جائے۔ اس سے منور اچیر پیدا جاسکے گا۔ اور برزیوں کا کرودھ کرنے والا کرشن گھٹنے کی طرح سترھ حیت والا ہو جائے گا۔ برزکلب جی نے شری رام چندر جی کو کئی طرح سے یہ سادھن سمجھا رہے ہیں۔ "اے رام! یہ جو نظر آنے والا ملکیت ہے سوکھی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاتھ کے لڑکے کی طرح اس کو بچان کر جن سے جب اس ملکیت کی سٹاکا میل دور ہو گا۔ شرب ز بان کے جرم پر کی پراپی ہوگی۔ اے رام! میں نے بیت م نون تک سناستروں کا وچار کیا ہے اور بہما وغیرہ گوروں کی خدمت میں من کرنا کر دوں کو اپدیش بھی کیا ہے۔ اس سے یہ یقین ہو گیا کہ ایشانگ کے تیاگ کرنے سے بغیر مرن ہے ہوتے اتم بھی کی پراپی نہیں ہوتی۔"



کرتے واسے کام کرو دھ وغیرہ سب ہی کا تیاگ کرنا ضروری ہے۔ برہمہ تنہا کو جان کر  
اگر ہم باہر اور باہر کر سوں کو کرتے رہے۔ اور شاستر کے حکم کے موافق ان پر غالب  
نہیں آئے۔ تو کسی وقت کتوں کی طرح ناپاک غذا پر گرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس سنسار  
کا مادہ ایسا ہی ہے اس لئے کام کرو دھ مدھو اہنکار کو چھوڑ دو دھ ورنہ ادوہینا  
برہمہ گتائی ہوئے ہی سے تم کو کون سی بزرگی مل سکی۔

**اعتراف۔** پھر نقصان کیا ہوا کیا ہے میرے آتما نہیں ہیں؟  
**جواب۔** تم مڑو کہ اور نادان ہو۔ اگر تم کی طرح سمجھنا یا تعینا چرن (پیشہ)  
آخر ان ہو گیا۔ تو تمہاری لوگ بندیا کریں گے۔ گیان سے پہلے ہم کو کام کرو دھ وغیرہ  
کا کوئی نقص۔ پھر لوگ کی بندیا کا کھٹک ہو گا۔ گیان کی دعا پھر کیا ہوئی۔ کوئی مفلس صفا  
کی احتیاسے دھنی کی زکری کرتے ہوئے اگر اس کے دھن کی چوری کرے۔ اور  
اس جرم میں ناک کان کٹائے۔ تو وہ پتھری کا بھڑکٹ سمجھا جائے گا۔ یہی بھاری  
بھی دشا ہوگی۔

**سوال۔** برہمہ گیان کی راجی کے بعد پھر کچھ کو کیا کرنا چاہئے؟  
**جواب۔** من کے تمام دکار اور عیبوں کو چھوڑ کر اپنے رُپ میں سمجھتے ہو  
کا جتن کرنا چاہئے۔

**سوال۔** کام کرو دھ وغیرہ کیسے چھوڑیں؟  
**جواب۔** راگ اور دولیش (نفرت و رغبت) کے آشر سے جوڑے نہ رہتے ہیں  
وہ ان کے تیاگ کر دینے سے چھوٹ جاتے ہیں۔ راگ نام ہے کام کا۔ دولیش نام ہے  
کرو دھ کا۔ دونوں کا تاش کرو دھا چاہئے۔ تاکہ پھر کو نہ ہو۔ اور پھر کھانہ کی خواہش کو  
دھو اور نہ تیاگنا ہے۔ ورنہ وہ من میں تاپ اور صحن میں دھار کے کی۔ کتنی نہ میگی۔ اور پریم  
کی پستی نہ ہوگی۔

اندروں کے دمن کے بغیر کچھ کی پراپتی نہیں ہوتی۔ چوتھی شسرتی یوں کہتی ہے۔  
 ”ایک آتما کو جانو۔ آتیہ بانی کو چھوڑ دو۔ ایک آتما کے گیان ہی سے موکش پراپت  
 ہوتا ہے۔ زور سے بننے والی مدی کے پل پر سے گذر جاؤ۔ پل کو دبک رکھو۔ پانچویں  
 شسرتی کا اپدیش ہے۔ ”بانی کو دمن میں لے کر دمن کو بدھ میں۔ بدھی کو سائنیاہ اہنگا  
 میں۔ اور سائنیاہ اہنگا کو شانت آتما میں لے کر دمن کو اسی طرح ایک دو نہیں۔ بلکہ  
 بہت سی شسرتیاں شاشتروں کے تیاگ کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ شاشسرتی دویت دو  
 قسم کا ہے۔ ایک تیسرا زبردست اور زوردار۔ دوسرا مستدر (کنزور) اور بے زور (کام  
 کرودھ) وغیرہ زبردست شاشسرتی دویت ہیں۔ اور مستورا جیہ یعنی دمن کی کھینا۔ مستدر  
 اشاسرتی دویت ہے۔ شاشسرتی دویت کو پہلے چھوڑو۔ پھر تو گیان کو پا کر شاشسرتی  
 دویت کو بھی چھوڑ دو۔ یہی جیون نکٹ و شاپ ہے۔

اعتراف من۔ مطلب تو جیم مرین کوئی سفار کے دکھوں سے نجات پانا ہے  
 برہمنہ گیان بل جگے۔ جیون نکٹ و شاپ ہے۔ خواہ نہ ہے۔ اس سے واسطہ ہی  
 کیا ہے۔

جواب۔ اس لوک کے بھوک وغیرہ کے چھوڑنے کے خوف سے تم اگر جیون  
 نکٹ کی پراپت کرنے کی خواہش سے کام کر دو۔ وہ دھرم کا تیاگ نہ کر گے تب سو رنگ اور  
 برہمنہ لوک کے سکھوں کو سن کر ان کی خواہ نہیں ہے گی۔ اور جیم مرین بارہ بیگا۔ اس  
 لئے جیون نکٹ و شاپ یعنی اسی زندگی میں گنجی کا پدیراپت کر لو۔ تب مرنے پر وہ بیٹھا  
 (یعنی بغیر شسرتی والی نکٹ) بیٹگی۔ بغیر اس کے وہ ماتھ نہ آئے گی۔

اعتراف من۔ مجھ کو سو رنگ اور برہمنہ لوک کے سکھوں کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ  
 وہ نامان (قانی) اور اتی شے دوش جگے (بہت ناقص) ہیں۔  
 جواب۔ جب سو رنگ وغیرہ سب دوش و گے ہی ہیں تب سکھوں کے ناش

[illegible]

جواب۔ مگر تم نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ بات تم کے لئے کوئی گئی ہے۔ جن میں  
وہ بھی کام کر رہا ہے وغیرہ موجود ہے۔ ان کو ہمیشہ ہی دیا کرتے رہتا ہوں۔ مگر  
جن کو متعلقان ہو گیا۔ ان کے لئے شریوں کا حکم ہے کہ وہ دیا کو چھوڑ دیں۔ ایک ہی  
کتنی ہے۔ بشا متروں کو پڑھ کر دیا پر سبکدستی دے دی والی جلیا سو بار بار قاسمروں  
کا اعلیٰ اس کتابا ہوا یہ کہ گمان کے پرابت ہوئے پر ان شریوں کو چھوڑ دیے۔ جسے  
اسودہ آدمی کھانے سے سیر ہو کر پھر کھانے کی طرف نظر نہیں کرتا۔ وہ شری شری  
کا یاد لیں ہے۔ "دھار نا بدھی والا جلیا سو کر تھوں کا ادبیاں کرے تو کیا ان کے  
اسی طرح کر تھوں کو چھوڑے۔ لیکن کسان کے ہوئے دھارن کو کیا۔ یہاں کا کیا کر  
دیتا ہے۔ "یسری شری کا حکم ہے۔ "پر ہمہ خیر یہ وغیرہ سادہ دھنوں سے گذرنا ہوا جلیا  
پر ہمہ خیر ہوا کو جان کر نہ جہد ہوئی کا بنا والی پر ہمہ خیر دلی کا بارادھن کہے۔ اور جیت شہدوں  
کے اچھن میں نہ آئے۔ اور ہوئے بھی نہیں۔ دوزخ جاک جائے گا۔ دھارن اور سنو  
او دھیلے سے بھی سن تھاک جانا ہے۔ بولنے سے بالی نکلتی ہے۔ بولنے والے  
کو شانتی نہیں ملتی۔ اور ان کے اشراف ہونے سے اندر لکوں کا دھن نہیں ہونا

ہر جگت جنوں کا توں جنا چھیکا۔ اور جنم جن کا دکھ دور نہ ہوگا ساس لئے برہمگیان  
کے حال کرنے کی ضرورت ہے۔ شریاں بھی ایسی ہی کہتی ہیں۔ ایک شری جنوں  
کہتی ہے۔ سو پرکاش پر ماتم دیو کے جان لینے سے اودیا سے لیکر اس کے تمام کالج  
کے دکھوں کی نورتی ہو جاتی ہے۔ دوسری شری کہتی ہے۔ شیو پر ماتم کے جان لینے  
سے آئیت شانتی پراپت ہوتی ہے۔ تیسری شری کہتی ہے۔ اگر کوئی شخص مرگ چھالے  
کی طرح آکاش کو لپیٹ کر سمیٹ بھی لے۔ مگر برہمہ کے جانتے کے بغیر دکھ کی نورتی  
کبھی نہ ہوگی۔ یہہ ویدانت کا دھندہ درانہ ہے۔ اور وہ انوکے وٹریاں کے دیوار سے  
برہمگیان کی پراپتی کرانا ہے۔

اعتراف۔ جب تک باہر کے دوتیت کا دھندہ نہ ہوگا۔ تب تک ادوتیت ہوگا  
کیا نہ کیسے بیگا۔ اس لئے پہلے باہر کے دوتیت کی نورتی کرنی چاہئے۔  
جو آیت۔ مطلب تو سروپ۔ ذات۔ اور اصلیت کے سمجھ لینے سے ہے۔ بہر  
کا دوتیت دور ہو خواہ دور ہو۔ جب یہ ذہن نشین ہو گیا۔ کہ وہ مرتضیا ہے۔ تو اس  
کے صرف اتنے ہی جان کیسے ادوتیت پھر کے گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ باہری دوتیت  
کا دور کرنا بے سود ہے۔ اس کو لاکھ دور کرو۔ اس ترکیت سے برہمہ گیان کبھی نہ

لے گا ۱۹۹  
اعتراف۔ جیسے رات کی موجودگی میں سورج کی روشنی مشکل ہے ویسے ہی  
ادوتیت گیان کے ہونے ہونے ادوتیت برہمہ کا گیان غیر ممکن ہے۔  
جو آیت۔ ایشور کار چا مواد ویت۔ جگت کیسی حالت میں بھی برہمہ گیان کا پرودھی  
نہیں ہے۔ جب برہمہ جان لیا گیا۔ کہ یہ ایشور کار چا مواد ویت بھی مرتضیا ہی ہے تب  
برہمہ گیان ہو گیا۔ اور ایشور کے رچے ہوئے کو دور شاسترو غیر دوتیت برہمہ گیان  
کے بہرہ نیک اور مددگار بن گئے۔ برہمہ گیان کے بغیر جیون کا گیان اور اوتھار کبھی

یو ہے۔ ویسے ہی ایشور کے رہے ہوئے شرم ہی کے آدھار پر تو چو مانا۔ موسیٰ  
 وادی وادی کی سرشتی بنا ہے۔  
 اعتراض۔ جب جیو کے کلپنا سے جیو کے رہے ہوئے جگت کا سلسلہ  
 نکلا۔ تو ایک مسئلہ دوسرے کا آدھار بن گیا۔ اس سے ایشور کا جگت  
 سلسلہ اور قبول ہی ہوا۔

جواب۔ بہت عجیب! تب قبول ہونے دو۔  
 اعتراض۔ جب ایشور کا جگت کے سوا اور قبول ثابت ہوا۔ تو پھر ایک  
 اور وگیان وادی کے مت میں کیا فرق رہ گیا؟  
 جواب۔ وگیان وادی تو یہ کہتا ہے۔ کہ یا پھر کوئی پدارتھ نہیں ہے۔ جو کہ  
 سب کو اندر ہی اندر ہے۔ مگر ہم باہری پدارتھ کا ایسا نہیں مانتے۔ یہ ہمارے  
 اور وگیان وادی کے مت میں بہت بڑا فرق ہے۔  
 اعتراض۔ جب ایشور کا راجا ہوا جگت سکھ سکھ کا کارن نہیں ہوا۔ تو وہ  
 قبول ہی ٹھہرا۔ پھر اس کے رہنے نہ رہتے۔ اور مانتے نہ مانتے سے فائدہ کیا  
 ہوا؟

جواب۔ پرمان (حوالہ مند) دستور کی سیدھی کے کارن ہوتے ہیں۔ پرمان  
 شیطانت اور شیطانت کے کارن نہیں ہوتے۔ سائے شامتر ایسا ہی مانتے ہیں۔

**تیسرا پرچہ**

**برہم وگیان**

اعتراض۔ جس وقت تک یوگا جیسا میں میں قائم رہیگا اُس وقت تک  
 جگت کا ایسا و پرہیت ہو گا۔ اور جب ایسا میں سے امتحان (امٹھائی) ہو گا۔ تو پھر

یہ دونوں ہی کیوں نہ بندھن کے کارن مانے جائیں ؟  
**جواب** : حالت خواب میں ایشور شرٹی کا اچھا و نظر آتا ہے ۔ کیونکہ سارا  
 باہر کا پتلا راکوپ ہو جاتا ہے ۔ مگر اس میں جو کو شکہ دکھ ہوتا ہے ۔ وہ شکہ دکھ جو  
 کا اپنا ہی رچا ہوا ہے ۔ اس سے ثابت ہے ۔ کہ جو کو جیو دویت ہی کی وجہ سے  
 دکھ شکہ ہوتا ہے ۔ سادھی سوچتی اور محو چھا (عشی و بیوشی) میں ایشور دویت  
 تو بتا رہا ہے ۔ مگر ان کی وجہ سے جو کو دکھ شکہ نہیں آتا کیونکہ وہاں جیو دویت کا  
 بالکل ہی اچھا ہے ۔ اس لئے ان کے ورتات کی نظر سے جو ہی کا دویت (دوہا)  
 شکہ دکھ کا کارن ہے ۔ مثال سنو ۔ کسی شخص کا لڑکا پردیس گیا ہوا ہے ۔ اور وہاں  
 سنبھلی ہے ۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس کے باپ کو جھوٹ موٹ کہہ دے ۔ کہ تیرا  
 پردیس میں گیا ہوا لڑکا مر گیا ۔ تو اس کو ہر دکھ ہوگا ۔ اب سوچو ۔ ایشور کے رہے  
 ہوئے پتھر کی موت نہیں ہوتی ۔ جھوٹے سنگت سے جھوٹے لڑکے کے مرنے  
 کی جھوٹی ہی خبر دی گئی ۔ اس کا نتیجہ دکھ ہوا ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ  
 ایشور کا جگت نہیں بلکہ جیو کا جگت بندھن کا باعث ہے +  
**اعتراض** ۔ جب آپ نے جیو کے منوے جگت کو اس طرح سیدھ کیا ۔ تو  
 ایشور کے رہے ہوئے جگت کا لٹھیرہ (تردید و بطلان) ہو گیا ۔ یہ وکیان واد  
 ہے ۔ اور اس سے ایک حالت کے پیدا ہونے ہی دوسرے کا اچھا و مان لیا  
 گیا +

**جواب** : جیو کے من کے رہے ہوئے جگت کے مان لینے سے بھی ایشور  
 کے رہے ہوئے جگت کا اچھا و کیسے ہوا ۔ وہ تو ادھشتان اور ادھار روپ  
 سے برابر قائم ہے ۔ اس وجہ سے اس کو وکیان واد بھی نہ سمجھو ۔ سینہ میں چاندی  
 کا بجر ہوگا ۔ سینہ پر ادھشتان ہے ۔ اور اسی کے ادھار پر من میں سینہ کا بجر



آنکھوں کو ایک جیسا پر تیت ہوا کرتا ہے۔ مگر ماناوشے صرف پتھر کو بھانسا ہے۔ اور کسی کو نہیں۔ ناگھڑا مٹی ہی کا بنا ہوا ہے۔ مگر آنکھ اُس کو مٹی کی نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ گھڑا کی درشتی سے دیکھتی ہے اسی طرح گوشت اور پوست کی بنی ہوئی ستیری لینے پتھر کو مانا نظر آتی ہے۔ اور یہ ساکشی بھاس ہے۔ اور جو پتھر بہ کتنا ہے۔ کہ میں مانا کو آنکھ ہی سے دیکھتا ہوں۔ یہ پتھر کی پریت بھرم روپ ہے۔ کیونکہ ماناوشے روپ آنکھوں کو نہیں نظر آتی جیسے آنکھ چاندی روپ کو ادھشتان میں دیکھتی ہے ویسے ہی مانا ساکشی کر کے دکھائی دیتی ہے۔ ستیری کو تو ایشور ہی نے رچا ہے۔ مگر ستیری میں ماناوشے اور مانا روپ کا رچنے والا اُس کا پتھر ہی ہے۔ اسی طرح چاچی۔ مائی۔ مونسوی وغیرہ کے بھاد کو سمجھو۔ یہ بحث ابدیش مہسری نامی کتاب میں آتی ہے جیسے سانچے میں تاننا ڈھالا جائے تو سانچے کا روپ ہو جائے گا۔ تانبے کو کنیش کے سانچے میں ڈھال دو۔ وہ کنیش روپ ہو گیا۔ کیونکہ تانبے نے اسی کے آکار کو قبول کر لیا ہے۔ اس تانبے کو وشنو کی مورتی والے سانچے میں ڈھال کر پتھر بھی مورتی کا آکار والا بھی بنا سکتے ہو۔ یوں ہی روپ وغیرہ کے آکار کا بنا ہوا چھت اسی آکار کو پراپت کر لیتا ہے کہ

**اختصاص** سنا بنا ساکار پیدا ہے وہ جاسے آگ سے گلائے جائے اور سانچے میں ڈھالے جائے پر سانچے کے آکار کا بن جائے مگر پتھر ہی تو نرا کار ہے وہ کیسے روپ اور شکل کے آکار کی بنے گی۔

**جواب**۔ جیسے مینا کا کاشے والا نرا کار مورتی کا پرکاش ٹھکے وغیرہ میں نرا کار گھڑا کر دکھائی دیتا ہے ویسے ہی تمام پتھر پتھروں کی پرکاشے والی نرا کار دکھائی دیتی ہے۔ اُن کے آکار کی ہو جاتی ہے۔ اور ایک کار پر پتھر نرا کار یہ جی نے بھی یہ کیا ہے۔ اور ہنسن کو پتھر جتن بہت انتہہ کرن میں جی اسی اس روپ جی اسی اس بہت



گیان کا دھنسے مانا ہے۔ اور بھانجے کے گیاں کاوشے مونسے کا گیاں ہے۔ یہ مانا گیاں  
مال اور پیسے کا رچا ہوا ہے۔ وہ بھانجے اور مونسے کے گیاں سے بھن ہے۔ مختلف  
اویسوں کاوشے مختلف ہے۔ جیسا کسی شہری کو بواگنا ہے۔ یہ گیاں بوا اور بھنچے  
کا رچا ہوا کیا جائیگا۔ علی ہذا القیاس۔

**اعتراف۔** پھر۔ سوین۔ منوراجیہ (خیال کے طبقہ میں) اور سمری۔ (ان  
چاروں کھانوں میں من کے ریسے ہونے چارہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ یاہری پادریوں  
کا اگھاویہ۔ اور جاگرت کی حالت میں جو پدارتھ پر تین ہوتے ہیں وہ پرمان (اندریوں  
کے علم کے ساتھ پریت ہوتے ہیں۔ پھر ان کو آپ من کا رچا ہوا کیسے کہتے ہوں۔ پس  
جاگرت میں جو پریش پرمان (طاہری طور پر اندریوں کے علم کے موافق) مانا۔ مونسے  
بوا وغیرہ کا گیاں ہوتا ہے وہ جیو کا رچا ہوا ہوتا ہوا۔

**جواب۔** پرمان (اندریوں کے علم کے امتحان میں) جووشے کی شتا  
ہوتی ہے۔ اس کی نسبت بھارما یہ خیال صحیح ہے۔

**اعتراف۔** جب پرمان امتحان میں (اندریوں کے علم کے امتحان میں) پوٹے  
کی شتا کو تسلیم کرتے ہوں تو پرمان (اندریوں کے علم) وٹے (سامان) کو من کا رچا ہوا  
کہتے ہوں۔

**جواب۔** جب پرمان (اندریوں کا علم) کاوشے کے ساتھ سمبندھ ہوتا ہے  
تب پرمان وٹے کا کار یعنی اسی روپ کا بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے جیت بیٹے کی  
نگاہ کسی مانا کے ساتھ تعلق پیدا کرتی ہے۔ تب مانا کے آکار کی ہوجاتی ہے۔ اس  
لئے مانا روپ وٹے کو مانا چاہئے۔ یہ مانا روپ وٹے پھر ہی کا رچا ہوا ہے۔ اور سادگی  
روپ سے بھارتا ہے۔ آنکھوں کو نہیں بھارتا۔ اگر آنکھوں کو بھارتا تو سب کے سب  
ایک ہی شہری کو مانا پریت کرتے۔ کیونکہ خون گوشت اور ہڈی کا بنا ہوا لوتھر اس کے

کہ خاص درشتی سے آئیں میں بھید پڑھی مان لی جائے۔ جیسے کسی کو لعل پانے سے خوشی اور کسی کو دکھ اور کسی کو ادا سینٹا رہے تعلق ہوئی ہے۔ یہ تین طرح کے ہو گئے ہیں۔ اور جیوں نے اپنی کلپناؤں سے ان کو تین طرح کا بنایا ہے۔ اس طرح بنائے ہی کو جیو کا بنا نا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس لعل کو ایٹور ہی بنایا ہو کو تو اگر وہ سکھ کا باعث ہوتا۔ تو سب کو سکھ دیتا۔ سکھ کا باعث ہوتا تو سب ہی اس کو پا کر دکھی ہوتے۔ اور اگر اس میں ادا سینٹا کا خواص ہوتا۔ تو سب پر ادا ہی چھا جاتی۔ اس جیو کے کلپنا کو جیو کی رچنا کہا جاتا ہے۔ اور جیسی جیسی جیو کی درشتی ہے ویسی ویسی وہ دیکھتا۔ اور اسی طرح کا بنایا کرتا ہے۔ ایٹور نے ایک ستری رچی۔ ریش اٹل کو جو رو دیتا اس کو مان سے بند اس کو بھاراج، ساس اس کو بھو۔ مندوئی اس کو سر راج سمجھتا ہے۔ وہ کسی کی سالی۔ کسی کی ساس۔ کسی کی دیورانی اور کسی کی جھٹانی وغیرہ بھی ہے۔ ابھی کلپنا کو جیو ستری کہا جاتا ہے۔

**انتہا ص**۔ ستری میں مانتا۔ تائی۔ چاچی وغیرہ کا گیان ہی بھن بھن ہے۔ گیانوں کا مقصد جو ستری ہے اس میں تو کوئی بھید نہیں ہے آپ کیسے امن میں بھید مانتے ہو؟

**جواب**۔ گیان کا بھید گے (یعنی جانی ہوئی شے) کے اڈھار پر ہوتا ہے۔ گھٹ کا گیان پٹ کے گیان سے اس وجہ سے مختلف ہے کہ گھٹ اور پٹ میں بھید ہے۔ گھٹ کے گیان کا تعلق گھٹ سے ہے۔ اور پٹ کے گیان کا تعلق پٹ سے ہے۔ مگر گھٹ پٹ کا گیان جب آدمی کو پتھار دھتہ ہوتا ہے۔ ویسا بھید بکری وغیرہ کو نہیں ہے۔ ایٹور کے رچے ہوئے ستری میں استری کے شریر میں بیٹے کو مانا کا بھتیجے کو چاچی تائی کا۔ بھائی کے کو موسی کا گیان منتہی کی درشتی سے پتھار دھتہ ہی ہے۔ کیونکہ یوں ہی امن سے کوئی خرابی نہیں ہے۔ اس ایٹور کی رچی ہوئی ستری کے شریر میں پتر کے

طرح دوسریت کی رہنمائی شورش نے کی ہے یہاں تک تو ایشور کا رچا ہوا چٹکے ابھی  
 کے رہتے ہوئے دوسریت کو سمجھو۔ اس کا بیان ورہا ریزیک ایشور کے چٹان میں ہر  
 ہنسا نام کریم میں آیا ہے۔ اپنے گروں دو اور دوستار کے ساتھ جو کرم اور گیان  
 کے سلسلہ میں سات قسم کے علاج (راق) پیدا کئے۔ ایک تو جادل گہوں وغیرہ ہیں جو  
 انسان کھاتا ہے۔ دوسرا درجن پور تھاں روپ آن یلیہ ہے۔ جس سے دیوتا تریٹ  
 ہوئے ہیں جو بھگیا پشوولی (موشیوں) کے لئے دودھ وغیرہ ہے۔ ان چاروں  
 احوال کے سوا اس نے ہن۔ بائی۔ پران۔ تین ان اپنے واسطے رکھے۔  
**اعتراف**۔ یہ سب اُن تو ایشور نے رکھے ہیں۔ جیوان کا رکھنے والا کیسے

**جواب**۔ اٹھل میں تو ان ایشور اپنی نے پیدا کیا ہے۔ جیونے جھوک کو رکھا۔  
 اور اس کو کرم اور گیان کی مدد سے پیدا کیا۔ اس لئے یہ جو رکھے ہوئے گھاسٹے گئے  
 جیسے ایک عورت تو اب سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس کا پتی ہی اس کو بھوکتا ہے۔  
 یہ بھوک پتی کے لئے پتی کی ورشی سے پتی کا پیدا ہوا کھاتا ہے۔ ہا توں ان  
 اس لئے ایشور اور جیو دونوں ہی کے رکھے ہوئے ہیں۔ جیو تو نعمت کر کے ان کو  
 کو پیدا کرتا ہے۔ اور ایشور اپنی مایا کے منکب سے ان کو جیوں کے بھوک کے لئے

**اعتراف**۔ سب ایشور کے رکھے ہوئے یہ ار تھ نظر آتے ہیں۔ جیو کا تو کوئی بھی  
 نہیں دیکھا۔

**جواب**۔ ایشور نے ہر مٹی (محل) جو ہر وغیرہ مایا ہے۔ وہ جیوان کی بھوک  
 ورشی سے جیو اپنی ورشی سے اُن کو اپنے لئے کا رہا ہے۔ جیو کھاتا ہے۔ ورشہ اُن کا  
 کوئی منکب نہ ہوتا۔ جیو کا ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ وہ طرح کا نہیں ہوتا۔ ان میں سے



ہوتا ہے۔ اور یہی تیاگ گنتی کا رُوپ ہے۔ اس وجہ سے دویت کا یوگیکو شہل  
 پانچویں ہے۔  
 اٹھارہواں۔ کوئی کوئی شاستر ایسا کہتے ہیں کہ یہ دویت جگت جیوں کے پُندہ  
 پانچویں ہے۔ ایشور نے اس کو نہیں رچا۔  
 نواں۔ شتریں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جگت ایشور کا رچا ہوا ہے۔ شتویتا شتو  
 ایک ایک کشتی سے لے کر ایک ایک کشتی کا رُوپ اور اس رُوپ کا ادھیشٹان یا مالک  
 جو ایشور ہے وہی ایشور ہے۔ اور اس جگت کو وہی رچا ہے۔ "ایئرے اب شتو کی  
 شتر کی ہے یہ جگت ایشور سے پہلے آتا رُوپ تھا مانتا کہ اس کے رچنے کی اچھیا پانچ  
 اور آتا ہی ہے اپنے شکرپ سے اس کو رچا ہے۔ "ایئرے اب شتو کا کام ہے۔ "ہوہ  
 رُوپ آتا ہے اکاش۔ یوں۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ ساؤ شتھی۔ آت اور پان دھاریوں  
 کے شتر پیدا کئے۔ اسی کی اچھیا ہوئی ہے کہ میں ایک سے ایک رُوپ والا بنوں۔ اور  
 جیوں (رچا) کی جگت میں پانچ جیوں۔ اور اس سے وچار کر کے نظر آنے والے  
 جگت کو رچ لیا۔ چھاند وک اپ شتو کی ہاتی ہے۔ "پیدائش سے پہلے یہ جگت رت  
 رُوپ تھا۔ اور وہ شتو رُوپ برہمہ شتو (جیوں) وجاتی (غیر جیوں) اور سوات  
 (عصر اور ایک واسے) جگت سے آزاد تھا۔ اس سے نے اچھیا کی کہ میں ایک سے  
 بہت رُوپ والا بنوں۔ اور رچا رُوپ میں آئیں ہوں۔ اس طرح اگنی۔ جل۔ پرتھوی  
 تین تینوں کو رچا۔ اور اندھ۔ ج۔ ج۔ اور اچھیا تین قسم کے شتر بنائے۔ "شکر  
 اچھیا میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ تین رچا اگنی سے مختلف چکاریاں نکلتی ہیں۔ ویسے ہی  
 ویاک آتا ہے ایک رُوپ کار کے جڑ اور جیش پار تھ پیدا ہوتے۔ "وہ ہار تیاگ پندہ  
 کا حال ہے۔ یہ تمام جگت پیدائش سے پہلے تو ہا کرتا۔ رُوپ تھا ساؤ واکرت برہمہ  
 سے نام رُوپ لکشن کا رچ کرکٹ ہوا۔ وہی نام رُوپ وراٹ وغیرہ نظر آتے ہیں۔

سے برہمہ ہی چور دوتا کو پرانت ہو کر پرت ہو رہا ہے  
 اعتراض - ایک ہی وقت میں برہمہ اپنی برہمہ روتا کا تیاگ نہ کرتا ہوا کیے  
 چور دوتا اور ایشور روتا کو برانت ہوا اور ایک ہی ستوں میں ایک ہی کال میں دو  
 مخالفت بھید کیے پر گٹ ہو گئے ؟

جواب - ایک ہی آدمی ایک ہی وقت میں کسی کا مینا کسی کا باب اور کسی کا  
 بھائی بنا ہوا پرت ہوتا ہے۔ ماں باب کی نگاہ میں وہ بیٹا بیٹے کی نگاہ میں باب  
 اور بھائی کی نگاہ میں بھائی ہے۔ اور دادا کی نظر میں پوتا ہے۔ بہہ مخالفت دھرم  
 ایک ہی وقت میں انسان میں بھی دیکھتے ہو۔ اصل میں یہ سب بھید بھیا اور است  
 میں ساسی طرح مانا کے پرچے میں ایشور اور چو کا بھید بھی است اور بھیا ہی ہے۔ یہ  
 صرف مایا کی کلپنا سے ہے۔ ورنہ برہمہ میں یہ کہیں بھید ہے نہ بھست ہے۔ جو  
 پرش اس طرح برہمہ کو مانتا ہے وہ برہمہ روت ہوتا ہے۔ اور جہنم سے نجات پاتا ہے  
 لوٹ۔ مخدومی کا تیسرا کوش بوبک پرکرن ختم ہوا جس میں ۳۴ شکوک ہیں۔  
 ہم نے اس کو پانچ پرچید اور ۲۲ سیرگراؤں میں بیان کر دیا ہے۔

# چوتھا پرکرن دوت بوبک

پہلا پرچید

دوت بوبک

مخدومی ایشور اور چو کے بے ہوش دوت کے چوبیس گز سے اس کا تیاگ

گھٹ کا پٹ سے انت ہے۔ کیونکہ ایک دلش میں گھٹ اور دو سرے دلش میں پٹ  
ہے۔ ہر جگہ ہر جگہ ہے۔ اس لئے وہ خرد ویت اور قید و بند کی حالت سے آزاد ہے  
وہ اس کے روپ میں اپنی مثال کے ذریعہ قائم ہے۔ اسی طرح کمال یعنی وقت کے لحاظ  
سے بھی وہ پرس ہے۔ دلش کمال اور وسو صرف مایا میں کلپت ہیں۔ یہ برہمہ میں  
نہیں ہیں۔

اعتراف۔ مایا کے جو جگت کے کلپنا میں چاہتے برہمہ کا انت نہ ہو۔ مگر جیت  
درستی سے تو اس کا انت ہے۔ جیو اور ایشور جیت ہیں۔ ان کی تو مایا نے کلپنا نہیں  
کی۔ اس لئے جب جیو اور ایشور کا جید مانا گیا۔ تو برہمہ کا انت تو ہو گیا۔ جہاں جس  
دلش میں جیو چار ہیگا وہاں وہاں ایشور پناہ رہیگا۔ و علی ہذا القیاس۔ اس لئے جیت  
کا انت یعنی اس کی حد کا خاتمہ تو ہو گیا۔

جواب۔ برہمہ سب لیاں اور انت ہے۔ اور جو کچھ ہے وہ برہمہ ہی ہے۔  
برہمہ ہی ایا دھی کی وجہ سے ایشور روپنا اور جیو روپنا کو پراپت ہو گیا ہے۔ یہ ایا دھی  
ایا کی کلپی ہوئی ہے۔ اور یہ ایا دھی مایا ہی کے تماشے سے ایسے پریت ہو رہے  
ہیں۔ اگر مایا کی ایا دھی نہ رہے۔ تو یہ کہی نہیں تھیں نہ پھاسیں۔ جل تو کھڑا ہے۔ مگر  
آگ کے اثر سے وہ گر مر پریت ہو رہا ہے۔ اسی طرح برہمہ تو ایک دس ویا پاک ہے  
مایا کی ایا دھی سے اس میں جیوینا اور ایشور کرنا کا پچاس ہو رہا ہے۔

اعتراف۔ جیو سب کچھ ہوئے جیو جگت میں نظر آتے ہیں مایا کے  
سب سے نہیں ہیں بلکہ یہ جیت ہی کے دھرم ہیں۔

جواب۔ نہیں۔ مایا سبھی جیت کے پرتی پند (دکس) کے اثر سے ہے۔  
اسی وجہ سے وہ جیت کی طرح ہوتی ہوئی ٹکڑا سکتی ہے۔ اسی مایا سبھی کی وجہ سے برہمہ  
میں ایشور اور جیو کے درمیان کے امتیاز کی فرق نظر آ رہے ہیں۔ اور سچ کو سون کی ایا دھی

تو پھر پوچھا جائیگا کہ وہ ساکشی آتما ہے یا آتما ہے اناتما جڑیں وہ ساکشی نہیں ہو سکتے۔ اور آتما کے نسبت تم کو ہر مانوس سمجھا دیا گیا ہے۔ ساکشی جڑیں ہی ہونا کرتا ہے۔ اور وہی باقی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سب فانی ہیں۔ اس سے آتما مست ہے باقی اور ساکشی ہوا۔ اور یہ ہمہ کا لکھن ہے۔ اس کے آتما برہمن ہے۔ اختر اخص۔ پر تیت بویک اور نرنے کرتے ہوئے سب پاراقوں کا تیاگ اور یاد تو ہو گیا۔ اب باقی (شیش) کیا رہا۔ اس لئے کیسے مانا جائے کہ سب کے پیچھے آتما کا سروپ وہ جاتا ہے؟

جواب۔ سب کے بویک کر کے تیاگنے پر تم کو انجو ہوا یا نہیں؟ اگر کہہ کر نہیں ہوا۔ تو یہ بات غلط ٹھہرے گی۔ اور تمہارا تیاگ کا لکھن بالکل بے معنی ہوگا۔ اور اگر انجو ہوا تو انجو کرنے والے باقی رہ گئے۔ اور یہی انجو تمہارا سروپ ہے۔ اور تم خود سب کے ساکشی ٹھہرے۔ اور ہم اسی کا نام آتما رکھتے ہیں۔ اب اگر بعد ہے تو صرف نام کا ہے۔ اس دستوں کی نسبت تو بعد نہیں ہے۔ اسی سے تو ہم کہتے ہیں کہ جیتن ساکشی آتما کا ابھاء کبھی نہیں ہوتا۔ آتما مستحول ہے نہ سوکھم ہے۔ بلکہ ان حالتوں کا ساکشی ہے۔ اس کا نشیدہ (ترید) نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس آتما کی بابت وہ بھی جو یہ کہہ سکتا ہے وہ بھی سب تیاگ کے قابل ہے۔ ہاں اگر کسی کا تیاگ نہیں کیا جاسکتا۔ تو وہ آتم روپ اور اپنی ذات ہے۔ اس سے آتما کا ست ہونا ثابت ہو گیا۔ اور آتما گین ہے۔ یہ ہم پہلے ہی سے کہتے چلے آتے ہیں۔ آتما آپ انجو روپ ہے۔ وہ کسی اور کے انجو کے تحت نہیں ہے۔ آتما انت ہے جس کا کبھی انت (آخر) نہ ہو وہ انت کہلاتا ہے۔ جس کا کسی انت سے بھی انت (آخر) ہو جائے وہ انت نہیں ہوتا۔ انت والے تو کھٹ پٹ وغیرہ انتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ محدود ہیں۔ برہمن ویاک ہے۔ اس میں کوئی نہ اور دستوں کی نظر سے بھی محدودیت اور بندش نہیں ہے۔ نہ وہ جنتا ہے نہ ترش ہے



و سنو کے لئے ہے۔ جو کہ آتا ہے اور گئے میں نہ آوے وہی آتا ہے مگر نہ  
 اور یوں سے ہمیں یہ دکھاتا ہے۔ اندریاں پر وکش (ظاہر) و سنو کو گرن کرتی ہیں  
 انا آتا اور وکش کر باطن آتے۔ اور وکش پر وکش نہیں ہوتا۔ آتا تو یہ بھی نہیں ہے  
 کہ کہ وہ گرن کاوشے نہیں ہے۔ بلکہ آپ گران اور اپر وکش ہے۔ اور پھر وکش

## پانچواں پرکرن

آتا پرکرن ہے

۱۹  
 اعراض۔ ہم نے مانا کہ آتا سنو پرکاش و خود ہی پرکاش (روپ) ہے۔ مگر  
 وہ پرکاش روپ تو نہیں ہے۔ کیونکہ ہم نے گائی لکشن نہیں مانا جاتا۔  
 جو آتا۔ پرکاش لکشن سے چلتا۔ آتا وہی ہے۔ بتایا ہے۔ یہ لکشن آتا میں  
 بھی نظر آتا ہے۔ اس واسطے آتا پرکاش روپ ہے۔ آتا ہے۔ کیونکہ اس کا  
 اجھاو کبھی بھی نہیں ہوتا۔ اور سنو کے آتا جگت کے اجھاو کا سا کبھی ہے  
 پھول۔ سو گرن۔ کاش۔ سنو پرکاش لکشن کا اجھاو سنو شیتی بہوشی اور سادھی  
 میں ہوتا ہے۔ یہ سنو نہیں کرتے۔ مگر آتا پرکاش ہے۔ اس کا اجھاو نہیں  
 ہوتا۔ اور اگر یہ کہ آتا کا اجھاو ہوتا ہے تو پھر اس کے ساتھ یہ بھی ہوتا کہ اس  
 اجھاو کا سا کبھی (ناظر) کون ہے۔ اگر کہ اس کا کبھی کوئی بھی نہیں ہے۔ تو پھر اجھاو  
 سنو نہیں ہو گا۔ و اگر یہ کہ یہ لکشن کے آتا کا اجھاو ہوتا ہے۔ تو یہ  
 و سنو کے لئے دلیل ہو گا۔ یہ تو بالکل لکشن کے لکشن کے سنو۔ اور آکا کاش کا  
 پھول والی بات ہو گئی۔ اور اگر یہ کہ آتا کے اجھاو کا سا کبھی آتا ہی ہے تو  
 کوئی شخص اپنی موت کا دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ کہ کوئی تو سا کبھی

گھٹ پٹ وغیرہ کا پرکاش کرنے والا بودھ خود برہمہ ہے۔ ایسی حالت میں پنچ کوش کے بویک کی کیا حالت ہے؟  
 اختر اصل۔ جب کہ برہمہ کی آتم رویت نہ ہو تب تک جن جن کی نورانی نہیں ہوتی۔ تو ہر کی آتم رویت کی تربیت کے لیے پنچ کوش کے بویک کی ضرورت نہ رہتی ہے۔ اس بویک سے ان کا آتم روپ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اس بعد ہی اسکے ورثہ ہو جانے سے سادگی روپ بودھ کا گیان ہوتا ہے۔ اور یہی برہمہ بودھ ہے اور یہی اپنا برہم روپ اور ذات ہے۔  
 اختر اصل۔ جب بویک کر کے ان کے کوش وغیرہ کا تیاگ کر دیا۔ تب شونتیا باقی رہی۔ اور تو کچھ بھی نہیں رہا۔

جواب۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ پنچ کوشوں کا بویک کرنے والا سادگی آوازہ کیا۔ یہ آتما شونتیا تو نہیں ہے۔ اگر سوچو تو تمھاری سمجھ میں آجائے کہ اس شونتیا کا سادگی آتما ہی ہے۔ اگر سادگی نہ ہو تو شونتیا کا گیان کیسے ملے گا۔ اور وہ گیان اگر کہ سہا سے دیکھا جائے تو کہ اور شانتی سمجھ میں آئے ہیں۔ اس پر بحث کرنا بے سود ہے۔ سادگی آتما نہ ہمیشہ ہی رہتا ہے۔ ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔ جو اپنی ہستی سے انکار کرتے۔ اپنی ہستی سے منکر ہونا بھروسہ ہے۔ اور نہ کوئی اپنی ہستی یا اشتا کا خیال ہی کر سکتا ہے۔

سوال۔ آتما برہمہ انھو کاوشے (راحت) میں ہے۔ پھر اس کا سروپ کیا ہوگا؟ اگر کو کہ آتما کا سروپ ہے۔ تو وہ انھو کاوشے بن گیا۔ اگر اس کا انھو نہ ہو تو پھر وہ جانا کیسے گیا؟ اور اگر آتما کا سروپ نہیں ہے۔ تو پھر اس کو شونتیا کیوں میں مانتے؟  
 جواب۔ ایسا تو یہاں ان کے تعلق میں نہیں ہے۔ کیونکہ کہنا سنا اب ہم

انسان کی صورت کا ہونا بگڑی کا لوکھڑا ہے۔ ایسے جڑ پرائی کو شاستر کا ایش نہیں ہے۔ اور اگر یوں کہو۔ کہ بودھ جانا نہیں جاتا۔ تو یہ ہنسی کی بات ہوگی۔ کیونکہ بودھ کے بغیر کسی قسم کی گفتگو کا موقع کب ہوتا ہے۔ مثال سنو۔ اگر کوئی شخص سبھا میں آکر ایسا سوال کرے۔ کہ آیا میرے منہ میں زبان ہے یا نہیں؟ تو سبھا والے سنتے ہی اس پر قہقہہ اڑائیں گے۔ جب زبان ہی منہ میں نہیں تو پھر ایسا سوال کیسے کیا جاتا ہے۔ یہ نادانی ہے یا نہیں؟ یہ سوال ٹوڑھتا (نادانی) کا جتانے والا ہے۔ اسی متا (وانائی) کا جتانے والا نہیں ہے۔ اسی طرح جڑی کو۔ کہ میں نے بودھ کو نہیں جانا۔ اور مجھے کہ بودھ جانا چاہئے۔ تو یہ بھی ہنسی کی بات ہے۔

Acc. No.

10940

چوتھا پرچہ

ہر پرچہ پورے

اعتراض۔ بودھ پہلا پرکاشان ہوا کرے۔ مکتبات تو سب بودھ کی ہیں۔ کی نسبت کیا کہو گے؟

جواب۔ جگت میں جس جس بات کا بودھ ہوتا تھا۔ اُن کو تیاگ کر جو سب کا پرکاشان پریم بودھ ہے۔ وہی برہم ہے۔ اس قسم کی بدھی کو برہمہ پشے کہتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جو بودھ ماترہ (گیان محض) کہلاتا ہے۔ وہی برہم ہے۔ اس بدھی کا نام برہم گیان ہے۔

اعتراض۔ اگر گھٹ پٹ وغیرہ پار پتوں کا تیاگ کر کے گھٹ پٹ وغیرہ کے پرکاشان اچھو کو برہم مانا جائے تو پھر پنج گوش کا بولیک فصول ہی ہوا کیونکہ جلیا گھو کو تو صرف برہم گیان کی ضرورت ہے۔ اب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ

## تیسرا پرکرن پنچہ

گیان انجھو۔ اور گیات گیات گیات کا وچا

اعتراض۔ اس آتما کو من سے جانا جاسکتا ہے +

جواب۔ من صرف ظہور کے جاننے کا اوتار ہے۔ اور گیان سرورپ آتما کے جاننے کا سا دھن نہیں ہے۔ نیز اس طرح کتنا ہے آتما نہ بالی سے اور دمن سے جانا جاتا ہے۔ اور اگر آتما من سے جانا گیا تو پھر جاننے والا کون ہوگا؟ اگر یوں کہہ آتما ہی آتما کا جاننے والا ہے۔ تہنہ آتما آپ ہی درشتیہ (نظارہ) اور آپ ہی درشتیہ (ناظر) یا دیکھنے والا) ہیں۔ یہ خلاف واقعہ گفتگو ہے۔ آگ آگ کو پرکاشتی اور آگ آگ کو جلاتی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کتا۔ یہ وید کا پرمان ہے۔ آتما کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ دوسرا وید کا پرمان یہ ہے۔ جانی ہوئی اور نہ جانی ہوئی دونوں دستور سے آتما بچن ہے۔ جو دستور جانی جاتی ہے ان سب کا جاننے والا آتما ہی ہے۔ آتما خود گیان اور بودھ روت ہے۔ پس گیان کی دستور اور گیان سے ڈھکی ہوئی دستور ان دونوں ہی سے آتما بچن ہے۔ کیونکہ وہ بودھ روت ہے +

اعتراض۔ گیات جانی ہوئی اور گیات (نہ جانی ہوئی) سے بچن کا انجھو نہیں ہوتا +

جواب۔ گیات اور گیات سے بچن جو بودھ کا انجھو نہ ہو۔ تو گیات گیات کا بھی انجھو کبھی نہ ہوگا۔ کیونکہ گیات (جانا ہوا) من کو کہتے ہیں۔ جو گیان کا ونشے (ناحت) ہو۔ اس وجہ سے گیان کا پرکاش پہا اور وٹھے گیات کا پرکاش اس کے بعد ہے۔ پس جو پہا پرکاش ہے وہی بودھ ہے۔ اسلئے بودھ کے انجھو کو تسلیم کرنا چاہئے۔ اور جس بودھ پرانی کو ایسے پر تھم پرکاشان بودھ کا انجھو نہیں ہوتا وہ چاہئے



ہے۔ آئندہ کرن پر ایسی کا تو عکس پڑ جائے۔ اور جیسے شہر و غیرہ پر (رواۃ النبی) نہیں ہیں۔ ویسے ہی یہ پنج گوش بھی آگاہی وغیرہ کی صحت پر نہیں ہیں۔

اعتراف۔ جاگرت سے لیکر تہ تیہی تک میں پنج گوشوں میں بہت بنا (روایت) نہیں پر تہی ہوتی۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر ساتھ ہی آپ کی دلیلوں سے آتا ہے کہ بھی تو انھوں نے جو تہی اس کے آپ کا کتاب بھی بڑا تم وادنا بتا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقریر میں آتما کا کہیں بھی ظہور نہ کرنا نظر نہیں آتا۔

جواب۔ تمہارا یہ کہنا ٹھیک ہر تو صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہاں اس میں جو اشار کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ آخر ان پنج گوشوں کا علم کس کو ہوتا ہے! علم تو ہوتا ہی ہے اس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اور جب علم ہوتا ہے۔ تو جس کو علم ہوگا اس کو آتما کیوں نہیں دانتے؟

اعتراف۔ پنج گوشوں کے علاوہ کوئی اور آتما پر تہی نہیں ہوتا۔ اس لئے آتما نہیں ثابت ہوتا ہے۔

جواب۔ آتما کے بغیر دوسرے گوشوں کا سا کہیں جو انھوں نے وہی آتما ہے۔ آتما انھوں کو دے (یعنی کسی علم کا ماتحت) نہیں ہے۔

اعتراف۔ انھوں نے آتما کیوں انھوں کو دے (یعنی علم کا ماتحت) نہیں ہوتا۔

جواب۔ جو وہ انھوں کو دے ہوتا ہے وہ انھوں کو دے نہیں ہوتا۔ اور جو انھوں کو دے ہے وہ انھوں کو دے نہیں ہے۔ آتما سب کو انھوں کو دے ہے۔ اس کا انھوں کو دے کہہ سکتے ہیں۔

اعتراف۔ آتما انھوں کو دے نہیں ہے۔ یہ میں مانتا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ میں کچھ اور بھی مانتا ہوں۔ اور وہ یہ نہیں ہے۔ اس لئے اس کا انھوں نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کہہ کہ انھوں کو دے والے کے ایسا وہ آتما کا انھوں نہیں ہوا۔ یہ کس کی ہے

جاگرت اور سچائیں تمام شریعتیں دیا ایک پر تیرت ہوتی ہے۔ وہ دیکھیاں سے کوش ہے۔  
 یہ دے سوچاؤ والا ہے۔ آتما کسی میں نے یا جو نہیں ہوتا۔ اس دھند سے وہ بڑھی  
 سے گتے پٹ کی طرح بنا رہا ہے۔

اعتراف۔ ایک ہی انتہہ کرن من اور بدھی کی شکل میں کیسے بدلتا ہے؟  
 جواب۔ ایک ہی انتہہ کرن کر تاروپ ہونے سے دیکھیاں سے کوش اور کرن  
 (اوپری) روپ ہونے سے منوں سے کوش ہے۔ دیکھیاں سے کوش استراؤ و منوں سے کوش  
 باہر سے ایک ہی آدمی ہے۔ جو رعیت کے کاروبار کے انجام دینے کے خیال سے عالم  
 ہے۔ مگر راجا کی ماتحتی کے خیال سے نوکر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح انتہہ کرن دو  
 روپ میں دکھایا گیا کرتا ہے۔

آئندہ سے کوش۔ پنیہ کرم کا پھل آئندہ ہے۔ اس آئندہ کی ابتو کرنے والی من  
 کی ایک دہائی ہے۔ جو انٹرکٹ رہتی ہے۔ اور یہی من کی دہائی آتما کے آئندہ روپ پر  
 نسبت رکھیں) گوگرہن کرتی ہے۔ اور آئندہ جوگ کے ختم ہو جانے پر نیند کی شکل میں محو  
 ہو جاتی ہے۔ اسی کا نام آئندہ سے کوش ہے۔ یہ بھی ہے اور کبھی نہیں ہے۔ اس سے  
 یہ آتما نہیں ہی جاتی ہے۔

## دوسرا حصہ

### مزمع و جہار

اعتراف۔ اگر ان آئندہ سے دھیرہ بچ کوشوں کو آتم روپ نہ مانا جائے گا تو پھر شونہ  
 وادی کا کناج ماننا چاہئے۔ کیونکہ ان کا نشید ہو جاتا ہے۔

جواب۔ بیان شونہ (ار کا کیا کام ہے۔ کیونکہ سکھا کارورتی میں جو گائیں یا پرتی  
 نسبت پر تار ہے وہی تو بہت روپ (اصل) آتما ہے۔ جو ہر شے ایک رس نہ بنے والا ہوتا

اور جو جھتی کے اندر جو یا خواں پہنچا ہے وہ آئندے گوش کہلاتا ہے۔ ان کے اندر  
اور ان سب میں رہا ہوگا آتا ہے +

ان کے گوش۔ ان کے میں تاج کو۔ ہر قسم کی غذا خواہ وہ کوئی بھی ہو ان  
ہی کہلاتی ہے۔ اس ان کے کھاتے سے ماں باپ کے خون اور سرخ سے مشغول  
شریر پیدا ہوا ہے وہ ان کے گوش کہلاتا ہے۔ یہ شریر پیدا ہونے کے بعد ان کی  
چھاتی کے دو دھ سے پرورش پاتا ہے۔ یہ شریر آتا نہیں ہے۔ کیونکہ پیدا ہونے  
سے پہلے یہ نہیں تھا۔ اور مرنے کے بعد بھی یہ نہ رہیگا۔ یہ گھٹ پٹ کی طرح کسی اور  
کا کالج ہے۔ اور اگر کوئی اسی کو آتے مانے تو اس شریر سے جو پاپ پیدا ہوتے ہیں ان کے  
پھل کے بھو گئے سے پہلے مرنا نہیں پاتا ہے۔ مگر شریر مرنے پاتا ہے۔ اور آتا کو نہیں پاپ کا  
پھل اور طرح پر جو لگا پڑتا ہے۔ آتا اس شریر سے پہلے تھا۔ شریر کا نیم قرن دیکھا جاتا ہے  
اس سے یہ شریر آتا نہیں ہے +

ان کے گوش۔ اس شریر میں اڑتی سے لیکر چلی ملک جو ابو جھٹا ہے۔ وہ  
پران کے گوش یعنی پران کا پردہ کہلاتا ہے۔ اس پران میں حرکت تو ہے۔ مگر اس میں جین  
پانا نہیں ہے۔ آتا ہی جین ہے۔ اس وجہ سے آتا پران سے بچتا ہے +

منو کے گوش۔ جس کو اس شریر کے اندر جو گھرا کے ساتھ اسکا را اور مناس ہے  
وہ من ہے۔ اور یہی من منو کے گوش کہلاتا ہے۔ اس من میں منکلیپ و کلپ اٹھتے رہتے  
ہیں۔ جن کے جب سے یہ من لولہ بدلا کرتا ہے۔ کبھی یہ کام والا جتا ہے اور کبھی کروڑ  
وگا والا۔ یعنی ہر اقیاس۔ آتا ایک رس اور غیر تبدیلی پذیر ہے۔ اس لئے یہ منو کے گوش  
آتا نہیں ہے +

وگیان کے گوش۔ جین کے برقی تپ (کس) کے ساتھ جو بھتی ہے۔ اور جو  
سو شیت یعنی کتری نیند کی حالت میں وگیان اور پجری میں نہیں رہتا ہو جاتی ہے۔ اور



سلا پر کوش پنج کوش بویکب ۴۳  
 یہاں تک کہ جگہ کے بغیر ہر ایک کی جگہ بتائی گئی ہے۔ ایسا بھی نہ خیال کرو کہ پرانی  
 نکتے وقت پریشانی اور غشی میں گیان یا نارہنگا۔ یہی قلمی خیال ہوگا کہ جگہ پریشانی  
 ہے۔ شوقین کی گہری غیب میں چلے جاتے ہو۔ وہ اپنے کا چہرہ ہوا چھوٹا نہیں جاتا۔  
 اس طرح گیانی بھی گیانی نہیں ہوتا۔ یہاں یعنی (ویدانت کے حوالہ جات) سے جو ہر  
 ویدانت کر لی گئی ہے۔ وہ غیر پران کے پران کے نام نہیں ہوتی۔ اور ویدانت سے  
 زیادہ کسی پران میں نہیں ہے۔ اس وجہ سے ویدانت کے پران سے سنیہ روپ  
 اوریت پران کا جو گیان ملا ہے وہ پنج جگہوں وغیرہ کے متعلق جاتا ہے۔ اس سے قلم ہوتا  
 اور ہر وجہ سے ہوتا ہے۔

نوٹ۔ پنج کوش کا ویدانت پران جس کا نام پنج جگہ ہے۔ ۱۰۴ جگہوں  
 میں ہے۔ اس کو گیارہ پرچہ اور ۵۰ سرائیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

# سلا پر کوش پنج کوش بویکب

سلا پر کوش

پنج کوش

پنج کوش۔ پنج کوش زوی کی جگہ میں جو سنیہ اندر ہے۔ وہ ان کوشوں کے جو  
 سے جانا جاتا ہے۔ ان کوشوں میں سے پہلا ان کے کوش یہ سنیہ ہے۔ اس کے  
 اندر جو پرانوں کے پران ہیں وہ پران کے کوش ہے۔ اور پران کے کوش کے اندر جو  
 پران کا پران ہے وہ کوش ہے۔ اور من کے اندر جو کوش ہے وہ کوش ہے۔

ہاں سرت کاروپ جان لیا جاتا ہے۔ سانکھیہ۔ نیاک۔ بودھ وغیرہ اپنی اپنی جگہ سے جویدار حقوں کے بعید کی کھتا ہیں کی ہیں۔ وہ جیسے ہیں ویسے بنے ہیں۔ ان کے کھنڈن کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ یو مارک پیچید کو تو ہم بھی قبول کرتے ہیں۔ ہم صرف یو مارک کے شہ تان کو غلط اور مہوم قرار دیتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ جیسے جیسے سانکھیہ وادی وغیرہ مت والوں نے بیجونی سے کھنڈن کا کھنڈن کیا ہے۔ اسی طرح ہم بھی بیجونی سے ان متوں کے دیت واد کا کھنڈن پیش کر دیتے ہیں۔ ورنہ ان سے ہمارا بڑا کیا ہے!

اختصار۔ سانکھیہ مت والوں وغیرہ کے دیت سہ ہاتھ کے کھنڈن کرنے سے آخر فائدہ کیا ہے؟

جواب۔ ناکہ تو ہے۔ کیونکہ اودیت بدھی رڑدھ بد جاتی ہے۔ اور اودیت بدھی میں دیر دھوٹا۔ پرانی بیون ملت دشا کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر اس کو دہنتی بھی مل جاتی ہے۔ گنتا کے دو منہ اور دھیا کے میں بھگواں سر جی رتن نے بھی آجین نوایہ اپنی آپتین دیا ہے۔ اسے آجین بادیہ جو برہمنہ سنہتی کا پیچید تھو کو بتایا ہے۔ اس کے حاصل کر لینے سے خوش سوک اور موہ کو پراپت نہیں ہوتا۔ اس برہمنہ روپ میں سنہتی کی وہ سے انت کال میں وہ رڑوان برہمنہ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ انت کال کا مطلب یہ ہے۔ کہ مت روپ برہمنہ اودیت ہے۔ دیت متھیا روپ یہ ہے۔ ان دونوں کو خوب سمجھ لینا۔ اور برہمنہ کو مست جان کر اور دیت جگت کو است دان کر۔ اس سے نجات پانا ہے۔ موجودہ جسم اور پران کی جدائی انت کال ہے۔ شری اور پرانوں کی جدائی ہی کو انت کال کہا جاتا ہے۔ سرے وقت اگر ان کو خوب متھیا پران لیا جائے تو پھر دوبارہ جنم نہ ہوگا۔ اور گنیاں پا کر پرانی کرتیہ ہو جائے گا۔ چاہا گیاں مل گیا تو پھر پرانی چاہیے جسے شری کا تیاگ کوئے دیکھیں اس کو مانی اور لا بھر کا کھنڈن نہیں

مشتہ جیت کا کاربکریا گیا۔ توریہ نسبت تمام کھیت و مٹی میں متھیا پر تھیت  
 ہونے لگی۔ اور پتھ بھوتوں کا متھیا پر تھیت میں آگیا۔ اس کے بعد برہانہ کا وہاں کرنا  
 پانے کے بعد برہانہ پر تھیت ہوئی۔ تھوت کے دوسرے حصہ یعنی ایک ویش میں ہے اور پر تھوت کی سگے  
 تھوت میں ہے۔ اس میں چودہ لوگ ہیں۔ اور ان لوگوں میں برہانہ جیتے ہیں۔ اور جس  
 میں لوگ ہیں برہانہ کو پتھیا ہوتی ہے وہ ویسے ویسے شریروں کے نام پر تھیت  
 پر تھوت اور تمام شریروں میں جو شاپر تھیت ہو رہی ہے۔ وہ سب پر تھیت کی ہے۔  
 اور اس شاپی وہ شاپی سے برہانہ۔ چودہ لوگ۔ اور تمام شریروں پر تھیت ہیں۔ اور ان کی سگے  
 کے پتھیا سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ سچ بھوت۔ سچ بھوتوں کے کامرچ  
 شریروں کو۔ برہانہ۔ اور پتھ بھوتوں کا کارن مایا۔ یہ سب متھیا ہیں۔ اور جب  
 یہ متھیا پر تھیت میں آگئی۔ تو پھر سب دستو آپ ہی آپ اور تھیت سمجھی جائے گی  
 اور جن کی اتنی نظر میں آگئی۔ پھر وہ جرم اور تھیت میں نہ پھنسیگا۔

## گیارہواں پر تھیت

### ویش و چار

۱۱۔ عشر ارض۔ جب پر تھوتی وغیرہ سب متھیا ہو گئیں تو گیلیانی کا بیوا نہ رہتا  
 پاتے۔ گیلیانی متھیا ہو کر کیوں کہنے لگا۔  
 جواب۔ متھیا ویشی کے گالی کہنے پر بیوا کا لوپ نہیں ہوتا۔ کیونکہ گیلیان  
 وال نے لب تک پر تھوتی وغیرہ کے سروپ کو تو دور نہیں کیا۔ اس کو صرف پر تھیت  
 جان لیا ہے۔ اور ان کا متھیا روپ سمجھ میں آگیا ہے۔ جیسے کھانڈ سے بنا ہوا لکڑی  
 اس میں تو متھیا ہی ہے۔ مگر اس کا بیوا نہیں جاتا۔ سب لوگ اور تھیت سے  
 رہیں جو پر تھوتی وغیرہ ویشت ہیں ان کے کامرچ تو ویسے ہی ہوتے رہتے ہیں

میں سمجھتی چاہئے۔ دس دس حصے پنج بھوتوں کی کی اور زیادتی ہے۔ یوں سمجھو کہ  
مایا کے دسویں حصہ میں آکاش اور آکاش کے دسویں حصہ میں یون اور یون کے  
دسویں حصہ میں اگنی ہے۔

## نوال پر تجصید

جل اور پرتھوی تتوں وغیرہ کا وچار  
اسی طرح اگنی کے دسویں حصہ میں جل اور جل کے دسویں حصہ میں پرتھوی  
ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پچھلے تتوں کے لحاظ سے دس دس حصے کم ہیں  
اور پہلے تتوں سے دس دس حصہ زیادہ ہیں۔ آگ میں حرارت اور روشنی ہے  
اور اس میں ست۔ مایا۔ آکاش اور یون کے بھی دھرم ہیں۔ اس کی شناسات روپ برہم  
کی ہے۔ استا مایا کی ہے۔ شجہ آکاش کا اور سپرش وایوکا ہے۔ اگنی کا اپنا گن روپ  
ہے۔

یہ اسی طرح جل اگنی سے دس حصہ کم۔ اور اگنی کے ایک حصہ میں ہے۔ جیسے  
یون آکاش میں اور اگنی یون میں کلپت ہے ویسے ہی جل اگنی میں کلپت ہے۔ جل  
کی ستا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شجہ آکاش کا۔ سپرش وایوکا۔ اور روپ اگنی کا ہے  
جل کا اپنا گن رس ہے۔

یہ جل میں پرتھوی کلپت ہے۔ اور یہ جل کے دسویں حصہ میں ہے۔  
اس کی ستا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شجہ آکاش کا۔ سپرش وایوکا۔ روپ اگنی کا۔  
رس جل کا ہے۔ اس کا اپنا گن گندھ ہے۔

## دسواں پر تجصید

برہماند وچار

پوچھ رہے ہیں کہ آکاش کا ہے؟  
**اعتراف**۔ آکاش کے بیان میں آپ نے یہ کہا تھا کہ ستا ست میں ایک  
 ہے۔ اور آپ آکاش کو بھی دوسرے لفظوں میں پون میں ویلک بتا رہے ہیں۔ یہ  
 کیسے ممکن ہے۔ ویلک تو ایک ہی چیز ہوگی؟  
**جواب**۔ سہو۔ ہم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ ست کے ایک انش میں آکاش ہے  
 اور آکاش کے ایک انش میں پون ہے۔  
**اعتراف**۔ پون پر گٹ ہے۔ مایا متھیا ہے۔ پھر پون کو ست کیوں نہ مانا جائے؟  
**جواب**۔ پون آکاش کے ایک انش میں ہے۔ اور آکاش مایا کے ایک انش میں  
 ہے۔ مایا متھیا ہے۔ اس لئے پون بھی اس نظر سے سمجھا ہی ہے؟  
**اعتراف**۔ مایا پر گٹ نظر نہیں آتی۔ پون پر گٹ ہے۔ اور سبرش سے جانا جاتا  
 ہے۔ نیزہ نایا کا روپ کیسے ہوا؟

**جواب**۔ ہم ست اور است کا وچار کرتے رہے تھے۔ اور اسی سلسلہ میں گفتگو  
 ہوتی جاتی تھی۔ اس طرح کے پر گٹ اور ایر گٹ باتیں تو مایا کے سمجھدھ میں بہت  
 سی ہوتی ہیں۔ ان پر کیا سوچنا ہے۔ یہاں صرف اتنا ہی ذہن کشین کرنے کی  
 ضرورت ہے کہ ست و ستو سے پھرن ہونے کی وجہ سے مایا۔ آکاش۔ اور پون  
 سب پر ہی مٹھیا ہیں۔ اور اسی خیال کو پختہ کرنا چاہئے؟

## انکھوال پر چھید

### اگنی تو کا وچار

اب اگنی تو کا وچار کریں۔ یہ اگنی پون کے دشویر حصہ میں خواہ ایک  
 ایک انش میں ہے۔ اور پنج جھوٹوں کی کمی بیشی پر ہمارے کے آوری اور پردہ کے غیل

بلکہ متھیا اور است ہی پر تیت ہونے لگیگا۔ گیتانی کو ہمیشہ ست ہی تھا شاسیہ ست  
 یس کی طرح تھا نقص نہیں ہے مگر آکاش میں نقص اور وہ متھیا ہے۔ جب ست اور آکاش  
 کا بھید خوب ذہن نشین ہو جائیگا تب تم اُن لوگوں پر ہنسو گے۔ جو آکاش کو ست  
 مان لیتے ہیں۔ اور اُن کو ویسے ہی تعجب ہوگا۔ جیسے اُنیانی کو آکاش کے متھیا ماننے  
 وادنے کو مانوں پر تعجب ہوتا ہے۔ جیت تک یہ خوب مضبوطی کے ساتھ ذہن میں نہ  
 جھج جائے تب تک برابر دُچار کر رہنا چاہئے۔ جب ست اور آکاش کی حیثیت سمجھ  
 میں آجائے تب اس کی طرح ست اور دواو وغیرہ پر بھی دُچار کرنا چاہئے۔

## سائل پر چھید

### پون تنو کا وید

اگر آکاش کا قوت کے ساتھ بویک دیتیرا کرنا کرنا اور ست ہے  
 چونکہ آکاش کی پیدائش ست سے ہے۔ اور وہ اُس کا کارج ہے۔ اور کارج معمول  
 کا ہے۔ اس لیے اس کی باہمی نسبت ہوتی ہے۔ لیکن ست اور پون کی ایسی باہمی نسبت  
 نہیں ہے۔

جو اس پر ست اور پون کی پوشیہ باہمی نسبت ہے۔ ست کے ایک دیش میں  
 مایا دیتی ہے۔ مایا کے ایک دیش میں آکاش رہتا ہے۔ اور آکاش کے ایک دیش میں  
 دواو یا پون رہتا ہے۔ اس طرح ست اور پون کا سمبندھ ہے۔ اور اسی وجہ سے ست اور  
 پون کا بویک کرنا چاہئے۔ اور وہ بویک اس طرح کیا جاتا ہے کہ پون کے چار دھرم ہیں۔  
 پہلا خشک کرنا۔ دوسرا چلنا۔ تیسرا تیرنا۔ چوتھا سپرین۔ ان میں سے تین دھرم کو ست  
 مایا اور آکاش میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور سپرین خود دواو کا اپنا دھرم ہے۔ پون میں تین  
 پنا پر تیت ہوتی ہے۔ وہ ست کی ہے۔ اور جو اسار روپتا نظر آتی ہے وہ مایا کی ہے اور

جواب: یہ سیکڑوں ہی جانتے ہیں۔ ہوتا کیسا ہے؟ پٹنے میں پٹنے کا ماتی بجائے  
ہے۔ وہ دنیا سا کرے۔ مگر وہ تو کہہ سکتا ہے اس سے کیا ہے۔ اسی طرح است  
ہی جانتا ہے +

اختر آصف: سارے آکاش اور ستارے میں بھید ہے تو ستارے بغیر بھی آکاش کی پریت  
ہوئی ہے۔ گائے اور گھوڑے کا بھید ہے۔ تو کائے کی پریت بغیر گھوڑے کے کافی  
ہوتی ہے۔ اس دلیل سے آکاش کا ستارے بھید نہیں ہے +

جواب: جس طرح گھڑا اور گھوڑے کے نیک رنگ کی پریت ایک ساتھ ہوتی ہے  
گھڑا بغیر روپ کا نہیں ہوتا اور یہ نیکارنگ گھڑے کے روپ سے مختلف ہے۔  
اور گھڑے کے سہتے ہوتے بھی وہ رنگ تلاش ہو جاتا ہے۔ اور گھڑا لال رنگ کا ہو  
جایا کرتا ہے۔ پھر بھی گھڑے کے رنگ اور روپ کی لپک ساتھ پرتی ہوتی ہے۔  
یہی آکاش اور ستارے کے ہیں۔ جن جن ہوتے ہوئے بھی ایک ساتھ پریت  
ہوتے ہیں۔ اس میں تعجب کیا ہے۔ حیوان و حیو کے شریر بھی تو ایک ساتھ ہی پریت  
ہوتے ہیں۔ اور جدا جدا بھی ہیں +

اختر آصف: آکاش اور ستارے کا بھید تو سمجھ میں آگیا۔ مگر چت میں مضبوطی اور  
خیال میں ابھی تک پختگی نہیں آئی +

جواب: چت کے درجہ نہ ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک سستہ ہے۔ اور  
دوسرا کثیب ہے۔ سستے شک کو کہتے ہیں۔ اور کثیب من کی چھلتا کا نام ہے۔  
سستے تو پران۔ دلیل۔ اور کیتی سے دور ہوگا۔ اور چت کی چھلتا کا دوش و دھیان  
سے جانا رہیگا۔ دھیان کہنے سے بہت اور آکاش کا بھید درجہ پریت ہونے لگیگا  
چت ہی دھار کی طرح جس وقت ایک چال پر چلیگا۔ اور جب پرمان اور کیتی سے  
ست اور آکاش کا بھید دھارایا جائیگا۔ تب آکاش میں بھی ست کی طرح نہ بھائیگا

ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔ صرف دو چار کریمے است چیر کا است پنا  
 سمجھے میں آتا ہے۔ جگیا سو وید کی شرتیوں کا دھار کرتا ہے۔ دو چار سے پہلے جو ست کوپ  
 تھا۔ وہی آکاش کی صورت میں است روپ کو پراپت ہوا۔ تم بھی اس آکاش کا  
 دو چار کرو۔ دو چار کیا ہے؟ آکاش کو اور ست کو جدا جدا سمجھنا دو چار ہے۔ جسے دودھ  
 اور حل انگ الگ چیریں ہیں۔ لگاتار دو چار سے آخر میں یہ سمجھ میں آویگا۔ کہ جسکے کاش  
 کے آواز ترو وایو کیج حل پر تھوی ہے۔ اور ان میں سے کوئی بھی آکاش کا اودھار نہیں  
 ہے۔ اسی طرح گت کے اودھار پر آکاش ہے۔ اور آکاش کے اودھار پر ست نہیں  
 ہے۔ اس کے بعد پھر یہ دو چار کرنا۔ کہ دھرم کیا ہے اور دھرم کیا ہے؟ دھرم ست  
 ہے اور کاش اس کا دھرم ہے۔ کیونکہ ست آکاش میں دیا پاک ہے۔ اور آکاش  
 ست میں دیا پاک نہیں ہے۔ ست اس میں دیا پاک رہتی ہے۔ ستا ہستی کو کہتے ہیں۔  
 اب تم جتنے پدارتھ دیکھو گے۔ ست سب میں پریت ہوگا۔ اور سب اس کے اودھار  
 پر ہیں گے۔ کوئی چیز ہے جو ہستی نہیں رکھتی۔ سب میں ہستی اور ستا اور ہے پنا ہے  
 اور وہ عیقل ہے۔ یہاں تک کہ بن۔ پریت پھاڑ۔ تو سب ہی تو ست کی ستا پاک  
 بھانے لگتے ہیں۔

اعتراف۔ آکاش کا روپ پولا (خلا) ہے۔  
 جواب۔ تو پھر کیا پٹا! پولہن کو تم است کہہ لو۔ مگر ست سے اس کو کیا آکاش  
 سے کیا بھید ہے؟

چھ سوال پر حصہ  
 ست اور آکاش

اعتراف۔ اگر آکاش است ہے تو اس کو بھاننا نہیں چاہیے۔



اور لکھنؤ میں شانی جاتی ہیں۔ ویسے ہی ان کے آدھار پر مایا کا کھیل ہوتا ہے۔ اس  
 مایا کے کلینا کے ہوئے وکاروں میں پہلا وکار آکاش ہے۔ جو آکاش یعنی وسنت اور  
 شاد کا روپ ہے۔ اور اس آکاش میں بھی برہم کی شائر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے آکاش  
 میں دو روپ ہیں۔ ایک شاد و وسنت اور آکاش۔ اور اس طرح کے کلینا سے شاد اور  
 آکاش دو مختلف روپ برہمت ہوئے ہیں۔ جو اب یوں سمجھو کہ آکاش شید کانگن والا  
 ہے۔ اور شاد بھی رکھتا ہے۔ برہمت میں شید کن نہیں ہے۔ اس وجہ سے آکاش  
 اور وسنت دونوں میں بھی یعنی مختلف ہیں۔

**استحصال**۔ آکاش جب برہمت سے پیدا ہوا ہو۔ جب آکاش کی شامانی جلتی  
 اور شاد آکاش سے یہ برہمت ہو۔ جسے کوئی کہے کہ گھڑا مٹی سے پیدا ہوا اس لئے  
 مٹی کا گھڑا جاتا ہے۔ یا در گھڑے کی مٹی سے۔ یا سا کوئی نہیں کہتا۔  
**جواب**۔ جس مایا شنتی نے ست میں آکاش کی کلینا کی ہے۔ اسی مایا نے  
 آکاش اور ست کو اپنی کلینا سے جدا کر کے دکھایا ہے۔ اور وہم اور دھرم واسے کی  
 تیزری مایا کو دی ہے۔ اس وجہ سے آکاش میں شاد برہمت ہوتی ہے۔ اور  
 شاد آکاش ہے۔ یہ برہمت نہیں ہوتا۔ مگر اصل میں تو شاد ہی کا آکاش ہے۔  
 آکاش کی شاد نہیں ہے۔ مگر گمانی اور مینا یک (منطقی) آکاش کی شاد ہے۔  
 یہ ان کا بھرم ہے۔

**استحصال**۔ مایا نے یہ کیوں الٹا پٹا سمجھا دیا؟

**جواب**۔ الٹ پٹ کر کے دکھانا مایا کا بوجھا اور فطرت ہے۔ جل کا سو بھاو  
 نیچے کی طرف جلتے ہی کا ہے۔ یا ان کا سو بھاو چیر کا آتش کے اصلی روپ میں دکھانے کا  
 ہے۔ یہ سب جانتے ہیں۔ شعور و باز ماری کے تدرشوں میں آگ سے نہ جلتے والی  
 چیزیں بھی جلتی ہوئی برہمت ہوتی ہیں۔ اسی طرح مایا آدمیوں کو اور گاؤں کو دکھاتی رہتی

ہے۔ کہہ سکتی ڈوریت کا کارن نہیں ہے۔ جگت کی اُتیتی سے پہلے شکستی کا کارج  
جگت تو تھا زمین۔ اسی وجہ سے جگت کی اُتیتی سے پہلے اڈوریت ست روپ کا  
سندھ ہوا۔

آختر آرض۔ ست پر ماتا کی شکستی پر ماتا کے سب انش میں رہتی ہے یا ایک  
انش میں؟ اگر سب انش میں رہتی ہے۔ تو وہیہ مکتوں کو شدھ برہمہ کی کجہ پراپتی نہ  
ہوگی کیونکہ اس کے سب انش میں شکستی یا اٹھری۔ اور اگر ایک انش یا ایک دیش میں  
ہے۔ تو چھ برہمہ کو براکار کت غلطی میں داخل ہے۔

جواب۔ سمیڈرن برہمہ میں شکستی نہیں رہتی۔ وہ برہمہ کے ایک دیش میں رہتی  
ہے۔ جیسے نام پر تھوی میں گھٹ شکستی نہیں ہے۔ صرف ایک انش میں ہے۔ وہ  
بھی ایسا ہی کتا ہے۔ کہ پر ماتا کا تین یا دسویں پرکاش اور شدھ ہے۔ اور اس کے  
ایک پاد میں سب جگت ہے۔ اور چھ گوان سر کرشن نے گیتا کے دسویں ادھیان میں  
کو بھی بتایا ہے۔ اسے آرجن! یہ سب جگت میرے ایک انش میں ہے۔ اعل وجہ  
سے وہیہ مکتوں کو شدھ برہمہ کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ اس رشی بھی برہمہ سوتر میں ایسا  
ہی کہتے ہیں۔ یہ برہمہ جگت کا اُتھر ہے بھی ہے۔ اور شدھ بھی ہے۔ کیونکہ برہمہ سب جگت  
کو اپنی شتا سے ست کر رہا ہے۔ اور پھر کبھی دس انگل بندھ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی برہمہ  
کی عرا کا تا بھی نہیں رہتی ہے۔ کیونکہ جس برہمہ کے ایک انش میں جگت کی پکشا کی جانی  
ہے وہ صرف جگیا سٹول کے سمجھانے کے واسطے ہے۔ تاکہ یہ سمجھ میں  
آجائے۔ جب جگیا سٹول چلتا ہے۔ کہ برہمہ ایک انش میں آیا ہے یا سب انش میں؟  
سب انش کے سوال کے جواب میں برہمہ کو برا انش پکشا کے اس کو جواب دیا جاتا ہے۔  
سوال اور جواب دونوں ہی کا لینا ہیں۔ اس برہمہ میں یا شکستی اُتھر رہتی ہے اور یہی  
باباؤ کارول کو کاپتی رہتی ہے۔ جیسے وہ ان کے آخر کے نیلے اوہیتیلے دیکھ رہے ہیں

خود مایا کا کارج ہے۔ ان سب مایاتوں پر غور کرنے سے مایا کو اپنے جینی (ناتال بیان) اور سب کسمت سے ولکشن ناشار کرتا ہے۔ اور اس مایا کے متعلق دیگر لوگوں کا کہنا ہے کہ جسے گھٹ، وغیرہ پارتھ وغیرہ پردوں کی وجہ سے ڈھک جاتے ہیں نظر نہیں آتے۔ اسی طرح اس مایا کی بنی پر مانتا کو ڈھک رکھتا ہے۔  
**اعتراف**۔ اگر مایا سب نہیں ہے۔ تو آکاش وغیرہ پر سچ کا کارن کیسے ہے؟

**جواب**۔ مایا خود اپنی شانہستی نہیں رکھتی۔ سب تو وہ پر مانتا کی شانہ کو یاد دہا کا ش وغیرہ پر سچ کو پیدا کرتی ہے۔

**اعتراف**۔ اور تیر پر مانتا کا جگت کی اپنی سے پہلے ہوتا اور پھر ساتھ ہی مایا شکتی کو مانتا دو باتیں ہوتی ہیں یہ دو باتیں ہے۔

**جواب**۔ شکتی کی وجہ سے دیر پنا نہیں آتی۔ جسے شونہ کی وجہ سے دیر پنا نہیں ہوتی تم اس کو کہیں دیکھتے ہو۔ پُرش اپنی شکتی کے ساتھ وہ نہیں کہتا یہ پُرش اور پُرش کی پُرش دو تو نہیں ہیں۔

**اعتراف**۔ شکتی کے سب سے پُرش زیادہ دنوں تک جی سکتا ہے۔ اس کے پُرش سے پُرش کی شکتی مختلف ہے۔

**جواب**۔ شکتی نام ہے طاقت کا۔ یہ طاقت زیادہ دنوں تک جینے کا باعث نہیں ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ جس میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ وہ کھیتی باڑی کا کام کرے۔ لڑائی کشتی زیادہ کر سکتا ہے۔ اور کم شکتی کا آدمی کم کام کرتا ہے۔ اگر شکتی زیادہ دنوں تک زندہ رکھنے کا باعث ہوتی۔ تو کم شکتی وان۔ ہوان۔ اور طاقتور لوگ جلد مرنے لگتے۔ ایسا نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اکثر کمزور زیادہ دنوں تک جیتے رہتے ہیں شکتی شکتی واسے سے دیر نہیں سمجھی جاتی۔ اس سے صاف ظاہر

سادھی میں ستیا کا روپ رتی بھی نہیں رہتی۔ اچھی آپ سادھی کی نسبت کہہ چکے ہیں۔ کہ  
اُس میں کوئی بھی رتی نہیں رہتی۔

**جواب۔** سادھی میں نست خود بھاشا ہے۔ ستیا کا روپ رتی نہیں رہتی۔  
روتی کے نبیری وہ بھاشا ہے۔ کیونکہ وہ سو بھادھی سے جو پرکاش ہے۔ جو چیز  
دوسرے سے پرکاش کئے جانے کی محتاج ہے۔ اُن کو بھاشا کے لئے رتی کی  
ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر سادھی میں اتنا نہ پرکاش ہے تو پھر یہ کیسے معلوم ہوگا۔  
کہ بائیں من کا بھادھی ہے۔ یہ سادھی میں من کے ایک ماؤ کا گیان بنیست روپ آتا ہے  
بہاں کے کیسے معلوم ہوگا جیسے سادھی میں من اور من کی فرقوں کے بھادھی  
ہونے پر بھی اتنا پرکاش نہ ہے ویسے ہی اپنی سے پہلے آتماست روپ بھادھی  
کے پرچے کے دور ہو جانے پر بھی رہیگا۔

## پانچواں پرچہ

دایا نہ ست ہے نہ است سے

مایا۔ مایا کیا ہے؟ پر اتما سے مختلف ستیا کے بغیر رہتی ہوئی مایا ہے۔ اور  
پرکاش وغیرہ کے کام کے ذریعہ اُس کا علم ہوتا ہے۔ جسم میں جھال لالکھا پر گیا۔  
اُس سے آگ سے جلنے کا اتما ہوا۔ پہلے اتما نہیں تھا۔ بالکل اسی طرح پرکاش  
وغیرہ کے اپنی کے پہلے کسی کو بھی اُس کا علم نہیں تھا۔ یہ بتانا کہ اتما کی نسبت ہے۔  
اور یہ بہت روپ نہیں ہے۔ ستیا اور ستا ہی است روپ بھی نہیں کہی جاسکتی۔ کیونکہ  
اگر یہ ست ہو تو پھر ست کی شکیں نہ ٹھہرے گی۔ جیسے آگ آگ کی شکیں نہیں ہوتی۔ اور  
اگر اس کو است کہا جائے۔ تو پھر یہ کہہ دے یا خر گوش کے تینک کی طرح ہوگی۔ اور پرکاش  
وغیرہ کا کارن نہ بنے گی۔ اور اگر اس کو ستویہ مانا جائے تو غلط ہو جائے۔ کیونکہ ستویہ

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آکاش کو جگت سے علیحدہ سمجھ کر ہی کہتے ہیں کہ آکاش  
آکاش سے علیحدہ جو ست پدارت ہے۔ اس کو کھائی عقل کیوں نہیں قبول کرتی کیا

جواب: الجواب: آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے۔ اس سے کھیری  
بڑھی کو اس کا یقین آتا ہے۔ آکاش سے الگ کوئی اور چیز کے نظر نہیں آتی۔ اس کو  
اس کا نتیجہ بھی نہیں آتا۔

جواب: الجواب: آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے یہ بالکل  
جھوٹا خیال ہے۔ کیونکہ جہاں اور جہاں آکاش دیکھا جاتا ہے وہاں  
اور جہاں وہ پرکاش خواہ اندھکار کے ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔ بغیر پرکاش یا اندھکار  
کے آکاش ہوتا ہی نہیں۔ اسی طرح کھانا لایہ کھانا بھی کہ آکاش پر کار ہے غلط ہے۔

جس کو ہم بھی دیکھا ہوا ریت کر رہے ہو وہ بنا کار کے ہو نہ سکتا ہے۔  
اعتراف: جیسے آکاش جگت سے الگ پر ریت ہوتا ہے ویسا ست اس جگت  
سے جدا نہیں نظر آتا۔

جواب: ہر ایک سادھی میں ہر ریت شتر سے ہی کا بھان جو گیوں کو ہوا  
کرتا ہے۔  
اعتراف: ہر ایک سادھی میں لوط شتر سے ہی کا بھان ہوتا ہے۔ اس کے سوا  
اور کسی کا انجھ نہیں ہوتا۔

جواب: ہر ایک کے جانے کہ ہر ایک سادھی میں شتر کا بھان ہوتا ہے۔  
کیونکہ جہاں شتر کا انجھ ہوگا وہاں ہر ایک سادھی میں ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک سادھی  
میں تمام چیزوں کا انجھ ہوتا ہے۔ شتر کا انجھ تو شتر کا ہی ہے۔ اور  
جہاں شتر کا انجھ ہوگا وہاں ہر ایک سادھی میں ہوگی۔  
اعتراف: ہر ایک کے جانے کہ ہر ایک سادھی میں شتر کا انجھ ہوگا۔

نہیں ہے +

اعتراف۔ جگت کی چیز الیش سے پہلے ست ہوا کرتے۔ مگر اس ست کا اوتہ  
پنا نہیں بنتا۔ کیونکہ جگت کی چیز الیش سے جگت کا اچھا و مختلف ہے۔ یہاں صاف  
دو باتیں ہیں +

جو اب۔ ویدوں کی بانی کے مائے کے سمجھانے ہی کے لئے کہی جاتی ہے۔  
اور گلیا سو کو خواہ غراہ و بیت بانسا کے بھا و کو وڑھ نہیں کرنا چاہئے۔ جب گفتگو ہوگی  
تب تو علم مصلحت اور ضرورت اور بیت ہی میں ہوگی۔ اصل میں دو بیت الیش دو پنا نہیں  
و رست جی نے شری رام چند کو یوگ و رست میں الیش ہی سمجھا دیا ہے۔ وہ کہتے  
ہیں۔ اسے رام اجگت کی ایتی سے پہلے ست روپ برہم ہی تھا۔ اور وہ برہمن اور  
بانی کے اثر سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا نام ہے نہ روپ ہے۔ جو کا قول ہے سنا  
جائے وہ نام ہے۔ جو اکھٹوں سے دیکھا جائے وہ روپ ہے۔ مگر برہم نہ روپ کا ہے۔  
انکھ کا کہ اس کا گیان نہیں ہوتا۔ اور نہ من ہی اس کو من کر کے جان سکتا ہے۔  
کیونکہ وہ من کے پرے ہے۔ نہ وہ تم ہے نہ بیچ ہے نہ شونہ ہے۔ وہ شعل اور دیاک  
ہے۔ اور اسی کو ذہن نشین کرتے اس میں 'اوم' بنا یعنی تہہ پنے کا اشارہ سمجھا  
جاتا ہے +

اعتراف۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ جگت کی چیز الیش سے پہلے ست تھا۔ ست کے  
سوا اور کچھ نہیں تھا۔ یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس جگت کی چیز الیش سے پہلے  
اکاش ہی تھا۔ اکاش کو انت کیسے کہتے ہو جو پیدا ہو کر مرتے وہ انت ہے۔ یہ  
برصوی ہے شک ایتی اور ناش والی ہے۔ جس میں اجزا اعضا اور حرکت ہوتی ہے  
وہ سب ناش وائے ہوتے ہیں۔ مگر اکاش روپ کا ہے۔ اور اس میں کیا (عمل اور حرکت)  
نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس کو ایتی اور ناش والا نہیں کہہ سکتے +

پچھلے کے نام روپ کی کلپنا کا ادھشتان نہیں رہا یا حکایت +

اعتراف میں۔ ست کے نام روپ کی کلپنا کا ادھشتان کوئی بھی نہ تھی۔ مگر ست  
نام روپ کو کلپت کیوں نہ رہا یا کہے +

جواب۔ ادھشتان کے بغیر کسی کی کلپنا میں ہوتی۔ اس وجہ سے ست  
نام روپ کی کلپت نہیں رہا +

اعتراف میں۔ است اس کلپت کی پیدائش سے پہلے تھا۔ ایسا نہیں کہا جا  
سکتا۔ لہٰذا ایسا نہ بھی کہہ سکتے تھے۔ پیدائش سے پہلے تھا۔ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ  
اگر ست اور ست کے تو آپ کی باتوں میں اجتماع خدین کا اقص ہوگا۔ اور دو طرح کی ستائش  
ہی ہیں کی +

جواب۔ ست اور ست کے ایسا کہنے سے اجتماع خدین کا نقص نہیں ہوتا۔ اور یہ  
کہ منطوق سنا کے نام کرنے کی ضرورت ہے۔ تو کب عام طور پر کہتے ہیں۔ ہم کہہ  
کرتے ہیں۔ ایسا کہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ جو کہ ہم سے وہی کہنا ہے۔ ان دونوں میں  
تفید نہیں ہے۔ جو جس سے کہہ دھارن کر سکتا ہے۔ وہ اس کو دھارن کرنا ہے۔ اس  
میں کوئی اجتماع خدین نہیں ہے اور نہ ہی گیتی کا بھید ہے۔ اسی طرح کلپت سے پہلے ست  
ہی ستائش کے سوا اور کیا تھا +

اعتراف میں۔ ست روپ کال یعنی پہلے اور تیرہ برہمہ کا ایسا وینا۔ اس نے ایسا کہنا  
کہ کلپت سے پہلے ست تھا غیر موزوں اور ذات واقعہ معنوم ہوتا ہے +

جواب۔ ست روپ برہمہ کے لئے پہلے اور تیرہ کے لفظ تو اس خیالی ہی نہیں کیا  
جاسکتا۔ جس شخص کے خیال میں کال روپیت کی مدد ہی ماننا پڑتی ہوئی ہے۔ وہی  
اس طرح کے سوال کرتا ہے کہ کلپت کی پیدائش سے پہلے کیا تھا + ایسی کو یہ جواب  
دیا جاتا ہے۔ کہ کلپت سے پہلے ست تھا۔ حالانکہ اس میں اور اس میں کوئی بھید

اعظم اصل۔ جس طرح اکاش وغیرہ نام روپ پر پنج بہمتیں کلیت ہیں۔  
 اور ہر ہر ادھشتان کی ستائیسے سوارے ست پریت ہوتے ہیں ویسے ہی ست  
 روپ بہمت میں است کے نام روپ بھی کلیت ہیں۔ اس لئے ادھشتان روپ بہمت  
 کی ستائیسے سوارے کلیت است بھی ست روپ ہو کر پریت ہو رہا ہے۔  
 جواب سارے ست روپ ادھشتان میں ہی کلیت مان لینے سے ہمارا پتہ  
 سدھ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کلیت است جلت کا کارن نہیں بنتا۔ جس ست میں  
 است کے نام روپ کلیت ہیں وہ ست ہی ہے۔ اور وہی کلیت کا کارن ہے۔  
 اعظم اصل۔ جیسے ست کے نام روپ کلیت ہیں۔ ویسے ہی ست کے نام  
 نام روپ کلیت ہیں۔ چونکہ تم نام روپ کو کلیت ہی مان رہے ہو۔  
 جواب۔ ست کے نام روپ کلیت ہیں۔ ایسا لگتا نہیں بنتا۔ اگر ایسا کہتے ہو  
 تو پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ ست کا روپ ست میں کلیت ہیں یا ست میں کلیت ہیں؟  
 جو کہ ست کے نام روپ ست میں کلیت ہیں تو یہ کتنا عجیب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اپنے  
 نام روپ اپنے میں کلیت نہیں ہوتے۔ اور کے نام روپ کی اوروں ہی میں کلیت  
 کی جاتی ہے۔ جیسے چاندی کے نام روپ چاندی میں کلیت کئے جاتے ہیں اور چاندی  
 کے نام روپ چاندی میں کلیت نہیں ہوتے۔ اسی طرح ست کے نام روپ ست  
 میں کلیت نہیں ہوتے۔ اور ست کے نام روپ کو است میں کلیت ماننا بھی نہیں  
 بنتا۔ کیونکہ است آپ ہی اپنی کوئی اتنی اور حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے ست کے نام  
 روپ کی کلیت ادھشتان است کیسے ہوگا؟ یا پھر کا لڑکا کسی کی کلیت کا ادھشتان  
 نہیں بنایا۔ اس کی اصابت ہی کچھ نہیں ہے۔ وہ کسی کا ادھشتان کیسے بنیگا؟  
 جگت بھی ست کے نام روپ کی کلیت کا ادھشتان نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کلیت ست  
 سے پیدا ہوا ہے۔ اور یہ جگت ست کے نام روپ کی کلیت کا ادھشتان نہیں ہے۔





نہیں ہے۔ وہ اس کا ہمجنس اور غیر جنس کہنے مانا جاسکتا ہے۔ الگیا نی اپنے چچل میں  
 سے وفادار کرتا ہے۔ کہ پرہیز سے است پندھا اور است قیوں کال میں نہیں ہے  
 است کا نام ہی لگی ہے۔ پس پرہیز سے اس کی نسبت کیا ہے؟  
 سوال :- وگیا نی میں چچتا کے کارن است کی بھاؤنا کیسے آئی؟  
 جواب :- جیسے کوئی شخص سمندر میں غوطہ لگا کر گھبرا جات ویسے ہی سادھی میں  
 جا کر اگیا نی یوگی کو گھبرا سکت ہوگی۔ اور اس نے اس سے اچھ کر است کے بھاؤ کو ناحق  
 مان لیا۔ پس کوڑو کلپ ساوھی کی پراپی نہیں ہوئی۔ یو یکلپ کے ویکلپ سے ایسا ہی  
 کہتا تھا۔ لڑکوں کو سون سان جگہ میں خوف ہوتا ہی ہے۔ مگر یہ غلطی اور بھروسہ ہے۔  
 سون جگہ میں تو خوف کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ وہاں جدید دوسر ہو تب کسی کا ڈر  
 کیا جاسکتے۔ وہاں نہ چور ہے نہ شیر چیتے ہیں۔ پس اس فرضی ڈر کو ناواقی الفہم کہہ  
 نہیں۔ کوڑو کلپ بھاؤ ہی میں نظر ناظر منظور تینوں ہی کی بعد و میت رہتی ہے۔ دن  
 نو ہنکا دیک نہیں ہوتا۔ مگر اگیا نی یوگی کو چونکہ اس حالت کا یہاں کشا نکار نہیں ہوتا۔  
 اس وجہ سے است پر قائم کر کے اسی کی کلپنا میں لگ گیا۔ اور وجو کا کھا گیا۔  
 یو گوان سماجی سنگرا پادہ کا یہی سمت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بو دھوں نے مٹنی کا سما  
 نہیں لیا۔ پس یہ ہیں، جا کرتے ڈر کے ہوسے اگیا نی کے پس میں اگر شوشہ ہو تو یہ چلا  
 آئے۔ حالانکہ شوشہ استہ اور اچا و کو کہتے ہیں۔ اور یہ اچا و تینوں کال میں نہیں  
 سے۔ اچتوں نے نہ سمت کا کشا نکار کیا اور نہ مٹنی کے سار کو سمجھا۔ مٹنی آجمن  
 ہے۔ نہ کہ یہ کھوئی میں نہیں نکایا گیا۔ موتیا بند کے مریض کی طرح ان کو میخا رتہ و شوشہ نظر نہ  
 آ سکی اور بگٹ کے سف کارن کا چھید نہیں ملا۔ اور اگر ایسا کہا جاسکے کہ جگت آتی ہے؟  
 سے پہلے است کوڑو پ بھاؤ یہ ہمہ سوال کرینی کے کہ است کو ستا سے بعد و ہے  
 پادہ استہ خود است نہ پادہ ہے۔ یہ دونوں سوال نظر انداز کئے جاتے کے قابل ہیں



کی تیسرے سے جیسے درخت۔۔۔ ریتھر دو مختلف جاتی یا قسم کی چیریں ہیں۔ چتروں کی تمام  
قسمیں آپس میں سجاتی اور درخت وغیرہ کے مقابلہ میں وجاتی دینی غیر قسم۔ غیر قوم اور غیر  
جنس (شے) ہیں سوگت بھید اعضا۔ جیسے۔ اور بھاگ نام ہے جیسے درخت میں تنہ  
شکل۔ پھل پھول۔ پتے وغیرہ ہیں۔ آدمی میں ہاتھ۔ پانوں۔ سر۔ وٹھ۔ انگلی سب  
اس کے عضو ہیں۔ اور جسمانی سب چیریں حصوں والی ہوں۔ سب بھید سجاتی۔  
اور بھید پرکھ کے بھید سے وجاتی ہیں۔ اور یہ سب اوپر کے تھے اور درمیانی حیثیت  
کہنے کی وجہ سے سوگت بھید دلتے ہی ہیں۔ برہمہ میں یہ بھید اس وجہ سے  
نہیں ہیں۔ کہ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا ہے۔ وہ براہ کا یعنی عبادت والا بھی نہیں  
ہے۔ اور محیط کل ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اس میں سجاتی  
وجاتی اور سوگت بھید نہیں ہیں +

اعتراف۔ بہت برہمہ کے رُوب اور نام تو بھید ہیں۔ اس لئے وہ سوگت بھید  
والا ہو گیا +

جواب۔ نام رُوب تو برہمہ کے ادھار پر گرکٹ ہوتے ہیں۔ اُپتی سے پہلے  
یہ کہاں تھے یا جب اُپتی ہوئی تب ہی نام رُوب پر گرکٹ ہوا۔ پس نام اور رُوب کو  
برہمہ کا ایک اور عضو بتانا غلط ہے +

اعتراف۔ اگر سوگت بھید برہمہ میں نہیں ہے۔ تو نہ ہو۔ مگر سجاتی بھید  
تو ہوگا +

جواب۔ جب ایک طرح کی دو چیریں ہوں۔ تو ان کو سجاتی کہا جاتا ہے۔ اور  
چیریں دو تین یا پانچ اور بے شمار ہوتی ہیں۔ برہمہ تو ایک ہے اس حسیہ  
دو سہا کوں ہے۔ اس لئے اس میں سجاتی بھید کہاں سے آیا +  
اعتراف۔ آپ برہمہ کو سچا اندر (سنت چن۔ آتمہ) کہتے ہو۔ پس برہمہ

اسی سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک روپ کو گرہن کر دیتی ہے۔ یہ روپ کا گرہن لگتی  
 میں ہے۔ اس لئے ایک اندر ہی بھی لگتی ہے بنی ہوئی ہے۔ اور اسی کا کارج ہے  
 اور علیٰ القیاس۔ اسی لگتی ہے شب کا گرہن کرے والا۔ شب کی لگتی ہے اور لگتی ہے  
 سے بنا ہوا اکاش کا کارج ہے۔ علیٰ القیاس۔ اسی لگتی ہے من جو پانچ بھوتوں اور  
 پانچ بھوتوں سے بنی ہوئی چیزوں کو گرہن کرتا ہے پانچ بھوتوں ہی سے بنی ہوئی  
 اشیاء کا کارج ہے۔ جو ایک بھوت سے بنا ہوا ہے وہ ایک ہی بھوت کو گرہن کر  
 سکتا ہے۔ جیسے آگ کو اور روپ دیکھتے اور چھینا سوار دس لینے کے دوسرا کام نہیں  
 کر سکتی۔ پھر من پانچوں کو بھوگن ہے۔ اور ان کے بھوگون کو گرہن کرتا ہے۔ اس لئے  
 وہ ان پانچوں ہی سے بنا ہوا جانا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جو اندریوں کو  
 من کے بھوگا اور گرہن کیا جاتا ہے۔ وہ سب کا سب پانچ بھوتوں کا پناہ ہے۔

## پتھر پتی اور دھوپ

سجائی۔ وجائی۔ سوگت۔ بھید

پتھر پتی اور دھوپ سے مراد ہے۔ اس جگت سے پہلے ست روپ بہت ہی تھا۔  
 جو سجائی (بھینسی) وجائی (غیر جنسی) اور سوگت (اعضا) بھید سے مراد ہے۔ اور  
 نام روپ پیدا ہونے کے پہلے تھا۔

سوال۔ سجائی۔ وجائی۔ اور سوگت بھید کیا ہیں۔ اور وہ برہمن میں کیسے  
 ہیں؟

جواب۔ سجائی بھینسی کی تیز کا نام ہے۔ مثلاً ایک فخر کے تمام درخت اپس میں  
 سجائی ہیں۔ جو ایک جاتی کے ہوں وہ سجائی کہلاتے ہیں۔ اور اسی طرح جن میں بھینسی  
 نام تو نیست۔ پھر بھی وغیرہ اوصاف کی بکسات ہو وہ سب سجائی ہیں۔ وجائی غیر سوگت

عشق کی خصوصیت۔ گیان اندریوں میں ہوتے پھلتے تیز نہیں ہے۔ اگر صرف  
 دیکھتی۔ ناک صرف سوکھتی۔ اور زبان صرف ذائقہ لیتی ہے۔ وہ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ  
 کام توان سے انجام پاتے ہیں۔ مگر ان میں اس قدر جاننے کی طاقت نہیں ہے۔ کہ یہ  
 روت بڑا ہے یا چلا۔ یہ شہد اچھا ہے یا کیسا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اس تیز کا تعلق آتما  
 سے بھی نہیں ہے۔ سہما تو صرف اندریوں کے کپڑے کا کاش کرتا ہے۔ بڑے پھلتے لی  
 تیز صرف من کے تابع ہے۔ اور یہ من تو لگتا ترک یعنی سنت۔ رنج۔ ہم کے بلونی کی دو  
 اسے مختلف قسم کی حالتوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے +

من کی خصوصیت کی نشانی اور ابتکار۔ جب من میں سونگن پرکٹ ہوتا ہے۔  
 تب ویزاک چھٹا۔ ادارت نامہ مہتری۔ دیا۔ بھیرتا۔ ایشور کین وغیرہ اوصاف اسے ہیں  
 اور جب اس میں رچوگن کا خاصہ پڑھ جاتا ہے۔ تو کام۔ کرودھ۔ لوکھ۔ پن۔ دیکھ۔  
 ایرشا وغیرہ دوش پرکٹ ہوتے ہیں۔ اور جب تموگن کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب آلیہ  
 بھوم۔ سستی۔ پند۔ وغیرہ کا لقب ہوتا ہے۔ سونگن کے شبہ۔ رچوگن سے پاپ۔ اور  
 تموگن سے مودھ آتی ہے۔ جو نہ پاپ ہے نہ پنیہ ہے۔ ہاں زندگی بیشک فسیل برآ  
 جاتی ہے۔ شریر۔ من۔ گیان اندریوں اور کرم اندریوں کا اچھا کر کے والا ہنکار ہے۔  
 اور اسے نوکرتا کہتے ہیں۔ کہ تا نام ہے کہے والے کا +

پنچ بھوتوں کا پسار۔ مکت کا بعد کاسج جو پریت ہوتا ہے وہ اکاش وغیرہ پنچ  
 بھوتوں ہی کا ہے۔ بغیر ان کے کچھ نہیں ہوتا۔ جو چیز پنچ بھوتوں والی پریت مکتی  
 ہے وہ پریتھوی ہے۔ جس میں چار گن ہیں وہ جل ہے۔ جس میں تین ہیں وہ اگنی ہے  
 اور جس میں دو گن ہیں وہ ہوا ہے۔ اور ایک گن والا اکاش ہے۔ الغرض جو کچھ مکت  
 میں نظر آتا ہے وہ انھیں پنچ بھوتوں کا پسار ہے۔ اور جو نظر نہیں آتے مثلاً آنکھ  
 وغیرہ کینوں سے بھوتوں کا راج شیے کہے جاتے ہیں۔ جو جس چیز کو کہیں کہے وہ



اور شریخ رُوب الفنی کا کہتے ستھان میں ملے گا۔ اور رُوب کے ساتھ ساتھ اس کا اپنا  
کُن ہے +

## دوسرا چیمبرجی

اندریاں اور اُن کے بھوک

پانچ گیان اندریاں۔ چار بھوک ہیں ویسے ہی اُن کے گرجن کرنے کی  
خاصی من اندریاں بھی ہیں۔ لیکن اندری کا ش سے پیدا ہوتا ہے۔ اُن کے  
کُن شبد کو گرجن کہتی ہے۔ اور شبد کے گرجن کرنے ہی سے من کی بستی کا شبد  
لگتا ہے۔ یہ شبد چاہے باہر ہو وہ اندر ہو۔ کان ہی سے سنا جاتا ہے۔ یہ شبد  
کہ شبد باہر ہی ہیں۔ اندر میں بھی شبد ہیں۔ جن کو ابھاس کرنے والے یوگی لینے  
اندر سنتے ہیں۔ اور اُن کو نامت شبد مانتے ہیں۔ اور تو پارچہ اندر ہی اس پرش کو  
گرجن کرتی ہے۔ وہ اس شری میں ہر جگہ دیا کہ ہے۔ اندر بھی اور باہر بھی۔ ہر  
سپرش ہوتا ہی رہتا ہے۔ انتہ میں شبد اپنی پتے وقت کبھی چلتی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے  
تب اُس کا گیان بوجا ہے۔ یہ اندر پر تیکش نہیں ہے۔ سرو ہی گرجی۔ اور کئی شری  
وغیرہ کی شکل میں اس کا قیاس کیا جاتا ہے۔ آگ سے آنکھ اندر پیدا ہوتی ہے جو  
رُوب کو گرجن کرتی ہے۔ اور زیادہ تو باہر صرف کبھی کبھی اندر میں پلوں کے  
لینے سے اندھکار یا پرکاش کے رُوب کا گیان حاصل کرتی ہے۔ یہ بھی پر تیکش  
ہے۔ رُوب کے مدار اس کا انومان کیا جاتا ہے۔ جلی سے چھپا۔ نہ ہی پیدا ہوتی  
ہے۔ جو رُس یعنی لذت و ذائقہ کو گرجن کرتی ہے۔ اس پر کے۔ آگ کے گرمی کو جو ش  
ہی ہے۔ کبھی کبھی ڈکار لینے کے وقت اس کو اندر کے رُس کا سُد بھی لگتا ہے۔ یہ بھی  
پر تیکش نہیں ہے۔ صرف ذائقہ کے گیان حاصل کرنے کے ذریعہ اس کا انومان ہوتا ہے



کھوٹ اور ان کے گرنے کا کاش۔ روایت الٹی۔ جل۔ پرتھوی۔ بیباک۔ ہا کیونٹ  
 پس ساور شد۔ سپیش۔ روپ۔ رس۔ گندہ۔ ان کے گرنے۔ یہ۔ ہا کیونٹ  
 ایک ایک تو اپنا خاص گرنے رکھتے ہیں۔ اور باقی گرنے جو ان میں پرتیت ہوتے ہیں۔ وہ  
 اور چاندل کے ہیں۔ ان کی صراحت اس طرح ہے۔ آکاش سب سے پہلا کھوٹ  
 دھڑکا ہے۔ اس میں صرف ایک اپنا گرنے شید رہتا ہے۔ اور اسی میں گو بختا رہتا ہے  
 ہوا میں دو گرنے ہیں۔ شید اور سپیش۔ شید تو آکاش کا گرنے ہے۔ اور سپیش  
 وایو کا اپنا خاص گرنے ہے۔ الٹی میں تین گرنے ہیں۔ شید۔ سپیش۔ روپ۔ ان میں سے شید  
 آکاش کا اور سپیش وایو کا ہے۔ اور الٹی کا اپنا خاص گرنے روپ ہے۔ جل میں چار گرنے  
 ہیں۔ شید۔ سپیش۔ روپ۔ اور رس۔ ان میں سے شید آکاش کا۔ سپیش وایو کا۔  
 اور روپ الٹی کا گرنے ہے۔ جل کا اپنا خاص روپ دس (دوا لکھ) ہے۔ اسی طرح پرتھوی  
 میں پانچ گرنے ہیں۔ شید۔ سپیش۔ روپ۔ رس۔ گندہ۔ ان میں سے شید آکاش کا  
 سپیش وایو کا۔ روپ الٹی کا۔ رس جل کا ہے۔ اور پرتھوی کا اپنا خاص گرنے گندہ ہے۔  
 کنول کی صراحت۔ شید دھنی۔ بدنی دھنی۔ یعنی آواز اور صدائے بازگشت  
 کی صورت کا ہے۔ سپیش چھوٹے کو کہتے ہیں۔ یہ گرمی اور سردی کی شکل کا ہے۔ گرم  
 فرق یہ ہے۔ کہ گرمی اور سردی جل و الٹی کی رلاوٹ سے ہے۔ وایو کہ نہیں ہے  
 وایو میں تو صرف سپیش ہی ہے۔ اور وایو میں سے جو آواز "سی سی" نکلا کرتی ہے  
 وہ آکاش کی ہے۔ روپ صورت یا شکل کو کہتے ہیں۔ یہ الٹی سے مخصوص ہے۔ اور  
 اس کا خاصہ گرمی ہے۔ اس سے جو "چھک چھک" آواز نکلتی ہے۔ وہ آکاش کے  
 شید کی ہے۔ اور سپیش وایو کا ہے۔ جل میں گرمی۔ سردی۔ شید اور سپیش ہے۔ سردی تو  
 اس کا گرمی الٹی کا۔ اور شید چھل چھل جیانی سے برآمد ہوتا ہے آکاش کا۔ اور سپیش  
 وایو کا خاصہ ہے۔ پرتھوی میں دو گرنے شید آکاش کا۔ کھوٹ اپنا سپیش وایو کا۔ بیباک

سے اندھکار جاتا رہتا ہے۔ ویسے ہی گیان اور اودیاکا بھوت قطعی طور پر جاتا رہتا ہے۔  
 یہ دو قسم کے بھل ہیں۔ خود چار کرنے پر پردکش اور ایردکش گیان کے ذریعہ پیدا  
 ہوتے ہیں۔ اس وچار سے یہ جانتا چاہئے کہ میں پنچ کوئن وغیرہ سے آزاد ہوں۔  
 بہرہ میرے ہی آشرے پر ہیں۔ میں ان کا ادھار ہوں۔ اور یہ روپ نہیں ہیں۔  
 اس پر نیک تہوہ چار کو بار بار کرنا چاہئے۔  
 ختم ہوا پنچرشی کا پہلا پرکرن پر تیک تہوہ چار

نوٹ۔ اس پرکرن میں ۶۵ شلوک ہیں۔ چونکہ پیش ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ اور کچھ بھی ہے اس  
 لئے ان سب ۶۵ شلوکوں کو یہاں ۶۵ پرکرنوں اور چودہ برہمہوں میں تقسیم کر کے بیان کر دیا گیا ہے  
 تاکہ مطلب اچھی طرح دس نشن ہو جائے۔ اصل کتاب کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا گیا۔

## دوسرا پرکرن پنچ مہا بھوت بویک

پہلا برہمہ

پنچ مہا بھوتوں کا بیان

تھمہ۔ جگت کا کارن ایک لیتو تیر برہمہ ہے۔ بگروہ من اور بانی کے پرے ہے۔  
 ان کی مدد سے اس کا جانتا مستقل ہے۔ اس لئے برہمہ گیان حاصل کرنے کوئے  
 کی غرض سے پنچ بھوتوں کے بویک کا بیان لیا جاتا ہے۔ جو اس برہمہ کے کارج  
 ہیں۔ کارج پر غور کرنے سے کارن کا پتہ ملے گا۔

دور اور درخت کے دور ہوتے ہی اس کا سایہ بھی غائب ہو جائے گا۔ اسی طرح  
بروکش سادھی میں انگارے کے دور ہو جاتے ہیں انگارے کے اُدھار پر چوہ پیہ  
پایہ کے سخت گرم ہونے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ واسنہ انگارہ منٹا۔ اور  
سکام پیہ پایہ کے گرم جب ہی جاتے رہتے ہیں۔ یہی پانچ باتیں برہمہ کے سائنس کا  
راہ میں روکا دینا (پر تہ بندہ) ہیں +

**حدا و اکیہ کی غرض** برہمہ اچھید ہے۔ مگر پانچوں پر تہ بندہ کی وجہ سے دبا رہتا  
ہے۔ اور جب سادھی کرنے پر یہ پر تہ بندہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تو حدا و اکیہ کے سنے  
ہی اس کا پروکش گیان ہو جاتا ہے۔ اور جو برہمہ کی ایکتا اس طرح پر تہیت ہونی ہے  
جیسے ماٹھے میں لئے ہوئے آٹولہ کی پھانکیں پھانکیں نظر آتی ہوئی تمام آٹولہ کی  
ضرورت یکساں کی اکٹھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ یہ سادھی کا پھل ہے۔ اور  
اس وجہ سے جگیا سو کے لئے سادھی کے اچھید اس کی ضرورت ہے +

**پروکش اور پروکش گیان**۔ پروکش اور پروکش گیان کے پھل الگ الگ ہیں  
پروکش ظاہری گیان کو اور پروکش باطنی گیان کو کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا۔ کہ  
برہمہ ہے اس طرح برہمہ کے ہونے کا یقین پروکش گیان ہے۔ مگر جب کسی وقت  
تہت تو ماسی یا اہم برہمہ آسمی وغیرہ حدا و اکیہ سنے سے یہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ  
ہم اور برہمہ اچھید ہیں۔ تب اسی گیان کو پروکش کہتے ہیں +

**پروکش گیان سے بشرطیکہ وہ سچا جوہ آئندہ کے لئے پاپ نہیں ہوتے۔ اور**  
**زندگی پاک بن جاتی ہے۔** اخلاقی حالت درست ہو جاتی ہے۔ جیت میں مخصوصیت  
آ جاتی ہے۔ مگر یہ ابھی تک پورن گیان نہیں ہوا۔ پورن گیان اکھنڈ ورتی سادھی  
جائے جگیا سو کو اور ونگھ سے حدا و اکیہ سنے پر ہوتا ہے۔ تب برہمہ کے ساتھ جیو کہ  
اچھید بھاد ہمیشہ کے لئے مرٹ جاتا ہے۔ اور جیسے دوپتر کے صورج کی روشنی

**جواب** - سادھی میں اکھنڈا کارورتی رہتی ہے۔ اور وہ پیدا بھی سادھی ہی کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے اچھیاں اور لگا تار محنت کا نتیجہ اور سنگا ہے۔ جو سادھی سے پہلے کئے گئے تھے۔ گیتنا کے چھٹے ادھیائے میں بھگوان سری کرشن جی اس سادھی کا بیان ارجن کو سناتے ہیں۔ اس لئے جگیا سو کو سادھی کا اچھیاں کرنا چاہئے +

**سوال** - سادھی کا کیا پھل ہے؟ بغیر پھل اور نتیجہ کے جانے ہوئے کسی بات کا شوق نہیں ہوتا۔ پھل کے جان لینے سے میں بھی سادھی کے واسطے محنت کروں گا +

**جواب** - سادھی کے دو پھل ہیں۔ ایک تو جنم جنانتوں کے رکٹے ہوئے سونے پاپ اور مہنیہ کے کرم نشت ہو جاتے ہیں۔ دوسرے اودیا اور اودیا کے کارج برہم کے ناکشا نکار کے سادھن سے مٹ جاتے ہیں۔ اور انسان پھر ناکام ہو جاتا ہے۔ اور وہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے برہمہ گیانی دس نروکلیپ سادھی کو دھرم میگہ یعنی دھرم کا بادل کہتے ہیں۔ اور جیسے بادل ہزاروں دھار سے برسا ہے ویسے ہی اس سادھی والے سے برہمہ کے ناکشا نکار کا دھرم ہزاروں رڈپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ ایک لمحہ کی نروکلیپ سادھی کئی استویدہ گیہ کرتے سے جی بڑھ کر ہے +

## چودھواں پرچھید

### سادھی کا پریم پر یوجن

پر تی بندھ کا ناش - نروکلیپ سادھی کے اچھیاں سے گیان کے پر تی بندھ پرک اپنکار اور منسا (خودی) کے سنسکاروں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اپنکار کے مٹ جانے سے بنیہ پاپ کے کرموں کا مجموعہ بھی خود بخود ناش ہو جاتا ہے۔ درخت کی جڑ کاٹ

کرتا ہوا اپنے اور چرخ کی کوئی طرح روشن ہو جائے۔ تو انسی کو گیانی سمادھی بتائے

**سوال**۔ آپ کہتے ہو کہ سمادھی میں تریپتی نہیں ہوتی۔ کیونکہ سب ورتیوں کا اچھا ہو جانا ہے۔ اور جب ورتیوں کا اچھا ہو جاتا ہے۔ تو پھر برہمہ کار ورتی بھی نہیں رہتی۔ پھر کیسے تسلیم کر دیا جائے کہ سمادھی میں اکھنڈا کار ورتی بھی نہ تو ہوتی (واری ورتی ہوگی)۔ آپ ہی کی باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ورتی کسی نہ کسی قسم کی اس حالت میں ہی رہی ہے۔

**جواب**۔ اکھنڈا کار ورتی تو سمادھی میں رہتی ہے۔ ورنہ سمادھی سے اچھے کر کے کوئی شخص اکھنڈا قند کو یاد کرتا۔ اور اس کا انجھو کیسے بیڑا اس سے ثابت ہے۔ کہ اکھنڈا کار ورتی تو رہتی ہے ہاں ورتی کا ورتی بچا نہیں رہتا۔ جیسے جل میں پڑا ہوا انگ گل کر جل سے مل جاتا ہے۔ اور انگ نہیں دیکھا جاسکتا۔ ویسے ہی ورتی بھی برہمہ میں ابھید ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے آئینہ کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر زبان سے جھکنے پر اس کے ذائقہ کا علم ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی اکھنڈا برہمہ کار ورتی سمجھو ورتی سے عزیت نہیں ہوتی۔ مگر شکم ورتی سے جانی جاتی ہے۔ سمادھی میں اکھنڈا کار ورتی کا رہنا ناگیا ہے۔

**سوال**۔ سمادھی میں جو اکھنڈا کار ورتی ہوتی ہے وہ سمادھی سے وقت پیدا ہوتی ہے۔ یا سمادھی سے اچھے پر تیار کی کے وقت ہوتی ہے۔ اگر یہ کہو کہ سمادھی کے وقت ہوتی ہے۔ تو غلط ہے۔ کیونکہ اس وقت کسی قسم کی ورتی اٹھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور جو کہ وہ جاگرت میں پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ سمادھی میں نہیں رہتی۔ ورتی یہ سمجھ بدلتی اور رہا ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے دونوں باتیں غلط

## نیرھیاں پر چھید

۴۴۔ **شرون - بن - نیرھیاں** - سما دھی وغیرہ۔  
 شرون - بن - نیرھیاں - اس لئے ہوا کہ اس کا جو مقصد جیو اور برہمہ کی ایکائیت۔  
 اس کو شیر و بھاکے ساتھ گورو کی زبان سے سنو۔ شرون اور بن کر۔ شرون سننے اور  
 بن دھارے کو کہتے ہیں۔ اور دھار کے دیکھو۔ کہ جہاں گورو کہتے ہیں وہ چھار تھ  
 اور سچی ہیں۔ اور جیو برہمہ دونوں ایک ہیں۔ جب تم شرون بن میں لگو گے۔ تو یہ تیکو اور  
 شبہات خود بخود دور ہو جائیں گے۔ اور حیت کی ورتی جیب پر واہ آکار ہوگی تب  
 اس کو نیرھیاں کہتے ہیں۔ اور جب پختہ یقیں۔ پختہ تصور اور پختہ خیال کے ساتھ  
 نیرھیاں مضبوط ہو جائے گا۔ تب سما دھی پر اپت ہوگی۔ اور سا کشا لکار ہو جائیگا  
 سما دھتی و نیرھیاں کا فرق۔ نیرھیاں اور سما دھی میں فرق ہے۔ نیرھیاں منسکرت  
 مادہ 'نی' (پہلے) اور 'دھے' (دھیان) سے نکلا ہے۔ گہرے دھیان کا نام نیرھیاں  
 ہے۔ تصور ایسا پختہ ہو جائے کہ اس میں کسی طرح کی کمزوری نہ رہے۔ یہ نیرھیاں ہے  
 اس نیرھیاں میں دھیان، دھیان، دھے کی تریٹی رہتی ہے۔ یعنی تینوں حالتیں  
 دھیان کرنے والا، دھیان اور جس کا دھیان کیا جاتا ہے موجود رہتی ہیں۔ تریٹی نام ہے  
 تثلیث کا۔ دھیان میں ان کا رہنا ضروری ہے۔ جب کوئی کہتا ہے کہ میں برہمہ کا  
 دھیان کرتا ہوں۔ تو تم سمجھ لو کہ ابھی تک اس میں تثلیثی مدارج۔ دھیانی۔ برہمہ  
 اور دھیان تینوں اسی ہیں۔ جب کامل اچھیاں ہو جائے گا۔ اور یہ تینوں بلکہ ایک  
 ہو رہیں گے۔ اور تثلیثی امتیازی حالت دور ہو جائے گی۔ تو اسی کا نام سما دھی ہے۔  
 اور سما دھتی کی حالت میں کوئی شخص اتنا بھی تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں برہمہ ہوں۔ ورنہ  
 پھر وہاں تثلیث اور تریٹی ہوگی۔ چت جب اپنے پچھلے رویت کو چھوڑ کر برہمہ کا دھیان

سویکلیٹ ٹر وکلیٹ کلپنا پیش۔۔۔ ٹر وکلیٹ کی بابت وکلیٹ اور سویکلیٹ کی بابت بھی وکلیٹ کے سوال اٹھانے سے پانچ طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔

اول یہ کہ ٹر وکلیٹ بر وکلیٹ والے وٹھے میں ہوتا ہے یا روپ والے میں۔۔۔ دوسرا یہ کہ کریا کر یا کر یا وٹھے میں ہوتی ہے یا کریا میں۔۔۔ تیسرا یہ کہ گائے بے کی جنسیت (جانی) گائے میں نہ ہوتی ہے یا کہ جو گائے سے مختلف ہے۔۔۔ چوتھا کہ گھٹا گھڑے میں رہتا ہے یا کہ غیر گھڑے والے میں۔۔۔ پانچواں یہ کہ گھٹ کا سمبندھ گھٹ والے میں ہے یا کہ غیر گھٹ والے میں۔۔۔ اس طرح کے سوالات کے سلسلہ میں مانجھ تو کچھ آتا نہیں۔ گو گو کامیون ہوتا ہے۔ اور آخر وہ جینی پنا ثابت ہوتا ہے۔ اور خاموشی اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں بن سکتا۔ گو وہ وکلیٹ ٹر وکلیٹ کے آپدیش کا بھرا ہوا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی کسی کر کیا کہے اور کیا نہ کہے۔ نہ تم سمجھ لو۔ کہ تعلیم کے سلسلہ کے جاری کرنے کی نیت سے تنوں کے جاتے والوں نے پر پر یہ کی بابت سینورن پنا (مثلاً) اور سپر اندینا کا اھول موندوہ فرض کر لیا ہے۔ اور ایسی کے آدھار پر یہ سب پیش اور تیار چلتی ہے۔ برہمہ میں وکلیٹ کا اچھا وٹھے۔ کیونکہ وکلیٹ سویکلیٹ من کا خاصہ ہے اور اس میں وکلیٹ کے بھی وکلیٹ کا اچھا وٹھے۔ اور وہ اسٹھامن بانی کے پر سے کی تسلیم کی گئی ہے۔ اور اس میں لکش کا بھی اچھا وٹھے۔ کیونکہ یہ لکش بھی من اور بانی کے سر سے۔ اس لئے چل طرح اس برہمہ میں وکلیٹ بیوا نظر آتا ہے۔ ویسے ہی لکش کی بھی کلپنا کرنی گئی ہے۔ اور برہمہ کو اکھنڈ سچہ آتمہاں لیا گیا ہے۔ اور وہ ہما و اکبوں کا لکش ہو رہا ہے۔ برہمہ و تیا جو کچھ اس لکش کے بارہ میں کہتے ہیں۔ وہ کاپینا ہی کر کے تو کہتے ہیں۔ اس لئے یہ اعتراض اچھا نا غلطی میں داخل ہے۔ تم کہتے ہو لکش سویکلیٹ ہے یا ٹر وکلیٹ ہے۔ حقیقت یوں ہے۔ کہ سویکلیٹ اور ٹر وکلیٹ دونوں ہی کلپنا کی ہوئی باتیں ہیں کلپنا کرنا ماننے کو کہتے ہیں۔

۱۱۔ عرض جو کچھ اس بارہ میں کہا جائیگا۔ وہ سب سویکلپ ہی ہوگا۔ نہ روکلب کبھی نہ  
شکر سے گا۔

جواب۔ خوب اتم نے جو کاش کے سویکلپ اور روکلب ہونے کے متعلق  
سوال کیا ہے۔ نوٹم ہی پہلے یہ بتاؤ۔ کہ تمہارا روکلب سویکلپ کی بابت ہے۔ یا  
روکلب کی بابت ہے۔ جو نقص تم یہاں پیش کرتے ہو وہ خود تمہارے سوال میں  
موجود ہے۔ نہ روکلب کا روکلب اور غیر وارمہ کا وارمہ تو ہوتا ہی نہیں۔ کسی غیر دولند  
کو دولت والا کہنا بالکل غلطی اور بھول ہے۔ اسی طرح روکلب کی بابت روکلب کرنا  
بھی ہے اور جو کہو کہ سویکلپ کی نسبت روکلب ہے تب ان اوستیا اور تی کا نقص حاصل  
ہوتا جا۔ گئے گا۔ اور روکلب سویکلپ کا سلسلہ کبھی ختم ہی ہونے پر نہ آئے گا۔ جو  
روکلب ہے وہ روکلب ہے۔ جو جہاں بیٹھا ہے وہاں بیٹھا ہے۔ ورنہ سوالات کی  
وہ بھڑا رہ گیا۔ کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ ایک سوال تو یہ ہے۔ کہ جس کے اعداد  
روکلب کیا جاتا ہے۔ وہ روکلب اعداد سے مختلف ہے۔ یا اس کا روپ والا  
جیسا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ روکلب کا اعداد روکلب ہے۔ اور اسی کے جیسا ہے  
تو ہاں اتم آشری دوش (نقص) حاصل ہو گیا۔ کیونکہ روکلب آپ ہی اعداد بنا اور  
آپ ہی اس کا آشرے بنا۔ یہ بات دنیا میں کہیں دیکھنے میں نہیں آتی۔ آج تک  
کوئی شخص ایسے ہی کندھے پر آپ چڑھا ہوا نظر نہیں آیا۔ اور جو یہ کہو۔ کہ اعداد والا  
روکلب آشرے رہتے۔ الے روکلب سے مختلف ہے۔ تب یہ تڑاؤ۔ نہ یہ اعداد والا  
روکلب نہ روکلب کو آشرے رہتا ہے یا سویکلپ کے۔ اور اگر اعداد والا روکلب سویکلپ  
میں ہے تو یہ پیشیت اس کی کس تکم کی؟ طح ایسا روکلب دوسرے کے اعداد پر  
برابر بنا جائیگا۔ اور اس کا سلسلہ لامقطوع ہوگا۔ اور اسی کو شاستر میں ان اوستیا اور تی  
کا دوش کہتے ہیں۔



مرکت کا باوان کارنہ برہمہ۔ یہ برہمہ تو گن پر دھان مایا کے ساتھ مل کر بہرہ مدت روپنا  
 کو کر اہت ہو گیا۔ اور شکتی ستوروپ مایا کے ساتھ لکھ جکت کا کر یا ہو گیا برہمہ آپ ہی  
 مرکت اور باوان کارن ہے۔ مگر یہ یا ریشہ کا کثیر ایسے اندر سے بالایا دھان کا نکالنے پر  
 اس نے وہی اس کے مرکت کارن بھی ہیں۔ یہ مرکت پر کا واچہ ارتھ ہے۔ اور  
 جب کا تیرہ کریم وغیرہ کرتے ہوئے وہ ناقص ہن ستور دھان اوڈیا ریا کا دوسرا روپ کی  
 اپادھی کو گرن کر لیتا ہے۔ تب وہی پر برہمہ جیو مکمل آتا ہے۔ یہ قوم پر کا واچہ ارتھ ہے  
 یہ دونوں ہی اپادھی ہیں۔ وہاں مایا اپادھی ہے۔ یہاں اوڈیا اپادھی ہے۔ ان  
 دونوں اپادھیوں کا تیاگ کر دیا گیا۔ اور باقی جو رہا۔ اسی پر یعنی ہے بنا ورنج روپ  
 اور ذات حقیقت اور لکش ہے۔ اور اسی کو گرن کرنا ہے۔ اور اپادھی کے الگ الگ  
 کر کے دیکھ لینے سے جیو اور برہمہ دونوں کی ایکتا ثابت ہوتی ہے۔ سویم ریشہ یہ وہی  
 ریشہ ہے۔ جو کاشی میں لاکھ کے مہینہ میں اور کورکشیتر میں بیسا لکھ کے مہینے میں دیکھا  
 گیا تھا۔ ویش اور کال کی اپادھی کے تیاگ دینے سے صرف پُرش رہ جاتا ہے۔ اسی  
 طرح ایشور کی اپادھی مایا اور جیو کی اپادھی اوڈیا کو جب سمجھ تو جھ کر نظر انداز کر دیا جاتا  
 ہے۔ تو لکھتے پچھاندہ برہمہ پر تیت ہوتا ہے۔ اور وہ اپنا ہی آپ روپ ہے۔  
 اعراض۔ ہوا کہی کے بھاگ تیاگ سے پچھاندہ لکھتے برہمہ کا خیال صحیح ہو  
 کر رہتا ہے۔ ایسا تیاگ ہوا برہمہ سو لکھ ہے۔ یا ٹرو لکھ ہے۔ اگر سو لکھ ہے  
 تو کھنیا کی ہوتی ہے پچھتا ہوتی ہے۔ اور اگر ٹرو لکھ ہے تو پچھ وہ لکش کیسے ہو سکتا  
 ہے۔ کیونکہ جو لکھا جائے خواہ لکش میں آوے ویسا برہمہ اس جگت میں کہیں نظر  
 نہیں آتا۔ اور آپ ہزار دلیل اور گیتی سے سمجھائیے۔ مگر وہ بھرم ہی بھرم ہوگا۔ کسی  
 (دیکھ کو یہ کہنا کہ تیرہی ماں باجھ ہے مھول ہے۔ باجھ کے لڑکا کبھی ہوتا ہی نہیں

اصلی چیز تو آتما ہے۔ جو سب کا پرکاشک ہے۔ اور یہ سب پر چھایا ہے۔ یہ ہے ف  
 آتما کے ادھار پر کبھی تریٹ ہوتی ہیں۔ اور کبھی نہیں۔ اس لئے یہ پر چھایا کسی کبھی  
 رستی ادھار اور ادھتھان ہے۔ اس میں کبھی سائب یا پانی کی ادھار کا بھرم ہوتا ہے  
 کبھی نہیں ہوتا۔ رستی ایک رس ہے۔ اسی طرح ان سب کو ش کے بھی اتو سے تریٹ کرتے  
 سے آتما ہی کے ایک رس و یا ایک ہونے کا ہے جو تیسے۔ اور اسی تپے کو آتما کا ہر  
 روپ بنا سمجھا جاسکتا ہے۔ جیسے تو فی شخص مونی (مرکندے) کے چھٹوں سے اس  
 کی تیلی کو الگ کر کے نکال لے۔ ویسے ہی سب کو شوں سے آتما الگ دکھائی دے جاتا  
 ہے۔ اور وہ اپنی ہی ذات ہے۔ اور اتنی وجہ سے جو ہر ہم کی اکتا ہے۔

## بارھواں پرچہ

### ہما و اکبہ اور بھاگ تباگ وغیرہ

بھاگ تباگ لکٹنا۔ جیو ہر ہم کی اکبہ برہمہ نشٹ کو روت ت قوم اسی وغیرہ ہما و اکبہ  
 کو تباگ بھاگ تباگ لکٹنا کر کے دکھاتے ہیں۔ بھاگ تباگ سے میں کسی حصہ کو لے لینا  
 اور کسی کو چھوڑ دینا۔ جیسے کسی شخص نے کسی شخص کو مانگ کے مہینہ میں کاشی جی میں دیکھا  
 اور دیکھا کہ کے مہینہ میں وہی شخص کو رکتیہ میں نظر آیا اس کو دیکھ کر اس شخص نے  
 کہا: یہ وہ پرش ہے۔ یہاں کاشی آگے اور نور کتبہ ویا کہ کا تباگ کر دیا گیا۔ اور  
 صرف پرش بھاگ کو لے لیا گیا۔ اور اس پرش کی ایک ثابت ردی لگی۔ جتنا  
 امتحان اور سے کا بھید تھا تباگ بھرم تھا۔ ان کے تباگ کر دینے سے بھرم

جاتا رہا۔  
 تبت قوم اسی اسی طرح تبت۔ قوم۔ اسی۔ تین الفاظ ہیں۔ تبت پر کا ارتقبہ ہے  
 لے تال اعظم۔ اتم اعظم۔ یا کلام اعظم۔

یہ سنکرت مادہ 'اَو' (پچھ) اور 'اِن' (دبانے) سے بنا ہے۔ وتریک نام ہے جو  
کرنے کا۔ یہ سنکرت مادہ 'و' اور 'اِ' (پہلے) اور 'و' (پلانے) سے بنا ہے۔  
جیسے سوت کے دھارے میں مالا کے دانے پروئے ہوئے ہیں ویسے ہی آتما  
تینوں میں شامل ہے۔ یہ الگ الگ جھانکتے ہیں۔ جب جاگرت ہے تب سوین  
اور سوشپتی نہیں۔ اور جب سوین ہے تب جاگرت اور سوشپتی نہیں اور اسی طرح  
جب سوشپتی ہے تب جاگرت اور سوین نہیں ہیں۔ یہ الگ الگ ہیں۔ مگر ان  
سب کا اودھارا آتما تینوں میں رہتا ہوا تینوں کو وقت پر پرکاش کرتا ہے۔  
اس طرح اودھارے وتریک کے عمل سے یہ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اسی کو یوگ کہا جاتا

ہے۔  
**اعتراف**۔ اب ابھی پنج گوشوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اور ابھی جاگرت سوین اور  
سوشپتی کے تین شریر متھول۔ سوکشم اور کارن کا ذکر چھڑھیا۔ کہاں کیا اور کہاں کیا؟  
صرف پنج گوشوں ہی کے سلسلہ میں یوگ کو دکھائیے۔

**جواب**۔ یہ پنج گوش ان شریروں سے الگ نہیں ہیں۔ اس لئے میرے  
بیان کو اس موقع پر غیر ضروری یا خلاف موقع نہ سمجھنا چاہئے۔ پران کے نویس۔ منو نے  
کوئی۔ اور دگیا نے کوئی انھیں کی مجموعی حالت کا نام سوکشم شریر ہے۔ جو سوین  
کی اوستھا میں اپنا تماشہ دکھاتا ہے۔ آتما کے گوش کارن شریر ہے۔ جو سوشپتی  
سے متعلق ہے۔ اور ان کے گوش متھول شریر ہے۔ جو جاگرت میں پرثیت ہوتا ہے۔  
یوگ کو چاہئے اودھارے سے یوگ کو چاہئے اودھارے سے بات تو ایک ہی ہے۔ جس طرح آتما کا  
اودھارے وتریک ان تین اوستھاؤں میں کیا گیا۔ ویسے ہی ان پنج گوشوں کے ساتھ بھی کیا  
جاسکتا ہے۔ آتما ان میں پرویا ہوتا ہے۔ مالا کے دانوں سے سوت کا دھارا ہمیشہ  
جدا رہتا ہے۔ کیا تم اس کو نہیں سمجھ سکتے ہو یا صرف یہی دہرے نشین کرنا مقصود تھا

پر مود۔ دوتیوں کے ساتھ ملی ہوئی تھا اس کے لیے کہتے ہیں پیارے کو۔ جیسے کسی چیز کی خواہش کے سلسلہ میں جب وہ مانگہ اجاتی ہے تو پیاری لگتی ہے۔ مود اس چیز کے پراپت ہونے کی خوشی کا نام ہے۔ اور پر مود اس چیز کو پراپت کرنے پر بھوگنے کے شکوہ کو کہتے ہیں۔ یہ تینوں دریاں اوڈیل کے ساتھ ملی جلی رہتی ہیں۔ اور وہ کارن شریر کیلاتی ہوئی آئندے کو ش کا نام پاتی ہیں۔

سوال - سچ کو شوں سے ملے ہوئے آتما کو ان سے الگ کرنا مشکل ہے۔ جیسے حل اور ہلدی، وغیرہ کے رنگ جب آپس میں مل جاتے ہیں تب ان کو الگ کر دیکھنا آسان تو نہیں ہے؟

جواب - حل میں نرمی ڈال دو۔ رنگ نیچے بیٹھ جائیگا۔ اور پانی صاف نظر آنے لگیگا۔ اسی طرح جب گورو کا آپدیش من کر بویک روپی نرمی من میں پڑ جاتی ہے تو چہرہ پاشدھ بہرہ روپ نظر آ جاتا ہے۔

سوال - بویک کس کو کہتے ہیں؟

جواب - بویک تیز کو کہتے ہیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی تین اوستھائیں ہیں۔ ان کے علیحدہ علیحدہ روپ کو سمجھنا بویک ہے۔ ان کے کوش کی سمجھ سول شمر میں جاگرت اوستھائیں ہوتی ہے سوپن میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ سوپن میں یہ بیکار پڑا رہتا ہے جس شخص یا شے کو تم جاگتے ہوئے دیکھتے ہو اور اس کے سٹھواں شمر کا علم رکھتے ہو۔ سو جانے پر وہ نظر نہیں آتا۔ مگر آتما سوپن اور جاگرت دونوں ہی میں جیتا ہے۔ یہ دونوں اسی کے آدھار پر رہتے ہیں۔ اور میرے ملائے دانوں میں سوت پر ویارہتا ہے۔ ویسے ہی ان دونوں میں آتما کا حال ہے۔ اس وجہ سے کہ شاستری انوکے وریک کہتے ہیں۔ لا جلا دیکھنا وریک اور الگ الگ دیکھنا انوکے ہے۔ اسی عمل کو پرم تقطیع اور تحلیل بھی کہتے ہیں۔ انوکے نام ہے الگ کرنا

## گیارہواں پرچہ

## پنج گوش کا بیان

گور و کا اندیش۔ جب حیوانیت کو مٹی ہوتے اور گھبراتے ہیں۔ تب گیان دان گورو۔  
 سرگرم ہو کر ان کو پیدائش دیتے ہیں۔ کہ اصل میں جن شریوں کا تو اپنی نادانی سے  
 اچھائی بنا ہوا ہے۔ وہ تیسرے روپ میں ہیں۔ تو تو پنج گوشوں سے جو ان شریوں  
 کے اسکرٹ ہیں نیا رہا ہے۔ ان کو اپنے چارے بویک شکستی اور گیان در شری کو ڈھکا کر اور اصلی  
 روپ کو ان سے الگ دکھا کر وہ جیوں کو چٹاتے۔ اور ان کو اپنا اصلی روپ دیتا ہے  
 ہیں۔ تب حیوانیت کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اور اوڈیا کے بندھن سے چھوٹ

پنج گوش۔ پنج گوش پانچ طرح کے ہیں۔ گوش کہتے ہیں صندوق یا غلاف کو۔  
 ان کے نام سنو۔ پہلا ان کے گوش بے جو یہ شخصوں شری ہے۔ اور پچی کرت پنج  
 بھوتوں سے بنا ہوا ہے۔ سواشم شری میں پن گوش ہیں۔ بران سے گوش۔ منوے گوش  
 وگیاں گوش۔ ان میں سے بران سے گوش پانچ پران اور پانچ کرماندوں کے مجموعہ سے  
 بنا ہے۔ یہ بران سے گوش اپنی کرت پنج بھوتوں کے رجوگن انش سے پیدا ہوا ہے۔  
 منوے گوش پانچ گیان اندریاں اور چھٹے من کی مجموعی حالت ہے۔ جو اپنی کرت  
 پنج بھوتوں کے سا توک انش سے پیدا ہوا ہے۔ اور پانچ گیان اندریاں  
 اور چھٹی بدھی۔ ان کی مجموعی حالت کا نام وگیاں سے گوش ہے۔  
 یہ وگیاں سے گوش بھی پنج بھوتوں ہی کے سا توک انش سے پیدا ہوا ہے۔ چار  
 گوش تو لہو گئے۔ اب جو پانچواں گوش ہے۔ اور آتمہ سے گوش کہلاتا ہے۔ اور تہ  
 مانا گیا ہے۔ وہ اور کچھ نہیں ہے۔ صرف کمن شعور و جان اوڈیا سے جو پریہ نہ نو

برہانہ ایشور کا ستھول شریہ ہے۔ اُس کے ایمان سے یہ ایشور وراثت کمال یا سادہ جیو  
کو جب اس ستھول شرر کا اجماع ہوا۔ تو اُس کے نام و شو پڑا۔ اس و شو نام و جیو کی قدرت  
میں دلو تازہ نشیب۔ پشہ پکشی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور چونکہ یہ شرریہ جیو کے اجماع سے  
مستقیم اور بندھن دانے ہوئے۔ اس وجہ سے آگیاں کی ان کو خیر نہیں رہی۔ اور  
باہر جیو گروں میں جو مشہد۔ سپہ ش۔ روپ۔ ریس۔ دھندہ ہیں۔ انہیں میں پختہ ہے  
اور ان کا دیوار کرنے لگے۔ اور اس دیوار کے کرم سے ان کی حالتوں میں برابر تہ لیاں  
ہوئے لگیں۔ اور نیم برن کے شکار ہوئے گئے۔ کیونکہ ان کو سنگ ہے اور کبھی دھند ہے۔

ایک حالت سے نکلے اور دوسری حالت میں پختے ہیں۔ ان کی کیفیت سمند میں غلط  
کھانے والوں سے مشابہ ہے۔ کبھی پیٹے چبے پالے ہیں کبھی اوپے سر اٹھاتے ہیں  
اور اسی نیچی اونچی جیو یوں کو چاراسی کش کہتے ہیں +

آدیا نے آپس میں ان جیوں کو پھنسا یا ہے۔ جب بد دھند سے پریشان ہوتے  
ہیں تو اس سے چھوٹنے کی تدبیر سوچتے ہیں۔ اور کرم کے شکوہ یا ت ہیں۔ مگر چونکہ  
دھند شکوہ اس رہنما میں سہا تہ رہتے ہیں۔ شکوہ کے جوگ لینے کے بعد وہ پھر دھند  
میں آجاتے ہیں۔ جیوں میں جو کرم کو اقلانات کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ وہ انہیں  
دھند شکوہ کے سمند میں کرم کرنے کے نتیجے ہیں۔ کرم کے دوروہ ہیں۔ پاپ اور  
پنہ۔ پاپی کا سہا و بڑا ہوتا ہے۔ پنہ وان کا بھلا ہوتا ہے۔ پنہ وان شکوہ شیل۔  
دیا و نت ہوتا ہے۔ پاپی سخت مزاج اور بد نیت ہوتا ہے۔ وغیرہ اقلیاس +

اودیا کہے دوروہ پر کرتی اور مایا کا اس طرح پیچیدہ بتا دیا گیا ہے پر کرتی سے تو  
یہ جگت بنا ہے۔ اور یا قید و بند کی حالت ہے۔ جو آگیاں روپ ہے +

پڑا ایشور جیو کی زیادہ صراحت کے لئے دیکھو پچن سار جو نیم سنت امرت بالی۔ دفتر  
وگمانی اور سے ملی سکے گی +



اجمانی کہا جاتا ہے۔ دوسرا سوکشم شریہ ہے۔ جو سترو تئوں کا بتا ہوا ہے۔ سترو  
تئو یہ ہیں۔ ایک تئو ایک تہمی۔ یا پنج گمان اندریاں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ تھو  
بھجیا۔ پانچ کرم اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ لبت۔ گدڑا۔ ذہن۔ چٹان۔ چہن۔  
ایمان و بیان۔ سامان۔ آفتان۔ ان سترو تئوں کی پیدایش اپنی کرمات ہاتھوتوں  
سے ہوتی ہے۔ سو پانچ بھوت یہ ہیں۔ آکاش۔ دایو۔ تیج۔ بھن۔ پرتھوی۔  
ان پانچوں کی پیدایش ایشور کے حکم سے تئوں پر دھان پر کرتی ہے ہوتی ہے  
جیوں کے سکھ و کھ کے انھو کے واسطے پانچ پتھ تئوں کے ستوگن انش پانچ  
گیان اندریاں پیدا ہوتی ہیں۔ آکاش کے ستوگن انش سے کان اندریہ ہونے  
ستوگن انش سے توجا یعنی لاسہ (تھوٹے) اندریہ یعنی آنکھ کے ستوگن انش سے کھ  
اندریہ جہل کے ستوگن انش سے سار زبان میں لینے والی اندریہ اور پرتھوی ستوگن انش سے  
گھران (ناک ٹوگنے والی) اندریہ پیدا ہوتی ہے۔ پانچ گمان اندریوں کی اپنی اطہر پانچ ہوتی ہیں  
اور پانچ بھوتوں کے لیے جوئے ستوگن انش سے اندر کرن (اندرونی اندریاں) پیدا ہوتی ہیں جو ہندگی  
و کھتہا ہوتی والی ہے ہی من سے تار و جوئے (تھین) اور پ ورتی والی ہے تھو ہے  
من جی کی پیدایش اطہر ہوتی ہے اور پانچ بھوتوں کے رجوگن انش سے پانچ کرم اندریہ پیدا ہوتی ہیں کہ گھان  
نے رجوگن انش سے مانی زبان قوت کلامیہ (دایو سے رجوگن انش سے ہاتھ  
آنکھ کے رجوگن انش سے پاؤں۔ بل کے رجوگن انش سے ٹیگ و آکر تھوٹا) اور  
اور پرتھوی کے رجوگن انش سے گدڑا (مقدور یا فائدہ) اندریہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور  
اور پانچ بھوتوں کے لیے جوئے ستوگن انش سے پانچ پتھ تئوں پر کرت ہونے  
ان ہی سترو تئوں کی مجموعی حیثیت کا نام سوکشم شریہ ہے۔ یہ سوکشم شریہ دو  
پلجے کا ہے۔ ایک سمشی (دلی) اور دوسرا لیشی (خجندی) چونکہ جیوں کی طرح ایشور  
بھی شریہ والا ہے۔ اس سوکشم شریہ کے اجمان سے ایشور تو ہر شے گرہ کہلاتا



تو اس کے لئے تو کوئی چیز ہے۔ گھسیٹ میں پڑوہ چالی ہے وہ نظر نہیں آتی۔ اسی پر وہ  
کا نام پڑتی بندہ دیکھتا ہے۔ باپ کو لڑکے کے آواز کا سنائی نہ دینا صرف وہ ہی دیکھتا ہے۔  
لوگوں کے ہنسنے کی آواز ہے۔ وہ نہ وہ سنا نہیں دیتی اسے سنائی دیتی ہے۔ اسی  
طرح کہہ سکتا ہے۔ اودیا کے پرتی بندہ کی وجہ سے ہے۔ اس آدیا ہی کی  
وجہ سے میرٹ گیاں ہو گیا ہے جس کے سبب سے وہ کد روپ و شیوں میں  
شک دیتا کی پریت ہوتی۔ اور آقا میں شک کی پریت نہیں ہوتی۔

## سوال پر تجزیہ

### اودیا کے دو روپ وغیرہ

اودیا کے دو روپ۔ برہمن کے پڑاؤ روپ کا جو پرتی بندہ ہے۔ وہ  
پر کرتی ہے۔ یہ تین گن ست راج اور تم والی ہے۔ اس کے دو روپ ہیں۔ ایک  
ایا اور دوسری اودیا۔ جسے پے ہوئے گیتوں کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک آنا  
اور دوسرا جو کہ (جیوس) آنا سار ہے۔ اور جو کہ اسار ہے۔ چار پر دھان پر کرتی کو  
آنا سمجھو۔ اور اسار پر دھان پر کرتی کو جیوس تصور کرو۔ ستیو پر دھان پر کرتی  
کو دیا ہے۔

ایشور اور جیو۔ ایامین جو چین کا عکس یعنی پرتی ہے وہ ایشور  
ہو گیا ہے۔ ایامین کے ماتحت ہے۔ اور اودیا میں جو چین کا بھاس یعنی پرتی  
ہو گیا ہے۔ وہ جیو کہلا تا ہے۔ جیو الگ ہے۔ اور ایامین کے تابع ہے۔ اور پرتی یا اودیا  
شیر یعنی غلام ہو جاتی ہے۔ جو تین قسم کی ہے۔ اور پہلا اودیا خود کار ان شیر  
کہلاتی ہے۔ اور اس کے ابھائی ہونے کی وجہ سے جیو کا نام پڑا گیا ہے  
جو جس نے ساتھ کلمہ بندہ کر کے اس کو اپنا روپ مان لے اس کو اس کا

تو پھر وہ بے گنگے آئند کی خواہش نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ آتما جیت خود پرمانہ ہے۔ تو پھر اُس کو اور آتما کی کیا ضرورت ہے۔ آخرت میں خوش و آئند اور لذت چیز کے کھانے ہوئے کوئی شخص گنتوں کا جو بٹھا کھا تا کہ آتما کو ارا کرے گا۔ اور اگر کو کہ آتما میں مانہ روتا نہیں جیاستی۔ اس وجہ سے وہ نفسانی اور جسمانی بھوگیاں کی طرف دھڑکتا ہے۔ خواہیوں کہ کسی کے گھر میں خزانہ دین ہے مگر نادانی کی وجہ سے کوڑی کوڑی پر جان دیتا ہے۔ یہی حال آتما کا ہے۔ تو پھر آتما میں پریم نہ ہونا چاہئے۔ پریم ہمیشہ جان لیتے پر ہوتا ہے۔ آتما کو اپنے پرمانہ کوپ کا گیان ہے نہیں۔ تو پھر اپنے آتما کوپ کے ساتھ اُس کو پریم کیسے ہوگا اور اس حالت میں وہ پریم پریم کیسے کہلائیگا۔ اس سے آتما پرمانہ روپ نہیں ہے۔

جواب۔ سنو۔ جیاستے میں دو بھید ہیں۔ ایک سامانیہ (معمولی) یعنی سامانیہ دوسرا ویشیش یعنی اسادھارن وغیر معمولی آتما کا پریم سامانیہ روپ سے جیاستا ہے ویشیش روپ سے نہیں جیاستا۔ یہ سبب ہے کہ اُس کو ویشیشوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اور چونکہ سامانیہ روپ میں پرمانہ روپ جیاستا ہے۔ اس لئے آتما پریم پریم ہے۔ پرمانہ روپ چنا جیاستی بھی ہے اور نہیں جیاستی۔ یہ دو باتیں ہیں۔

اس کے بعد اخص۔ جیاستا اور نہ جیاستا دونوں حالتوں کا ایک ہی وقت میں ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب۔ جیسے کوئی لڑکا مدرسہ میں اور لڑکوں کے ساتھ مل جلک پڑھتا ہے۔ اُس کا باپ سامانیہ ریتی سے اُس کی آواز کو سنتا ہے۔ اور ویشیش روپ سے نہیں سنتا۔ اسی طرح آتما کے پرمانہ روپ کا جیان بھی ہوتا ہے اور ویشیش جی ہوتا ہے۔ سامانیہ ریتی سے جیاستے ہوئے اور اُپا دھیوں اور پرانی بندھنوں کے کارن اُس کا جیاستا نہیں بھی ہوتا۔ پرانی بندھن کہتے ہیں پر وہ یا قب۔ مگر کو۔ مثلاً

منت پر کاش والا اور دانی ہے - وہی رت ہے - اور وہی چیت ہے +  
 یہی سکیا اٹھا تھا ہے - اور آتم روپ ہے - اور یہی پرمانند ہر روپ ہے -  
 یہ نہ مرنے ہے نہ فنا ہوتا ہے - آپ اپنے پریم میں رہتا ہے - کیونکہ پریم اور  
 اتنا خود اس کی ذات ہے +  
 اعتراض - مگر تم میں اوروں کے لئے تو پریم ہے - وہ پریم روپ بھارتے

جواب - بھارتے اعتراض کا جواب خود تمہارے سوال میں موجود ہے -  
 تم میں پریم اور اتنا ہے - اس وجہ سے جس تمہارے اپنے پریم کے عکس کی وجہ  
 سے لوگ کے بارے پریم روپ بھارتے ہیں - جیسے روشن شمع اپنے نور سے اوروں  
 کو نورانی کرتی ہے - ویسے ہی تم بھی اپنے پریم سے اوروں کو پریمی بناتے - مانتے  
 اور دیکھتے ہو - اور اگر تم میں پریم نہ ہوتا تو ان میں بھی تم کو پریم نہ نظر آتا - اس کا تجربہ  
 تم کو بہارک زندگی کے روزانہ کاروبار میں ہوتا ہے - پریم تو صرف اتنا کا نام ہے  
 وہی پرمانند ہے - اور ہر طرح پریم کا اثر ہے +

## نواں پرچہ پرمانند کا نرنے

اتنا پرمانند ہے - اسی مسئلہ کو اور وضاحت کے ساتھ دہن نشین کرنے پر  
 تم کو تہہ لگا - کہ جس پر ہم کو ہم سچا اتنا دیرماندہاں رہے ہو - وہ خود بھارتی ذات  
 ہے - آپ نشیدوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے - اور جو بڑے کی ایکتا کو ثابت کیا ہے +  
 اعتراض - مگر اتنا کو پرمانند بتاتے ہو - یہ سمجھ میں نہیں آتا - سوال یہ ہے -  
 کہ کیا اتنا میں پرمانند روپ بنا جاسکتی ہے یا نہیں جاسکتی - اگر یہ کہو کہ جاسکتی ہے

نہیں ہوتا۔ جب گھٹ کا علم غائب ہو جاتا ہے۔ تب پرٹ کا علم ہوتا ہے۔ یہ ہم تجربہ کر کے دیکھتے ہیں۔ تمھاری بات کیسے مان لیں۔ کہ انجیو موت دور دایم قائم ہے۔

جواب۔ ہم یہاں خود تم سے سوال کرتے ہیں۔ انجیو کی موت اور پیدائش کا کوئی دیکھنے یا جانتے والا سائنس دان ہے یا نہیں۔ اگر یہ کہو کہ ساکشی کوئی بھی نہیں ہے تو بغیر ساکشی کے اُس کی موت اور پیدائش کو ثابت کیسے کر سکو گے! اور اگر یہ کہو کہ انجیو کی موت اور پیدائش کا ساکشی ہے۔ تو پھر تم کو یہ بتا دیجئے گا۔ کہ وہ ساکشی کون ہے؟ آیا انجیو خود ساکشی ہے یا انجیو کے ساتھ گھٹ پرٹ وغیرہ ساکشی ہیں؟ اگر یہ کہو کہ انجیو خود ہی ساکشی ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہو گا کہ جس انجیو کی موت اور پیدائش کا علم ہوا۔ وہ اسی انجیو کو ہوا یا اُس سے جدا کوئی اور انجیو ساکشی ہے؟ اگر کہو کہ وہی انجیو ساکشی ہے جس کو علم ہوا تھا۔ تو تمھارا کتنا غلط ہو گا کیونکہ تم خود انجیو کے موت اور پیدائش کو مان رہے ہو۔ جو مر گیا۔ اُس کو اپنے مرنے کا علم کیسے ہو گا۔ اپنے ناش کا ساکشی آپ کوئی نہیں جانتا۔ ناش کا ساکشی تو وہ ہو گا۔ جو ناش ہونے کے بعد بھی زندہ رہے۔ اور دوسرا انجیو ہے نہیں۔ پھر وہ ساکشی کیسے ہوا۔ اور گھٹ پرٹ وغیرہ تو کسی حالت میں انجیو کی موت اور پیدائش کے ساکشی ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ جڑ ہیں۔ چیتن نہیں ہیں۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہنچنا ہو گا کہ انجیو کی موت اور پیدائش نہیں ہے۔ اور وہ آپ بذات خود سویم پرکاشوان ہے۔ اور اپنے پرکاش کے علاوہ اُس کو اور کسی پرکاش کی خواہش نہیں ہے۔ سو ج خود پرکاشوان ہے۔ وہ اپنے پرکاش کے دکھانے کے لئے پھراخ اور قیتل سوز کی روشنی کا محتاج نہیں ہے۔ اس لئے انجیو آپ

کسی نظر نہ آئے گی یہ مسئلہ اصول ہے۔ آگاہ جب چھلتی ہے۔ اور نظر کی دھار تو  
 کسی چیز کو گھیر لیتی ہے۔ تب ہی اس کو دیکھتی ہے۔ بغیر اس کے دیکھنا بالکل غیر  
 ممکن ہے۔ اسی طرح جب اندریوں کا سمندر سو شہتی کے آگیاں کے ساتھ ہوتا  
 ہے۔ تب باگرا اس کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور یہ علم باگنے پر ناس ہو جاتا ہے۔  
 اس ناس ہونی چیزوں کا علم کیلئے ہو گا اور اگر ناس ہونے پر بھی کسی چیز کے ساتھ  
 اندریوں کا سمندر نہ ملے گا۔ تو پھر غریب ہوئے باپ کا بھی پانچ دس برس گزرنے  
 پر انھوں کے ساتھ دیکھنے کا سمندر نہ ملے گا۔ اس لئے یہ کتنا کہ سو شہتی کے  
 ناس ہو جانے پر اس کے آگیاں کا اچھو ہوتا ہے غلط ہے۔

میں نے یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ سو شہتی کے آگیاں کا گیاں سمری کا گیاں  
 نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سمری کہتے ہیں سمرن یا یاد کرنے یا دہنے کو۔  
 تم کہ اگر سو شہتی کے آگیاں کا گیاں نہیں ہوا۔ تو پھر سو شہتی کی حالت کی یاد کیسے آئی؟  
 جب تک کسی شے کا علم نہ ہو۔ تب تک اس کی یاد کیسی اس لئے یہ گیاں جو سو شہتی کا  
 چاہتے چہرہ تلبے سمری گیاں۔ یعنی حافظہ اور یادداشت کا علم ثابت ہو گیا۔  
 اب یہاں تم کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ جاگرت۔ کہوین۔ اور سو شہتی تو  
 ایک الگ ہیں۔ مگر ان کے اچھو میں ابھید نہیں ہے۔ اچھو گیاں اسبیلہ اچھو رہتا  
 ہے۔ جو کل کا علم بخدا آج بھی ہے۔ اس میں ابھید کیسا! وہ تو جیوں کا تیون  
 ہے۔ صرف اپنا دل یعنی اسباب و سببوں کی وجہ سے اس میں اخلاقات کی صورتیں  
 نظر آتی ہیں۔ اسی طرح برسوں کے گیاں۔ جگوں کے گیاں۔ کلپنا نیزوں کے گیاں  
 میں جی ابھید ہے۔ اچھو تو جیسا ہے ہمیشہ ویسا ہی رہیگا۔ نہ وہ پیدا ہوتا ہے اور نہ

مٹتا ہے۔ وہ نہ تادم اور قائم ہے۔  
**اعتراف**۔ یہ کتا درست نہیں ہے۔ کیونکہ گھڑے اور کپڑے کا علم ایک

جواب :- اگر اچھوڑا ہوتا۔ تو سو شیتی اوستھا کا نام روپ کہتے تھے کہ  
 اور کس طرح اُس کی بے خبری کا پتہ لگاتے۔ جب تم کو خبر ہے تب ہی تو اُس کی  
 حیثیت - حالت - اور کیفیت کا نام روپ بیان کر سکتے ہو۔ یہاں کہ از کم تم کو اس  
 قدر تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ تم کو بے خبری اور اگیان کا علم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص  
 لگا لگے کہ اُسے پانی میں غوطہ مار کر باہر نکلتے پرکھتے کہ غوطہ لگاتے پر مجھ کو  
 سردی تھی اور گرمی سے نجات مل گئی تھی۔ تو تم اُس سے یہی نتیجہ اخذ کرو گے۔ کہ  
 اُس کو وہاں سردی کا اچھوڑا ہوا۔ ورنہ وہ اٹھ کر اس طرح کیسے آتا۔ اسی طرح جب  
 سو شیتی میں جاتے ہو تو جاگرت اور سوپن کے دکھدائی دوتہ اوستھا سے نجات پون  
 جاتی ہے۔ اور تم خود کہتے ہو۔ کہ سو شیتی میں ان کی خبر تک نہیں تھی۔ لیکن بیان کرتا  
 تو ماننا پڑے گا۔ کہ تم کو بے خبری کا اچھوڑا۔ اسی بے خبری کو اگیان کہتے ہیں۔ اور  
 اس اگیان کا پتہ سو شیتی میں ملتا ہے۔ ایسی پتہ کے ملنے کو اچھوڑا جاتا ہے۔ پس  
 یہاں بھی اچھوڑا کا موجود رہنا ثابت ہو گیا +  
 اور آخر میں یہ کہ اچھوڑا سو شیتی میں نہیں ہوا۔ بلکہ سو شیتی سے اُٹھنے پر  
 ہوا ہے۔ سو شیتی میں خود ہونے پر کسی نے آج تک بے خبری کی خبر نہیں دی۔  
 بلکہ اُس سے اُٹھنے پر ہی ایسا لگتا ہے۔ اس لیے یہ اچھوڑا سمرتی جہان نہیں ہے۔  
 اور وہ حافظہ کا علم قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس کی یاد دل میں رہے وہ حافظہ کا علم  
 یا سمرتی جہان لگتا جاتا ہے۔ مگر یہاں یادداشت یا ذہن کی بالکل معدومیت ہے۔ پس  
 سو شیتی میں تو کم از کم اچھوڑا اچھا و تسلیم کرنا پڑے گا +  
 جواب :- یہ بھارا کہنا غلط ہے۔ سو شیتی سے اُٹھ کر بے خبری کا علم نہیں ہوتا  
 بلکہ خود سو شیتی میں ہوتا ہے۔ دیکھو مارک ملکیت کا کوئی علم بغیر گیان اور جہان کی مدد  
 کے نہیں ہوتا۔ جب تک اچھوڑا کی ورتی کا کسی شے سے ملے نہ ہو گا۔ تب تک وہ

نظر آتا ہے۔ اور اس میں نام رُوبہ قاجم گر گیا جائے۔ مگر اس میں اکلاش میں کیا  
بھید ہے۔ وہ تو جیوں کا تیوں ایک ہی ہے۔ ماسی طرح جس گمان یا اچھوٹے ان کا  
علم ہو جائے۔ وہ کو تیز کرانے کے لئے ڈو کہ لبا جائے۔ مگر حقیقت میں تو ایک ہی ہے  
اس لئے اچھوٹ میں بذاتِ قاصد کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ وہ اکلاش کی طرح سب میں  
میکل ہے۔ اور اس کے کھٹے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہوتے اور نہ ہونے یوں ہی  
جاگرت سوچ اور سوچتی کے اچھوٹ کو سمجھ لو۔

اعتراجن۔ جاگرت میں پار حقوں کا بھید ہے۔ چیزیں الگ الگ نظر  
آتی ہیں۔ مگر سوچ میں ان پار حقوں کو بھید نہیں ہے۔ اور اچھوٹ کی ایک تائی ہے۔  
پس جاگرت اور سوچ میں بھید نہیں ہوا۔ دونوں ایک ہی ثابت ہوئے اور  
دونوں کو ایک مان لینے میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔

چھوٹا ہے۔ جاگرت کے پار حق ہو، رک درشتی سے دیر تک رہنے والے  
نظر آتے ہیں۔ جو آج ہے اس کو کل بھی دیکھتے ہو۔ یہ کیفیت سوچ کی نہیں ہے  
کیونکہ سوچ کے پار حق صرف سنگتِ یقین و خیال میں نظر آتے ہیں۔ وہ خیال  
کرتے ہی پیدا ہوتے اور خیال ہی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سوچ اور  
جاگرت میں بھید تو ہے۔ ایسی ہی سوچ اور سوچتی کا بھید ہے۔ یہ اوستھائیں  
سب بھید والی ہیں۔ اس لئے ان کو اچھوٹ یا گمان کی طرح اچھوٹ نہیں کہا جاسکتا۔  
اعتراجن۔ سوچتی میں تو اچھوٹ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سوچتی سے اُسے  
کے وقت سب لوگ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ کہ ایسی بے خبری کی فینہ تھی۔ کہ  
مجھ کو کسی کا بھی گمان نہیں تھا۔ یہ اچھوٹے ہونے کا یقینی ثبوت ہے۔ اس  
نظر سے تم کہتے ہو۔ جاگرت۔ سوچ۔ اور سوچتی کا اچھوٹ اچھوٹ ہے۔  
اس میں تو اچھوٹ نہیں ہے۔

پس نشیت رہتا ہوا اصل میں جڑا ہے۔ اور سب میں رہا ہوا پرتیت ہو رہا ہے۔ اور توتوتے ہیں جو ہر اسمیت اور سوچا و کو۔ اس آتما کا سوچنا و سوچنا بند ہے۔ یہی کے یو یس کا اس پرکرن میں بیان کرنا ہے۔ کیونکہ جب تک اس کا یو یگ نہ کر لیا جائے گا۔ تب تک سسار کا بھرم نہ دور ہوگا۔ شمع فانوس کے اندر روشن ہے۔ فانوس کپڑے کا لطیف ستھول خواہ خیالی پردہ ہے۔ شمع کی روشنی اس کے اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔ نادان کی نظر شمع پر نہیں رہے وہ فانوس کے سوت کے رستے اور دھنوں پر ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ یہ فانوس بھی پرکاشوان ہے۔ اسی طرح یہ سر پر اور جسم پر آتما کی وجہ سے پرکاشوان ہے۔ مگر مورتی آتما کو نہ جان کر جسم اور جسم کی اندریوں ہی لو پر کاش والا مان رہا ہے۔ جسم۔ خواص۔ اور پنج کوش وغیرہ سے آتما کو عینہ کر دکھاتا ہے۔ تاکہ ادویت کی سچو آئے۔

نہن او ستھو یو یگ۔ جاگرت سوپن شوپنی تین حالتیں ہیں۔ جو الگ الگ نظر آتی ہیں۔ یہ بھولانچھو یعنی گیان کے آدھار پر ہیں۔ جس انچھو سے ان کا رُپ سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ایک ادویت اور ادوتیہ ہے۔ مگر یہ جڑا جڑا ہیں۔ گٹ اٹھرا اور بٹ زاپٹا۔ وہ دونوں مختلف ہیں۔ کیونکہ گٹ کے کا دھرم مل دھارن کرنے کا ہے۔ اور بٹ کے دھرم سروی اور گرچی سے نجات دلانے کا ہے۔ یہ ان دونوں کی حیثیت ہے۔ تین جس علم سے ان کا یہ رُپ سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ایک ہے۔ اس میں نام کے لئے بھی فرق نہیں ہے۔ اور یہی گیان آتا ہے۔ مثال کے طور پر اس طرح سمجھو آکاشن جو ایک ہے۔ مگر گھٹ آکاش۔ مٹی آکاش کا بھید جو پرتیت ہو رہا ہے وہ کھرم کی وجہ سے ہے۔ گٹ کے لئے جس قدر آکاش گھیر رکھا ہے وہ گھٹ آکاشن ہے۔ اور مٹی کے لئے جو آکاشن گھیر رکھا ہے وہ مٹی آکاشن کا نام آتا ہے۔ یہ دونوں آپا۔ ہی کہلاتے ہیں۔ آپا دھم کی وجہ سے گو آکاش میں اختلاف اور دوپنا



کارپوین دے ہے۔ ایک تمام دیکھوں کا ہمیشہ کے لئے فائدہ دے اور سدا ہی سکھ کی ہمیشہ کے لئے پراپتی۔ یہ کہنے کے لئے دو تو ہیں۔ گمراہ ایک ہی ہے۔ جب پر دم اندر کی پراپتی ہوگی تو وہ دیکھ جائے گا کہ یہ دیکھوں کے ایسا وہی کا نام سکھ ہے۔ یہی دیدانت شاستر کا مقصد ہے۔

ان چار باتوں کو تو نظر رکھا اگر دیدانت کی تعلیم دی جائے۔ تربت تو یقینی فائدہ ہوگا اور بدلہ ہوگا۔ اگر ان کے ذہن نشین نہ کیے ہوتے بغیر کوئی شخص کسی کو یوں ہی تعلیم دیتا ہے۔ خواہ کوئی شخص دیدانت شاستر کو محض علمی واقفیت۔ نفرت۔ بحث مباحثہ خواہ عقلی و نقل بازاری کے خیال سے پڑھتا ہے۔ تو جو اصلی مقصد بدلہ کا ہے وہ محفوظ رہے گا۔ اور وہ دیدانتی کہلاتا ہوا بھی غیر دیدانتی بنارہے گا۔ اس نظر سے چاروں انو بند پہلے ہی سے ذہن نشین کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے پڑھانے پر چارے۔ اور میں کی دیتوں کے برہمہ کا رہنا ہے جو اسے میں شہولیت

## آکھواں پرچھید

پرتیک تھو لوک۔ جس شخص کا دل توڑ دے چرن کھل کی بھگتی اور سہوا کرنے سے شدہ ہو گیا ہے۔ اور اس میں راگ دوش و غیرہ نہیں رہا ہے۔ اس کے لئے اب پرتیک تھو لوک کا بیان کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ سکھ پوریک برہم گیان کی پراپتی کر سکے۔ پرتیک نام ہے ملاشی چین کا جو تمام اندریوں کو پرکاشوان کرتا رہتا ہے اور جو سب سے الگ تھکتا اور نیا رہا ہے۔ اور جب کا آدھار ہوتا ہوا اور سب کے

باپ پیدا کرتا ہے بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ باپ اور بیٹے کے درمیان پیدا کرنے اور پیدا ہونے کا سمبندھ ہے۔ یہ ان کے درمیان نسبت اور تعلق ہے۔  
**اختصار ارض**۔ اگر جو برجنہ کی ایک دائرہ ازل صحیح ہے۔ تو پھر اس کے بیان کرنے خواہ ان کے نسبتی تعلقات قائم کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ جو ہے وہ ہے۔ اس سے زیادہ گفتگو کو نا فصول ہے۔

**جواب**۔ آگ کی چنگاڑی میں آگ ہے۔ اور لکڑی میں بھی آگ ہے۔ ان کے درمیان جلائے جانے اور جلنے کا سمبندھ تو پہلے ہی سے ہے۔ لیکن اگر وہ دو متقابلہ کر کے نہ دیکھا جائے گا۔ تو یہ نسبت سمجھ میں کم آئے گی۔ اگر کوئی اس نسبت کو سمجھ گیا تو اس سے بیشک کہنا سنا فصول ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھرم میں پڑے۔ تو پھر اس کو کیوں بتا دیا جائے۔ اس میں ہرج ہی کیا ہے؟  
**اختصار ارض**۔ آپ نے ابھی کہا ہے۔ کہ آگ لکڑی میں بھی موجود ہے۔ یہی کہیں نہیں کہا گیا۔

**جواب**۔ آگ لکڑی میں موجود تو ہے۔ مگر وہ جاتی یا جلاتی نہیں۔ یا تو لکڑی کے ذروں کو متھا جاتے۔ اور جب آگ پر گٹ ہوگی تب سمجھ میں بات آجائے گی۔ اور یا آگ کے متقابل اس کو کر دیا جائے۔ تب سمجھ آجائے گی۔ ویدانت یہی کام کرتا ہے۔

اس سمبندھ کو تیسرا نمونہ سمجھو۔

**ساتواں پرچھید**

(۴)۔ پریوجن

پریوجن نام ہے مقصد کا۔ بغیر مقصد کے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ ویدانت



چار انویں سطحوں میں۔ سے پہلے انویں۔ اور دھکاری کا بیان ہو چکا ہے۔

## پانچواں پرچہ

### دشے کا بیان

دشے نام ہے مضمون۔ مراد یا آئے کا۔ یہ صاف طور پر اعلان کے ساتھ  
ویدانت بتاتا رہتا ہے اس کا اور اس کی گناہوں کا مضمون اور آئے صرف جیواؤں  
پر ہمہ کی ایکٹ دکھانا۔ شایستہ کرنا اور ذہن نشین کرنا ہے۔ اس بات کے سوا اور کسی  
کی طرف اس کی نگاہ نہیں رہتی۔ اور جو لوگ اس سے دلچسپی رکھتے۔ اس وحدت اور  
توحید کے مسائل کو علمی۔ عقلی اور انجھ کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں صرف انھیں کے  
لئے اس کا پیغام ہے۔ جن کو اور کسی بات کی خواہش اور ضرورت ہو۔ وہ ناحق کیوں  
اس کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ وہ اس کے دھکاری نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے  
لئے ویدانت کی تعلیم ہے۔

اعتراف۔ جیو ہمہ کی ایکٹ کے سوا ویدانت کا دشے پرمانند کی پراپتی اور دھکاری  
اینت نو۔ تی بھی کیا گیا ہے۔ اس کا جواب کیا ہے؟

جواب۔ جس کو پرمانند کی پراپتی کی جاتی ہے۔ وہ بھی جیو اور ہمہ کی ایکٹ ہی ہے  
جب تک جیو اپنے آپ کو برہمہ رُوب مان کر اس سے ایک نہ ہوگا۔ بغایت۔ سختی اور  
تفرقہ دہیگا۔ اور جہاں یہ باتیں نہیں گئی وہاں سوار دھکے کے اور کیا ہوگا؟ کیا کسی کسی  
ماتحت تفرقہ آئنا۔ اور پرامے کے آسیرے رہنے والے کو شکھ کی پراپتی ہوتی ہے؟

اعتراف۔ مان لینا اور ماتھا و بات ہے۔ اور جتنا رتھ و اصلیت دوسری  
بات ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ آیا جیو اور برہمہ ایک ہیں یا نہیں؟ اگر وہ نہیں  
ہیں۔ تو انکے مانا کرو۔ اس مانے سے ہو نہ کیا ہے۔ مٹی تو مانیں ہے۔ اور نہ

آپ رتی۔ تمام کرم، بگتہ ہون۔ الٹی ہو تو وغیرہ کا سمجھ بوجھ کرتیاگ کر دینا آپ رتی ہے۔ آپ رتی۔ شکرت مادہ۔ آپ را الگنا اور رتی (خوشی) سے نکلا ہے۔ دھرم کرم کے راگ اور خوشی کو دل سے نکال دینا آپ رتی ہے۔ کیونکہ بھرتہ کی وسعت سے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا گیا۔ کہ ان میں ساو نہیں ہے۔ اور نہ ان کے پھل دیو یا۔ اور پارا مار ہوئے ہیں۔ اب ان سے چٹ بھرتہ کیا۔ من ابراہم ہو گیا۔ اسی حالت کو آپ رتی کا نام دیا گیا ہے۔

تکشا۔ گری سر دی۔ بھوک پیاس۔ سکھ وکھ۔ دھوپ چھانوں۔ مصروفیت اور بیکاری وغیرہ جتنی دوندی بیٹی دی پنے کی حالتیں ہیں۔ ان سب میں ایک بھا و رکھنا اور استقلال کو کبھی ماتھ سے نہ دینا۔ تکشا ہے۔

شروہا۔ ورف کے پھن اور ویدانت واکہ میں وٹواس رکھنا شروہا ہے۔ یہ ویدانت کے مطالعہ کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب تک مضبوط شروہا نہ ہو۔ لاکھ تہذیب کی جائے۔ ویدانت پڑھنے کا کچھ پھل نہ ہو گا۔

سادھان۔ گورو کے پھن خواہ ویدانت کے ہا واکہ کو سن کر ایک گرجت ہو یا اور من کو اور طرف بگنے نہ دینا سادھان کہلاتا ہے۔ شم۔ دم۔ آپ رتی۔ تکشا۔ شروہا۔ اور سادھان۔ ان چھوں کا مجموعی نام کھٹ سمیتی ہے۔

تہذیب سے تین سادھنوں کا بیان ہو چکا۔ اب چوتھے کی سنووت موشتا۔ موشتا نام ہے مٹی کی پیچی خاکہش کا۔ اس قسم کے خیال کو دل میں مضبوطی کے ساتھ قائم کر رکھنا کہ میری مٹی ہو جائے۔ میں ختم ہون میں نہ آؤں۔ اور نہ مجھ کو اب سناؤ کے دکھ سکھ سے ذرا بھی تعلق رہے۔ موشتا کہلاتا ہے۔

جن میں بویک۔ ویراک۔ کھٹ سمیتی۔ اور موشتا ہو صرف وہی شخص ویدانت کا ادھکاری ہے۔

کی اہمیت نورانی کبھی نہ ہوگی۔ بویکی کی درشتی اس قسم کی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ یہ جگت آست اور مچھیا ہے۔ اینٹا ہے اور جڑ ہے۔ اسی سمجھ کا نام بویک ہے۔

**ویراگ**۔ ویراگ کہتے ہیں سچی بے تعلقی کو۔ جب بویک درشتی سے اچھی طرح سمجھ لیا گیا کہ سنسار کے بھوگ اور سؤرگ کا بلاسن سب ہی چند روزہ اور ناشان ہیں تب ان سے تعلقی رکھنا غلطی اور نادانی ہے۔ اور جب یہ سمجھ بچھتہ ہو جاتی ہے۔ اور ان کی طرف نگاہ نہیں جاتی تب اسی بے تعلقی کی حالت کو ویراگ کہتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو کھا کرتے کر دیتا ہے۔ اور پھر اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سنسار کے پدارتھ بھوگ لینے کے بعد جب تجربہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو پھر چٹ نہیں چاہتا۔ تو اسی کا نام ویراگ ہے۔ بویک پہلا اور ویراگ اویھکاری کا دوسرا لکشن ہے۔

**کھٹ سمیتی**۔ کھٹ یا کھٹ کہتے ہیں چھ کو اور سمیتی نام ہے دولت کا۔ چھ قسم کی دولت سمیتی کہلاتی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱)۔ شتم۔ (۲)۔ دتم۔ (۳)۔ اتری۔ (۴)۔ تنکشا۔ (۵)۔ شرودھا۔ اور (۶)۔ سادھان۔

**کھٹ سمیتی کی نشیج**۔ شتم من بے باسناؤں کے روکنے کو کہتے ہیں۔ دل میں سمندر کی طرح خواہشوں کی لہریں دن رات دن اٹھا کرتی ہیں۔ ان کو روک کر من کو قابو میں رکھنا شتم ہے۔

**دتم** اندریوں کی چھیل ورتی پر غالب آنے کو کہتے ہیں۔ کچھ نظاروں کو۔ کان براگوں کو۔ زبان ذائقہ کو۔ ہر ش لامہ کو۔ اور ناک خوشبو کو چاہتی ہیں۔ اور بار بار مزلان سبکی کی وجہ سے چھیل ہوتی رہتی ہیں۔ اویھکاری ان کی خواہشوں کو دُور کر کے اندریوں کو میں میں کر لے۔ اسی کا دتم نام ہے۔

## خوشحالی پر چھید

(۱)۔ اودھکاری کے تو قسم کے اوصاف یا ساوہن چھیتے  
اوصاف یا اودھکاری میں جو تو کلم کے اوصاف کے گئے ہیں۔ وہ مجموعی طور پر  
ساوہن چھیتے کہلاتے ہیں۔ اور ان چاروں کی صراحت یوں ہے (۱)۔ دیویک (۲)۔

دراک (۳)۔ کھٹ پیٹی (۴)۔ موکٹ (۵)۔

یوگت۔ بہت است کا کرنے کرنا۔ نر اور نر کی تیز رکھنا۔ جڑ اور چھیتن کے  
دوب کو بڑا رک۔ ریشی سے اچھی طرح سمجھنا۔ یہ سب یوگ کے لکشن ہیں۔ اور یہ  
کرم اور اپنا سنا کے چلن ہیں۔

کرم اور اپنا سنا۔ کسی مقصد کو نگاہ کے سامنے رکھ کر کام کرنا کرم ہے۔ اس  
کی کیا ہے دھن۔ دولت۔ ستری۔ پتر۔ اور سناری عزت حرمت مٹی ہے۔ ایشور  
کی جگہ کا نام اپنا سنا ہے۔ اس سے سورگ اور اچھی جگہ پر اپنا پتہ ہوتی ہے۔ دیتیک  
کرم اور اپنا سنا کرتے رہتے سے کرمی اور اپنا سنا کی نگاہ اچھی ہو جاتی ہے۔ اور وہ تجربہ  
کے وسیع ہو جانے سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ ستری دھن دولت سب نا نشان ہیں۔ اور ان  
کے ساتھ گرا لٹک رکھنا بھرم مارت ہے۔ یہ سچ ہیں کل نہیں ہیں۔ اور جو شخص ان کی  
جان میں پھنسا رہیگا۔ وہ آواگون سے کبھی چھٹکارا نہ پاسے گا۔ اسی طرح اپنا سنا کا چل  
جو سورگ ہے وہ بھی دائمی نہیں ہے۔ جیب اپنا سنا کا بھل بھوک لیا گیا۔ تو پھر نیچے رہے جو  
لوک میں آنا ہوگا۔ اور جو بھرم بنے گا بارہیگا۔ یوں سمجھو۔ کہ وہ دھن کے مزدوری کی کس  
کے لیے ملی گئے۔ اور وہ خدمت کرنے سے بے گھالی کر سکیں۔ وہ ستری صبح چھتے  
وہ کام کرنا پڑے گا۔ اسی طرح سورگ کا جوگ بھی چاہیے۔ یہ چھٹکارا نہ پاسے گا۔ اور  
کہ وہ بھرم نا نشان ہے۔ ان دونوں سے ہمیشہ کے لیے بچے۔ اور اپنی اور دھن

کو۔ جو جس شے کا ادھکاری ہوتا ہے وہی اس کو پاتا اور پاسکتا ہے۔ دوسرے لوگ حرصی اور حرصیں کھاتے ہیں۔ مثلاً پیاسا پانی کا۔ بھوکا ان کا۔ پیار دوا کا۔ دویا رتھی دویا کا۔ اور رتھی ارتھ کا ادھکاری ہے۔ ساگ بھاجی کا لینے والا۔ بزانہ اور غدہ فروش کی دوکان پر نہ جائے گا۔ جواہرات کا خواہشمند صرف جوہری کی دوکان کو اپنے شوق اور کشش کا مرکز بنائے گا۔ ادھر ادھر بھٹکتا نہ پھرے گا۔ اسی طرح جس کو ویدانت کا شوق ہے۔ وہ صرف برہمنشٹ ویدانتی کی تلاش کرے گا۔ دوسرے گوروؤں کے پاس نہ جائے گا۔ اور نہ ان سے سرکار رکھیگا۔

**اعتراض**۔ یہ سچ ہے۔ مگر کسی کو بھوک کے دور کرنے کی خواہش تو ہے۔ مگر بھوک ان۔ ساگ۔ پھل سے بھی جاتی رہے گی۔ یہ ضروری تو نہیں ہے۔ کہ وہ صرف ایک ہی قسم کی غذا کا خیال دل میں قائم کرے؟ کیا وجہ کہ ویدانت کا ادھکاری یوگی سائنسید وادی یا بودھ وغیرہ گوروؤں سے مدد لے؟

**جواب**۔ یہ سچ ہے۔ مگر نظام قدرت میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جس کے لئے جو نذا مخصوص ہے۔ وہ اس کے سوا دوسرے کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا۔ مثلاً شیر اور بھڑیلے گوشترار ہیں۔ وہ سوار گوشت کے کبھی اور کچھ نہ کھائیں گے۔ مومن نہیں ہے۔ کہ اور جویایوں کی طرح وہ گھاس پات سے اپنی بھوک رفع کریں۔ اسی طرح ویدانت کے ادھکاری اور جگہ بھول کر بھی نہ جائیں گے۔ اور اگر وہ جاتے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ان کو ویدانت کا ابھی تک ادھکار نہیں ملا۔ ویدانت کے ادھکاری میں تو قسم کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک یہ نہ ہوں تب تک کسی کو ویدانت کا ادھکار نہیں ہے۔



# دوسرا حصہ

## انوبندہ برتن

انوبندہ کی تعریف :- انوبندہ کہتے ہیں ضروری شہرطوں کو۔ انوبندہ نام  
ہے لازمی شیخ کا۔ جیسے گھڑا بنانے کے لئے۔ مٹی۔ چاک۔ کھار۔ اور رستی وغیرہ کی  
ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر وہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح جب تک جگیا سوا وید  
کے شائق میں انوبندہ کی شہرطیں نہ موجود ہوں۔ تب تک ویدانت کا پڑھنا پڑھانا  
بچھل وایک نہیں ہوتا۔ انوبندہ سنسکرت مادہ (انوبند) اور بندہ (بندہ ہونے)  
سے نکلا ہے۔ جو جس چیز سے بندھا ہوا ہے اس کا لکھن سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی  
لکھن خصوصیت اور وصف کو دیکھ کر لوگ آدمی کی حالت کو پہچانتے اور اس کا اندازہ  
لگاتے ہیں۔ یہ علامات اور اوصاف ہر شخص اور ہر شے میں ہوتے ہیں۔ بہت سی  
بیماریاں ہیں جن کے چھہ مرہمیں کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ ان سے بیماری کا  
پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح اس سنہار میں ہر قسم کے آدمی میں خاص خاص باتیں ہوتی ہیں  
اور جب تک ان کو اچھی طرح نہ سمجھ بوجھ لیا جائے۔ تب تک اس کی حالت کا پتہ پانا  
مشکل ہے۔ ویدانت کے شائق کے لئے جو ضروری اوصاف ہیں ان کا نام انوبندہ  
ہے۔ اور یہ اس کو دہیرے سے تمیز کرتا رہتا ہے۔

انوبندہ کی قسمیں :- انوبندہ چار طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) اودھکاری۔ (۲) مستحق  
اہل۔ (۳) روتے۔ (۴) پر بوجھن مقصد اور (۵) سمبندھ۔ نسبت +

## انوبندہ برتن

## اودھکاری کا برتن

اودھکاری کی تہنیک :- اودھکاری کہتے ہیں۔ مستحق۔ اہل۔ سچے طالب اور ہوشیار

جواب - ۲۰۱ - جو کچھ لکھا جاتا ہے - وہ گورو سے پراپت ہوا ہے - اور گورو کا  
 بچا رہے - بچا رہی ایک طرح گورو کا روپ ہے - کیونکہ وہ اسی سے پرگٹ ہوا ہے -  
 جو جس سے پیدا ہوا - وہ اُس کا روپ ہی ہوتا ہے - جیسے پتھر کا روپ اور تیل کی  
 ذات ہے - گورو نام ہے گیان مٹروپ کا - جب تک اس گیان مٹروپ کے ساتھ سچی  
 ہمدردی اور سچی جھگتی نہ ہوگی - اُس کا بھید نہ ملے گا - ستا عہ کی بات ہے - جب من کی  
 ورتی کسی چیز مثلاً کرسی کے ساتھ مل کر نہ اتم کار ہوتی ہے - تب کرسی کا گیان ہوتا  
 ہے - اسی طرح جب تک گرتھ لکھنے والے کی من کی ورتی گورو کے چرن کل کے ساتھ  
 مل کر اُس سے ایک نہ ہوگی - تب گورو کے گیان کا ملنا شکل ہے - یہ اعتراض کا پہلا  
 جواب ہے - دوسرا جواب یہ ہے - کہ جس کو تم ایستور کہتے ہو - اُس کے ناما روپ ہیں  
 کسی روپ سے کسی کا علم ملتا ہے نہ اور کسی سے کسی کا - یہ گورو کا مٹروپ ہی ایستور  
 ہی کا روپ ہے - ایستور اور گورو میں کوئی بھید نہیں ہے - اس نظر سے گیان کی پرتی  
 کے لئے صرف گورو کے چرن مل کی بندنا ہی کافی - ضروری اور یقینی ہے - اس  
 وجہ سے اسی لئے منکا چرن کا گنت گانا چاہئے - یہ سنا تن سے ایسا ہوتا جیلا آہ ہے  
 گورو ہی کو اشت ماننے کی مراد ہے - گراہ رونی سنا سنے گچ رونی جو کو موہ کے  
 جھو سا گرمی چھینا لیا ہے - اس سے صرف وشنو روپ گورو ہی چھوڑا نے کو سمر ہے  
 دوسرے میں یہ طاقت نہیں ہے - کیونکہ وہ بندھن سے آپ نکلت ہیں - جو بندھ  
 ہے وہی بندھن کو کاٹتا ہے - جو آپ بندھن میں ہے - وہ دوسرے کا بندھ کیسے  
 کاٹے گا - اور صرف گورو ہی کی بندنا سے چار پدارتھ دھرم - ارتھ - کام - مہکش -  
 ملتے ہیں - دوسرے سے ان کی پراپتی نہیں ہوتی - اس لئے گورو کے چرن مل کو  
 نمسکار کر کے پہلے انو بندھ کو بیاہ کرتے ہیں +

# شری پچھنی اردو

گوڑو کو نسکار رہے جن کے چرن کل کی دیا سے ست پدا اور ہل چھنے کی بدھنی پراپت  
ہوئی۔ اور اپنے پنج شروپ کے لکھنے کا اور سربلا ہے۔



## ہمارا پر کرنا پڑیٹھو

### ہمارا پر چھپا

## منگلا چرن

(۱)۔ منگلا چرن۔ شری سواہی شنگرا تندی ویدانت کے آپا ریا کو نسکار کر کے پہلا  
پر کرنا کو بیان کرتے ہیں۔ اور گوڑو کے چرن کل کی بندنا ہی اس گرتھ کا منگلا چرن  
ہے۔ منگلا چرن کرنے کے دو مقصد ہیں۔ اول تو گرتھ کی بڑوٹھن سپاقتی۔ اور دوسرے  
ویش ویشا سنزوں میں اُس کا آدر کے ساتھ پرچار۔ یہ گرتھ کے دو پھل ہیں۔ ان دونوں  
باتوں کو ذہن میں رکھ کر تب گرتھ کرتا پڑیٹھو کہ آرتھہ کرتا ہے۔  
(۲)۔ ایشور کے نام کا منگلا چرن کرنا چاہئے نہ کہ گوڑو کا؟

میں انکے ترجمے اور تفسیریں دیکھا کر دیکھ گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ہندی وچار ساگر کی پچھتک  
لوگوں کو کم آتی ہے۔ تب اسی کے اڈھار پر وچار کلپتہ رم اردو میں لکھا پچھتہ ویدانت کلپتہ  
برہمہ وچار کلپتہ رم۔ آتم وچار کلپتہ رم۔ گیان وچار کلپتہ رم کتابیں لکھیں ان میں سے  
آخری کتاب ۱۳۲۲ء صفحوں کی ہے۔ سب کے آخر میں ویدانت نامی گنگا لکھی جو بالکل نئے اور  
نئے ڈھنگ پر کسی شاستر کی تقلید کر لئے بغیر اور دقیق اصطلاحات میں اٹھائے بغیر نصبت کا  
سبق سکھاتی ہے۔ یہ سب کی سب مقبول عام ہیں۔ اور لوگ ان کو مزہ مند لیکر پڑھتے ہیں۔  
اب کئی دوستوں نے مجھ سے فرمائش کی۔ کہ لگے لگے ہاتھوں پچھتہ نامی مشہور سنسکرت کتاب  
کے مطلب اور نتیجہ خیر تعلیم کو آسان بیارے میں اردو کا لباس پہنا دیا جائے۔ اس میں کلام نہیں  
یہ کتاب تہایت ہی اچھی ہے۔ اور اپنی شکل و جینیت کو بڑھائے۔ سوامی نچیل داس جی داؤد  
پنٹھی ساڈھو نے اپنا مشہور گرنتھ وچار ساگر اسی کے اڈھار پر لکھا ہے۔ اسی ایک بات سمجھ  
لیجئے۔ کہ وہ اس پایہ کی کتاب سمجھ سکتے ہیں اردو میں اور صاحبوں کے ترجمے بھی موجود ہوں۔ مگر نہ  
مجھ کو اتنے مطالعہ کا وقت ہے۔ ورنہ میں کسی سے خیالات اور طرز اظہار کا ڈھنگ مسندار لیتا ہوں  
سنسکرت اور ہندی کی پچھتہ نامی میرے پاس ہیں۔ اور انھیں کے اڈھار اور مضمون پر رقم ۱۲  
خامہ فرمائی کرتا ہوں۔ اور اپنے انجھو سے اُس کی مراد کو ذہن نشین کرنے کی اُمید رکھتا ہوں۔  
اُمید ہے کہ یہ کتاب میری دیگر تصانیف اور تالیفات کی طرح ہر دانشور پر ثابت ہوگی۔ اور اس کی  
مقبولیت کو دیکھ کر میں کو سنت کر ڈنگا۔ کہ سنسکرت کی اور ضخیم کتابیں بھی محض اُر و داں گرد  
کی ہم روی کے خیال سے اردو میں لکھ کر چھوڑ جاؤں۔ اگر دو چار آدمی کی طبیعت بھی ان کے  
مطالعہ سے شایعہ گئی تو میں سمجھوں گا میری محنت رائگاں نہیں گئی۔ یہ سب کتابیں دیانت امتیازی  
کے سلسلہ میں نکلیں گی۔ اور جو لوگ ان کی اشاعت میں حصہ لیں گے وہ نہ صرف مجھ ہی کو  
زیر بار احسان فرمائیں گے بلکہ عام طور پر اور ادھکاری آدمیوں پر ان کا اپکار ہوگا۔  
۷۴ جولائی ۱۹۱۷ء  
شیوا۔ دفتر ویلانی لاہور

مکتبہ کے لئے اپنا دوسرا کمرہ لگایا تو اس کی سمجھ نہیں ہے اور وہ اوروں سے پوچھتا اور دوسروں  
 میں اس کی تلاش کرتا رہتا ہے۔ ایک شمس کے ہاتھ میں لٹکن پڑا تھا۔ ہاتھ کے جھٹکا لگنے سے وہ ذرا اُپر  
 جھٹکت گیا۔ اور یاس کو اپنی انگلی پر نہ دیکھا ڈھیر لیا۔ گلاب اسٹ میں عقل ماری گئی۔ پریشانی لہو لٹکتے ہوئے تھی  
 کبھی وہ یہاں تلاش کرتا ہے کبھی وہاں۔ کبھی صندوق کھولتا ہے کبھی گھڑوں اور طاقتوں میں ہاتھ  
 ڈالتا ہے۔ ایک ہمدرد آدمی نے دیکھا اس سے کہا تھا: انگن ہے تیرا کسی کچھ ڈھارس بندھتی ہے۔  
 انگلی تیلی نہیں قال ہوئی۔ سوال کیا۔ وہ کہاں سے؟ آدمی نے انگلی کے اشارے سے اُسکے بازو کو  
 دکھا دیا تیرے خیال پر رہ گیا۔ اور کہنے لگا: خوب۔ لٹکن تو میرے ہاتھ ہی میں تھا۔ اور میں ادنیٰ سے  
 نانی پریشان تھا۔ یہی حال جیوں کا ہے۔ لڑکے بعل یں اور دھندہ دراش میں۔  
 لٹکن ہے۔ اس علم کا نام پرورش گیان ہے پرورش کہتے ہیں بیدار و دور کو کسی چیز کو بیان ہو  
 جانے کو۔ پرورش کہتے ہیں اور جب لٹکن ہاتھ میں نظر آگیا تو اس علم کو اپرورش گیان کہتے ہیں۔ پرورش نام  
 ہے فریاد، نزدیک کا۔ اسی طرح جب یہ بین آجاتا ہے کہ سر ہر ہے اور اُسکی ہستی اور اقدار کا قدیم  
 جاتا ہے تو یہ پرورش ہے اور جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ برہم میں آپ ہی ہیں اس پرورش کہا جاتا ہے  
 دیانت کی کنوئیں میں دونوں طرح کے گیان پرورش آتی ہیں۔ اور چونکہ ہمدرد و مصطفیٰ ہر پہلو  
 سے تونے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ بحث مطول ہو جاتی ہے اور خیالات کے تمام شعبوں اور  
 تمام شاخوں کو زیر نظر لانے کی ضرورت پڑتی ہے۔  
 اتم ادھکاری کیلئے صرف آپ تش کا مطالعہ گوڑو مکھ و دارا کافی ہے۔ تہہ علم ادھکاری کے  
 لئے اُس تکسک لیتا اور ویدانت شوتسکے سوا ادھیار کی ضرورت نہیں۔ ان ہر دو لامناں اور تہی  
 کتابوں میں بہت سب سے سچے اور سمجھنے کا سامان بھرا ہوا ہے۔ مگر کنشٹ اور کنشٹ  
 ادھکاری ان سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ کچھ اور بھی چاہتا ہے جس میں فلسفہ دلائل اور منطقی  
 جھٹیں وغیرہ بھی ہوں۔ اس لئے آپکار کی عرض سے لوگوں نے بہت بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔  
 مگر چونکہ وہ سنسکرت میں ہیں۔ اور سنسکرت کا علم ہر کس و نا کس کو نہیں ہوتا۔ اسلئے ہندی زبان

روانہ زندگی میں بلاناغہ شوقی کی اوستھیا میں اپنا عکس نہکھ بھوگتے ہیں۔ مگر من و جاننے کی طرقت رجوع نہیں ہوتا۔ اور نہ اپنے میں سکھ کی تلاش کرتے بلکہ بھرم میں پڑا ہوا ہر قسم کی محنت اور مشقت کی تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور جنم مرگ تبدیل حالت اور چڑھاؤ اتار کے ہنڈوے میں پینگ مارنا رہتا ہے۔

جب ان جھگڑوں سے اُس کے تجربہ میں وسعت آجاتی ہے تو لگتی ہے کہ اس کی طرح سکھ رہنے لگتا ہے۔ اسی کا نام دیراگ ہے اور اس حالت کے آتے ہی جب اُس کو من اور اندریوں پر قابو کر لیا جیال ہوتا ہے تب یہ انتہیکے چار کا اوج کا شروع ہوتا ہے۔ اور اوج کا ہونے پر چھوڑ کر ہمہ کی جگہ سامعنی ذات کی تحقیقات کی جانب مائل ہوتا ہے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو اور انسان موکش نہ پجائے تب تک وہ پادانت کا مطالعہ بالکل ہیمنی اور لایعنی شغل ہے۔ ادھکاری کیلئے گوڑہ کی زبان سے صرف ایک مہا واکید کے شبد کا سن لینا ہی کافی ہے۔ کیونکہ گوڑہ کا شبد جو کما کی کیا ہوتا ہے وہ اپنی تمام کما کی سوچ و چار اور پورے سنسکاروں کو کٹے ہوئے شیشیے کی تیریں و جنس جانیگا۔ اور ذات کا درشن کرا دیگا۔ مہا واکید تیریدف کلام ہے مگر کس کیلئے اور کس کے منہ سے؟ گوڑہ و تیرا ہمہ نشینی ہو۔ اور شیشیہ سچا موکش ہو۔ ورنہ پتھر میں لاکھ تیرا راجائے۔ یہ مصروف اور بغیر نتیجہ کا ثابت ہوگا۔ بلکہ تیر کے نوک بھی کند اور ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

جو کچھ دیدت کی کتابوں میں پر بحث مضامین ہیں ان کے سبب امتنا اس مہا واکید اہم ہمہ نشینی کی حقیقت کی شرح میں اس کے سوا اور کچھ ان کی حقیقت میں ہے مگر ان میں سے کچھ ادھکاری بھی ایک طرح کے نہیں ہوتے۔ کارہائیں طرح کے ادھکاری جلتے ہیں۔ اتم۔ تہیم۔ نکشت۔ یا نکشت۔ اتم ادھکاری کیواسطے ضرور واکید اشارہ کی ہے اُس کے من کی ورتی برہما کا پورکروات کو سائنسکار کرنے لگتی ہے اور اُس کے اندر پھر کی سوال نہیں اٹھتا۔ تہیم و حکا کی کھرب کچھ ہی سمجھانا چھٹا تا رہا ہے۔ مگر سب سے نیچے درجہ کا نکشت ادھکاری درجہ کا کج بحث کو ترکی اور ظنی دلائل سے کام لینے والا ہوتا ہے۔ اور یہ دیانت کی بنی چوڑی کتابیں لکھی گئی ہیں صرف سامی کی تشنی اور سلی والنے کیلئے ہیں۔ تاکہ کسی طرح تو اس کی نظر اونچی ہو جائے۔

اور ایسی محتاجی کا درد ہونا۔ ترقی نہ ملتی۔ اور کیونکہ پریم پری ہے۔ جو ہم کو اب بھی ہر وقت پر اپنی ہے۔ کہ ہم اکیان کے زیر اثر اگر ناحق اس کے شکار ہو رہے ہیں۔ اور دکان میں گرفتار ہیں۔

محتاجی بھرم ہے۔ یہ کیوں اور کیسے پیدا ہوئی؟ اس کی بددلیش۔ بائنا۔ اور خواہش اور غرض سے ہوتی ہے۔ یہ سب سنا کی طرف نظر کی۔ اوسنے اپنے مرتبہ اور درجہ دیکھنے کا نگاہ اپنی ذاتی اصلیت کی طرف سے تو ہٹتی گئی۔ اور اوسنے نیچے ہٹنے کا خیال مسطر ہوتا گیا۔ بھر کیا تھا۔ ریشم کے کپڑے نے اپنے درد کو اپنے ہی اندر سے خیالی رشتے نکالنے شروع کئے۔ اور ان کا خلاف بنا کر خود ان کے اندر پھنس پھنسا کر رہ گیا۔ کبھی وہ لوگ کو دیکھتا ہے کبھی پر لوگ کو۔ کبھی راجہ کے وطن دولت کی ہوس کرتا ہے کبھی ایسور کی طاقت کو دیکھ کر اس کی خواہش میں اس ایسور کی پرستش کا دم بھرنے لگتا ہے۔ اس خیالی گورکھ دھند سے بھرم کی ترقی ہونے لگتی ہے۔ اور چونکہ ان کے ذیل میں ہر جگہ عتاب کی کا سوال رہتا ہے۔ وہ دنوں دن محتاج ہونا بات کرتے۔ اور شیر سے ٹوٹری بن جاتا ہے۔ بادشاہ کے نائب کو بھی جیتی خوشی نہیں ملتی۔ اور اگر ہم سے ٹوچھا جائے۔ تو ہم ایسور کے عقیدہ تک کو بھی جگہ کا باعث بنائیں گے۔ کیونکہ ہر اور فوقی البتہ کسی ساز و سامان ہوں۔ جگہ تختی میں کبھی کسی کو آج تک سکھ ملا ہے نہ آئندہ کبھی ملے گا۔

پر۔ اوشین۔ شیے۔ سکھ۔ ناپیں

یہ گونا گویا کسی واس جی کا کام بوتیوں میں تولنے کے قابل ہے۔ دیروناؤں کی ماتحتی غلامی ہے۔ مذہب کی ماتحتی مابذہن کا کارن ہے۔ لوگ لالچ اور ابا کی ماتحتی ہمیشہ ہی دکھ دہائی رہتی ہے۔ ان میں سکھ کہاں ہے ان میں سکھ کی تلاش کرنا ناممکن و ہم چاہے ان کا نام نہ لیں۔ سکھ اگر کہیں ہے تو وہ اپنے ہی اندر ہے باہر سکھ کیسا! اور باد جو دیکھ ہم اپنے

منہ کی کھانی پڑی ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی تنہا کو نہ سمجھتا ہوا اپنے کو ہندوستان کا بادشاہ مشہور کرے۔ تو وہ بغاوت کے الزام میں پکڑا جائے گا۔ اور یا تو بھانسی پائے یا جلا وطن کیا جائے۔ اسی طرح جو جیو بغیر سمجھے بوجھے بیو ہارک جگت کی ستا کو نظر انداز کرتا ہوا ایشور بننے کا وعدہ دے رہا ہوتا ہے وہ اس جگت کے مالک کا باغی ہے۔ اور وہ بغیر سزا پاب ہونے نہیں رہیگا +

پرہم نام ہے ذات کا۔ حقیقت کا اور تنہا۔ تنہا ہمیشہ ایک ہے۔ اس کے ایک اور محیط ہونے میں ذرا بھی شرک نہیں ہے۔ مگر پرہم میں جڑا جڑا صورتیں بنی ہوئی ہیں ہوتا ایک ہے۔ مگر زیور کی صورت میں وہی سونا کسی حسین کے کان کا گنڈل ہو کر لٹکتا ہے اور کسی صورت کی تختہ ہوتا ہے۔ سونا سونا ایک ہے مگر تختہ اور گنڈل ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ بیو ہار میں اُن کی شکایں جڑا جڑا ہیں۔ یہی حال بیو ہارک ریخا کے درجہ اور امتیازی حالات کا ہے۔ ویدانت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیو ہار کے کاروبار میں غفل ہو کر اُس میں گپیل جو نقد کرے۔ بلکہ اُس کا مقصد یہ ہے کہ جب انسانی عقل کو اس درجہ کا نشو و نما ہو جائے کہ وہ حقیقت کے جذب کرنے کے قابل بنے تو اُس کو بلند نظر بنا کر ذات کی طرف مائل کیا جائے۔ اور شانتی بد کی طرف پھینکا دیا جائے۔ جیو ذات سے جڑا نہیں ہیں۔ شانتی اُن کا اصلی روپ بھی ہے۔ مگر پرہم کے بیو ہار میں پڑے رہتے اور اسی کے اثرات مات دن قبول کرتے رہنے سے اُس طرف توجہ نہیں جاتی۔ اور اپنی ہی عدم توجہ سے سب آپ اپنے اکیان کا دکھ بھوگ رہتے ہیں۔ یہ سنسار بھرم ہے۔ کیونکہ یہ دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے۔ اور جو عارضی اور چند روزہ ہو اُس سے دل لگنا مبالغہ جانی ہے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن اُس کے رشتہ رتھاتی کو ٹوٹنا ہی ہے۔ ذات دائمی ہے۔ اور وہ اپنا روپ ہے۔ وہی اصلی اور حقیقی شے ہے۔ اور گیان یہ ہستی اور سرور سب کچھ اُسی میں ہے۔ اور ہر توجہ کر لینے سے پھر جیو کی محتاجی باقی رہتی ہے

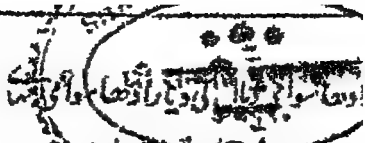


نہیں کہا۔ بلکہ ویدانت کے حوالہ کی صداۃ ہم پر عہدہ آسمی ہے۔ حیوانیت اور حقیقت کی نظر سے برہم ہے۔ اور گوایشور بھی اس نظر سے برہم ہو۔ گریو اور ایشور درمیان ہوا کے رشتہ کی درستی سے بھیید ہے۔ اور وہ بھیید اس وقت تک برابر بنا رہتا ہے۔ جب تک ہوا اور برہم کے پرپنج کے سلسلے نظام کائنات میں ہوا گہم ہے۔ انسان انسان ایک ہے۔ اور انسانیت کے خیال سلسلے میں انسانیت ہے۔ فقیر اور راجا کو ایک کس سے بنیاد حیوان حیوان ایک ہے۔ شیر اور کتے میں حیوانیت سے میل سے انسانیت ہے۔ مگر کتے کو سوار استغناء پر بند اور مالک پسند شاعروں کے شیر کس نے کہہ دیا انسانیت کے نقطہ نگاہ سے ہر پانی بھرا ایک ہی ہے۔ مگر پانی سے سوخت جینے پاتے ہیں۔ اور ہر کس کے گہنے سے کھیت کے کھیت مل جاتے ہیں۔ پھاڑ اور ہار کی فنی چیزیں لعل۔ زمرود۔ پتھر ارج۔ سیسہ۔ وڈے۔ گندہ سب مٹی ہی کی مٹی ہیں مگر ہر لاکھوں کو بکت ہے۔ اور لنگیا شکر بڑہ کی کوئی قیمت نہیں دیتے۔ آگ آگ سب ایک ہی ضرور ہے۔ مگر ایک آگ تو لکڑی کے دھڑوں کے اندر دلی پڑتی رہتی ہے۔ دوسرا مشتعل آگ اس لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ وہ اپنا ایک ہے۔ اس میں شکر بھی کپا ہے۔ مگر صبح کی ہوا کتنی خوشوار ہوتی ہے۔ اور گرم ہوا کے چھوٹے کیسے طبیعت کو نواہتے ہیں۔ اسی طرح چین کی درستی سے حیوان ایشور بھیید ہیں۔ مگر ہوا میں توڑ کے درمیان فرق ہے۔ اور وہ رہیگا۔ اس نظر سے جنہوں نے جو مادہ نہیں کئے یوں ہی ویدانت کے گرنہ پرستہ کریمانی ہو گئے ہیں وہ پنت آتماں ہیں۔ اور اپنے آپ کو ایشور سمجھتے ہوئے اور دنیا کے بھوک کرکھاتے ہوئے ابھر کس رنا کس تے سامنے دست سوال پیش کرتے رہتے ہیں۔ ویدانت کے ادھکاری وہ ہیں جو مادہ میں کرپٹے ہیں۔ اور گوڑ و گدھے سے حوالہ آلیہ سنے پران کے رگ خیال کو حرکت دیتی ہے۔ اور وہ اپنے آتم ورنی سے چین کا سا کشاکش کر رہتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایب نہیں کیا۔ تو

# دیباچہ

ویدانت دید کے انت کو کہتے ہیں۔ جہاں تمام ظاہری علوم و فنون کا جاتہ ہو جاتا ہے۔ اور صرف ذات حقیقت۔ یعنی روپ اور گیان کا عیار ہوتا ہے۔ ویدی ویدانت ہے۔ کہنے کو تو ویدانت کے تین بڑے مستند ماہر تھے ہیں۔ آپناشیہ پرہمہ سسوترا اور گیتا۔ مگر ظاہری نظر سے پیشی ویردوں کے انت منت ہیں۔ اس لئے ہم یہاں پر ویدی کی جو انتہ اور آخری تعلیم ہے اُسی کو ویدانت کہتے ہیں۔ اور ویدانت کو وید کے تحت تسلیم کرتے ہیں۔

ویدانت فلسفہ کی شرح۔ علم کثرت کا جوہر اور جہاں تک کہ من بانی کے وچار کا سمبندھ ہے سب کا عطر اور خلاصہ ہے۔ جو ایک ویدانت کو اصلی اور سچے معنی میں نہیں سمجھتے وہ ممکن نہیں ہے کہ کسی طرح روحانیت کے وثیق اور بانیاں ملحقہ وول کی گرہ کشائی کر سکیں۔ بغیر اس کے وچار کے دلی اطمینان اور روحانی نشانی کا امکان نہیں ہوتا۔ اور تمام سمجھا بوجھا پڑھا لکھا اکارت جاتا ہے۔ آج سے نہیں بلکہ عیب سے مذہبی خیالات کے ارتقائی اصول نے نشوونما پا کر اپنے وکش اور وچسپ طور کا تقاشا دکھایا ہے۔ تب سے ویدانت خجندہ نکل ہوا ہے۔ اور کوئی طریقہ ہو۔ ایک بھی خواہا نہیں ہے۔ جو اس کے زیر اثر نہ آیا ہو۔ مگر اے بات کہنے میں اور بات سمجھنے میں اور بات سمجھانے میں فرق ہوتا کرتا ہے۔ جو محض ایک گیانی اور بانی جمع خیر سے ہی تعلق رکھنے والے تھے۔ انہوں سے سدا وادانت کو تو سمجھا نہیں سایشور اور خدایاں شیخ آپ گراہ ہوئے۔ اور وول کو بھی گراہ کر دیا۔ ویدانت نے کبھی آج تک ہمیشہ اور اُسی



# مشکلاچھن سپریم کورس کی نیا

۱۔ روپ اربوٹ سٹروپ اوٹپ۔ کتنے کوئی ما کیا تیری  
 ۲۔ آندھن سٹپٹ۔ اگوچر۔ پٹھی۔ لہجہ گنتی رکھی میری  
 ۳۔ سندھ اپار ماتی بزل۔ آل بزل سے پار گوڑو  
 ۴۔ پاراپار کی گم نہیں چھہ میں۔ اپرپار سے وار گوڑو  
 ۵۔ بابا گوتیتا چرت پونیتا۔ ویایک ورج مان ہے تو  
 ۶۔ سیرو سیروئی سترق بیابی۔ شکل کے۔ پنج گیان ہے تو  
 ۷۔ سیرا دھارا۔ زہرت وکارا۔ سب کا۔ سب سے نیارا ہے  
 ۸۔ راوہا۔ سوہمی چرن شرن بلہاری تھلہری ٹھہ کوہار ہے

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
۲۱۱	پانچواں پرچہ - نرگس اپنا سنہ	۲۱۱	پانچواں پرچہ - نرگس اپنا سنہ
۲۱۲	چھٹا پرچہ - گیان اور دھیان	۲۱۲	چھٹا پرچہ - گیان اور دھیان
۲۱۸	ساتواں پرچہ - گیان	۲۱۸	ساتواں پرچہ - گیان
۲۱۹	آٹھواں پرچہ - کرشن کا نام و مہیما	۲۱۹	آٹھواں پرچہ - کرشن کا نام و مہیما
۲۲۸	پہلا پرچہ - اوتھار و پربواو	۲۲۸	پہلا پرچہ - اوتھار و پربواو
۲۲۹	دوسرا پرچہ - انک کا تماشا	۲۲۹	دوسرا پرچہ - انک کا تماشا
۲۳۰	تیسرا پرچہ - ساکشی	۲۳۰	تیسرا پرچہ - ساکشی
۲۳۱	چوتھا پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی	۲۳۱	چوتھا پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی
۲۳۲	پہلا پرچہ - برہمہ آئندہ	۲۳۲	پہلا پرچہ - برہمہ آئندہ
۲۳۳	دوسرا پرچہ - آئندہ کی قیس	۲۳۳	دوسرا پرچہ - آئندہ کی قیس
۲۳۴	تیسرا پرچہ - شوشیتی آؤستھا	۲۳۴	تیسرا پرچہ - شوشیتی آؤستھا
۲۳۵	چوتھا پرچہ - پنیہ باب	۲۳۵	چوتھا پرچہ - پنیہ باب
۲۳۶	پانچواں پرچہ - آئندہ	۲۳۶	پانچواں پرچہ - آئندہ
۲۳۷	بارہواں پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی	۲۳۷	بارہواں پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی
۲۳۸	پہلا پرچہ - آتما کا پیار	۲۳۸	پہلا پرچہ - آتما کا پیار
۲۳۹	دوسرا پرچہ - پتر آتما	۲۳۹	دوسرا پرچہ - پتر آتما
۲۴۰	تیسرا پرچہ - مائشی مہیما	۲۴۰	تیسرا پرچہ - مائشی مہیما
۲۴۱	چوتھا پرچہ - لوگ اور لوک	۲۴۱	چوتھا پرچہ - لوگ اور لوک
۲۴۲	پہلا پرچہ - کارن کا راج	۲۴۲	پہلا پرچہ - کارن کا راج
۲۴۳	دوسرا پرچہ - پرینی اور پورت	۲۴۳	دوسرا پرچہ - پرینی اور پورت
۲۴۴	تیسرا پرچہ - مائشی	۲۴۴	تیسرا پرچہ - مائشی
۲۴۵	چوتھا پرچہ - کارن کا مہیما	۲۴۵	چوتھا پرچہ - کارن کا مہیما
۲۴۶	پانچواں پرچہ - برہمہ اور مہکت	۲۴۶	پانچواں پرچہ - برہمہ اور مہکت
۲۴۷	پہلا پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی	۲۴۷	پہلا پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی
۲۴۸	دوسرا پرچہ - سرب کا مہیما	۲۴۸	دوسرا پرچہ - سرب کا مہیما
۲۴۹	تیسرا پرچہ - کرشن اور سرب کا مہیما	۲۴۹	تیسرا پرچہ - کرشن اور سرب کا مہیما
۲۵۰	چوتھا پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی	۲۵۰	چوتھا پرچہ - کرشن برہما سمند و پانی
۲۵۱	پہلا پرچہ - شیشا	۲۵۱	پہلا پرچہ - شیشا
۲۵۲	دوسرا پرچہ - تین گوں کی درتیاں	۲۵۲	دوسرا پرچہ - تین گوں کی درتیاں
۲۵۳	تیسرا پرچہ - حقیقی مہاراج کے چرن	۲۵۳	تیسرا پرچہ - حقیقی مہاراج کے چرن
۲۵۴	چوتھا پرچہ - میرا رخصتا	۲۵۴	چوتھا پرچہ - میرا رخصتا
۲۵۵	پہلا پرچہ - الوں کی سیوا میں شکتی	۲۵۵	پہلا پرچہ - الوں کی سیوا میں شکتی
۲۵۶	دوسرا پرچہ - اشد رات	۲۵۶	دوسرا پرچہ - اشد رات

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۵۸	دوسرا پرچہ - ساتہ اوستیائش	۸۱	پانچواں پرچہ - آتا بھگت
۱۵۸	تیسرا پرچہ - برہم کا پرکش اور	۸۲	چوتھا پرچہ - گنیش پوجا
۱۶۸	چوتھا پرچہ - ایا وھی برہمنشید	۸۷	پہلا پرچہ - دھرتی بھگت
۱۶۸	پانچواں پرچہ - برہم اھیاس	۸۷	دوسرا پرچہ - دھرتی بھگت
۱۶۵	چھٹا پرچہ - برہم کرم	۹۳	تیسرا پرچہ - برہم گیان
۱۸۰	ساتواں پرچہ - بھوگنا پنا	۹۳	چوتھا پرچہ - برہم گیان
۱۸۷	آٹھواں پرچہ - ممدی مٹا	۹۹	پہلا پرچہ - برہم گیان
۱۸۷	نواں پرچہ - ممدی مٹا	۹۹	چوتھا پرچہ - برہم گیان
۱۹۰	دسواں پرچہ - ممدی مٹا	۱۰۷	پہلا پرچہ - برہم گیان
۱۹۲	ایکواں پرچہ - ممدی مٹا	۱۱۱	چوتھا پرچہ - برہم گیان
۲۰۰	بیسواں پرچہ - ممدی مٹا	۱۱۵	پہلا پرچہ - برہم گیان
۲۰۱	چوتھا پرچہ - ممدی مٹا	۱۱۷	چوتھا پرچہ - برہم گیان
۲۰۱	پانچواں پرچہ - ممدی مٹا	۱۲۰	چھٹا پرچہ - ممدی مٹا
۲۰۱	ساتواں پرچہ - ممدی مٹا	۱۲۲	آٹھواں پرچہ - ممدی مٹا
۲۰۳	پہلا پرچہ - ممدی مٹا	۱۲۲	چوتھا پرچہ - ممدی مٹا
۲۰۵	دوسرا پرچہ - ممدی مٹا	۱۲۲	پہلا پرچہ - ممدی مٹا
۲۰۷	تیسرا پرچہ - ممدی مٹا	۱۲۲	چوتھا پرچہ - ممدی مٹا
۲۱۰	چوتھا پرچہ - ممدی مٹا	۱۲۲	پہلا پرچہ - ممدی مٹا

# فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دوسرا پرکرن پنج مہاجروں پر لکھا گیا	۷	منگلا چرن
۲۸	پہلا پرچھید - پنج مہاجروں کا بیان	۸	یاجہ
۵۰	دوسرا پرچھید - اذہاں اور ان کے بیوی	۱۵	پہلا پرکرن پر مکتوب لکھا گیا
۵۲	تیسرا پرچھید - سواتی و جاتی سوگند پختیا	۱۵	پہلا پرچھید - منگلا چرن
۵۴	چوتھا پرچھید - ست اسٹ کا نرے	۱۶	دوسرا پرچھید - مانو بندہ بن
۶۲	پانچواں پرچھید - بابا ست اسٹ	۱۷	تیسرا پرچھید - سادھکار کا برن
۶۶	چھٹا پرچھید - ست اور کاش	۱۷	چوتھا پرچھید - ادھار کے نو قسیم کے
۶۸	ساتواں پرچھید - نول ستھ کا وچار	۱۷	ادھار یا سادھارن چھینٹ
۶۹	آٹھواں پرچھید - انٹی ٹیکو و چار	۲۰	پانچواں پرچھید - ستھ کا برن
۷۰	نواں پرچھید - جل اور پختوی وغیرہ کا وچار	۲۳	چھٹا پرچھید - سمبندھ کا برن
۷۰	دسواں پرچھید - نہ بھانڈو و چار	۲۴	ساتواں پرچھید - پر لوتی
۷۱	گیارھواں پرچھید - سیش و چار	۲۵	اٹھواں پرچھید - پرتیکٹو نو یک
۷۱	دسواں پرکرن پنج گوش لکھا گیا	۳۱	نول پرچھید - پرمانند کا نرے
۷۳	پہلا پرچھید - پنج گوش	۳۳	دسواں پرچھید - وڈ اسکے دور وپ وغیرہ
۷۵	دوسرا پرچھید - مزید و چار	۳۴	پانچواں پرچھید - پنج گوش کا بیان
۷۸	تیسرا پرچھید - گیان انجی گیت اور	۳۵	چھٹا پرچھید - ہما و اکبڑ و بیگ تال و برن
۷۸	گیات کا وچار	۳۸	ساتواں پرچھید - ترون شاہ یا شاہ و خرم
۷۹	چوتھا پرچھید - برہمہ بودھ	۳۸	دسواں پرچھید - سدھی کا پرکھن

شیرازی سچری اردو

مجموعہ سو فیصد دیار نیہ جی نمائند

توہمہ درتہ  
۳۰۵۹۵  
شیرازی لال

بہارِ دہلی برہمہ ود جاکی بانی وید  
شاہ شمس الدین عظیمی  
سوانی نکل اس جی

ایضاً  
پیشکش دھاری لال انگریز پبلشر

پاکستان لالہ رادھا کسن رینٹر ملین ادین شیم پریس لہور میں مبلووع ۱۹۷۱

جملہ حقوق بحق رادھا سو فی صد پبلشر سپروٹ

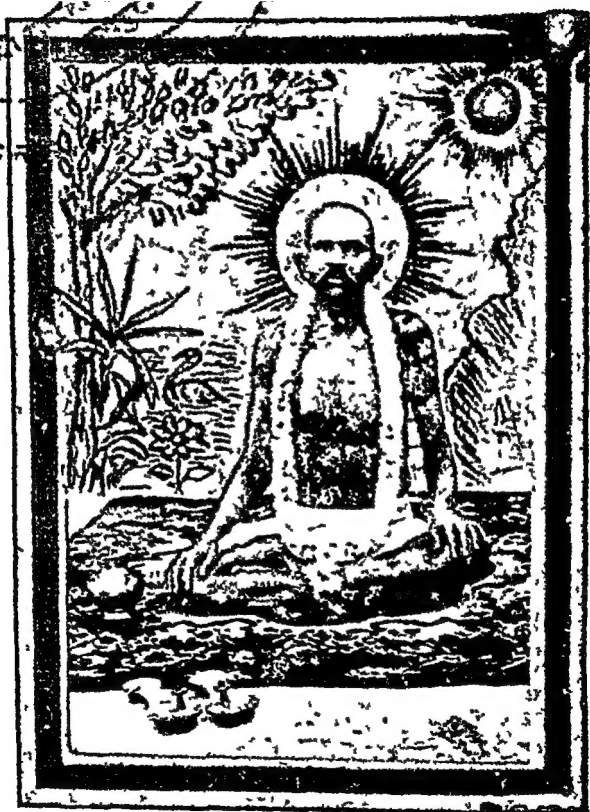
قیمت کا پختہ

بابا اول





ویدیا کی دوسری کتاب



شیشو برال

